بدائعِ منظوم

مع اُردو حواشی

تصنیف: علّامہ علی رضا قادری قدس سرہ العزیز

تحشیہ: محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ۸

بدائع منظوم

مع اُردو حواشی

تصنیف : علّامہ علی رضا قادری قدس سرہ العزیز

تحشیہ : محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ۸

بدائع منظوم 01

نظم فہرست میشود مرقوم — از کتاب بدائع منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حمدِ[1] باری تعالیٰ و نعت فخرِ انام صلی اللہ علیہ وسلم

بعد حمد و ثناء[2] خالق کل	بعد نعت و درودِ فخرِ رُسل
میکنم[3] شکر ایں اجلّ نعم	کہ مرا کرد حق ز خیر اُمم
یعنی[4] از اُمّتِ حبیبِ خدا	عاصیاں را شفیعِ روزِ جزا
چوں[5] بشانش نگاہ موسیٰ کرد	شدن از اُمّتش تمنّا کرد
کرد[6] نعتش خدا بخُلقِ عظیم	گفت بر مومناں رؤف و رحیم

[1] حمد تعریف، یہ معنی لغت میں ہے اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کو حمد کہتے ہیں، باری پیدا کرنے والا، نعت کسی کی اچھی صفت بیان کرنا، عام طور پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف کاملہ بیان کرنے کو نعت کہتے ہیں انام مخلوق [2] ثنا اچھی تعریف، خالق پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے خواہ وہ ذات ہو یا صفت اور فعل، قرآن پاک میں ہے خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وہ ہر شے کا خالق ہے، اس میں معتزلہ کا رد ہے ان کے نزدیک بندہ اپنے اختیاری افعال کا خود خالق ہے، درود یہ دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے، رُسل جمع رسول، وہ نبی جن کے پاس کتاب ہو، قرآن پاک میں ہے وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ، بعض رسولوں کے بےشمار درجے بلند فرمائے، اس سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، تفصیل کے لیے دیکھئے "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" از امام احمد رضا بریلوی [3] میکنم صیغہ واحد متکلم فعل حال از کردن، میں کرتا ہوں، شکر کسی محسن کے احسان کی بنا پر اس کی تعظیم کرنا، اجل عظیم، بڑا، نعم پہلا حرف مکسور دوسرا مفتوح نعمت کی جمع، حق اللہ تعالیٰ خیر بہترین امم پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح اُمّت کی جمع، ارشاد ربانی ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ تم بہترین اُمّت ہو [4] اُمّت پیروکار، حبیب محبوب خدا اللہ تعالیٰ دراصل خود آ تھا یعنی جو از خود موجود ہے عاصیاں جمع عاصی، گنہگار شفیع سفارش کرنے والا، روز جزا قیامت کا دن، (ف) حدیث شریف میں ہے "انا حبیب اللہ" میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں، ایک دوسری حدیث میں ہے میری شفاعت میرے ان اُمتیوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونگے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تحقیق الفتوی از علامہ فضل حق خیر آبادی [5] بشانش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی شان (ف) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں تقریباً ستر جگہ اس امت کی تعریف دیکھی تو دعا کی اے اللہ! مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے بنا دے ۱۲
[6] خلق پہلے دونوں حرف مضموم وہ صفت جو طبیعت میں راسخ ہو جائے، خلق عظیم وہ صفت جمیلہ جو انسان کے ادراک سے باہر ہو، رؤف بیحد مہربان رحیم بہت ہی رحم والا (ف) ارشاد باری تعالیٰ ہے وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ بے شک تم عظیم خلق پر ہو، نیز فرمایا بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ، امام احمد رضا فرماتے ہیں ؎

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خُلق کو حق نے جمیل کیا — کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

نیز فرماتے ہیں ؎ وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا — رؤف و رحیم و علیم و علی ہے ۱۲

۱ آل اولاد، ازواج مطہرات اور قریبی رشتہ دار، رسا داصل میں رسد تھا درمیان میں الف دعائیہ آگیا، مدام ہمیشہ (ف) مصنف یہ کہنا چاہتے ہیں یا اللہ! میں فانی ہوں اور تو باقی، اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر ہمیشہ ہمیشہ رحمتیں نازل فرما ۱۲ ۲ مدح تعریف، اصحاب، جمع صاحب وہ حضرات جنہوں نے ایمان کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی اور ایمان پر دنیا سے رخصت ہوئے، اہلِ بیت گھروالے، مراد ازواج مطہرات، اولاد اور رشتہ دار کرام جمع کریم، بزرگ ۳ حساب شمار، محبان جمع محب، محبت کرنے والے (ف) ان حضرات کی محبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور ان کی دشمنی حضور کی دشمنی، لہٰذا ان کی محبت نعمت ہے اور ہر نعمت کا شکر لازم ہے ۴ بخصوص خاص طور پر عنصر پہلا اور تیسرا حرف مضموم، جڑ، اصل، خلفاء جمع خلیفہ، قائم مقام بیقیں یقینی طور پر (ف) اس میں روافض کا رد ہے جو پہلے تین خلیفوں کی خلافت کے حق ہونے میں شک رکھتے ہیں، رجحام وغیرہ کے لئے خلیفہ کا لفظ بھی ایسے ہی لوگوں کا رائج کیا ہوا ہے، ۵ پیشوا راہنما مہاجر مکہ مکرمہ کی فتح سے پہلے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ آنے والے صحابہ، انصار ناصر کی جمع مدینہ طیبہ کے رہنے والے صحابہ (ف) حضرت ابوبکر کا نام عبد اللہ اور لقب صدیق و عتیق، عام الفیل کے اڑھائی سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ترین صحابی، وزیر، مشیر، خسر اور خلیفہ اول ہیں جن پر تمام مہاجرین اور انصار نے اتفاق کیا، دو سال تین ماہ گیارہ دن مسند خلافت پر رونق افروز رہ کر ۲۲ / جمادی الاخریٰ ۱۳ ھ کو وفات پائی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے ۶ صواب درستی کتاب قرآن پاک (ف) دوسرے خلیفہ حضرت عمر کی کنیت ابو حفص، لقب "فاروق اعظم" ہاتھیوں کے واقعہ کے تیرہ سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، اعلانِ نبوت کے چھٹے سال مشرف باسلام ہوئے جبکہ آپ سے پہلے انتالیس حضرات ایمان لاچکے تھے، قرآن پاک کی متعدد آیات آپ کی درخواست کے مطابق نازل ہوئیں، آپ کی خلافت کے دور میں فتوحات اس کثرت سے ہوئیں کہ بعد میں اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی، وہ تاریخ اسلام کا زریں دور تھا، دس سال، چھ ماہ، چار دن مسند خلافت پر فائز رہ کر ۲۶ / ذی الحجہ ۲۳ ھ کو ابو لؤلؤ مجوسی کے حملے سے زخمی ہوئے اور تیسرے دن جامِ شہادت نوش فرما کر روضۂ مقدسہ میں آرام فرما ہوئے۔

۱ از خدا تحفۂ صلوٰۃ وسلام — بروی وآل وی رسا د مدام

۲ مدح اصحاب و اہلِ بیت کرام

۳ شکر دیگر کہ آمدم بحساب — از محبانِ آل وہم اصحاب

۴ بخصوص آں چہار عنصر دیں — خلفاءِ رسولِ حق بیقیں

۵ ہست ابوبکر اولِ آں چار — پیشوائے مُہاجر و انصار

۶ پس عمر آنکہ رائے او بصواب — یافت راہ موافقت بکتاب

۱ بعد ازاں معدنِ حیا عثمان — کاملُ الحلم و جامعُ القرآن

۲ بعد ازاں حامل لوائے نبی — شاہِ مردان حق علی وَلی

۳ لب کشایم کنوں بنامِ بتول — جسم او جزوِ جسمِ پاکِ رسول

۴ پس کنم ذکر آں دو قرّتِ عین — دو جگر گوشۂ نبی حسنین

۵ بعد شاں بارسول اقربِ ناس — ہر دو عمّ اند حمزہ و عباس

۱ معدن کان حیا وہ صفت جو انسان کو ناپسندیدہ کام سے روکے، کامل الحلم کامل بردباری والے، جامع القرآن، قرآن پاک جمع کرنے والے (ف) تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان کی کنیت "ابو عمرو" حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں اس لئے "ذوالنورین" (دو نوروں والے) لقب ہوا، آپ کے امتیازی اوصاف حیا اور حلم ہیں، قرآن پاک حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں کتابی صورت میں جمع ہو چکا تھا لیکن بلادِ اسلامیہ میں اس کی اشاعت آپ نے کی اسی لئے آپ کو جامع القرآن کہا جاتا ہے، تفصیل ملاحظہ ہو "جمع القرآن وہم عزوہ لعثمان" از امام احمد رضا بریلوی، ۱۲ / ذوالحجہ ۳۵ ھ جمعہ کے دن قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے آپ نے جام شہادت نوش کیا اور جنت البقیع میں محو استراحت ہوئے ۱۲ ۲ حامل اٹھانے والا، لوا جھنڈا، مردانِ حق اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے، ولی اللہ تعالیٰ کا دوست (ف) چوتھے خلیفہ منبع ولایت حضرت علی بن طالب کی کنیت "ابوالحسن" اور "ابوتراب" ہے، عام الفیل کے تیس سال بعد بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے بچپن ہی میں مشرف باسلام ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تربیت میں رہے، آپ کا امتیازی وصف علم اور شجاعت ہے، کفار کے بڑے بڑے بہادر آپ کے ہاتھوں فاصل بر جہنم ہوئے، خیبر کے موقع پر حضور نے آپکو جھنڈا عطا فرمایا اور خیبر آپ کے ہاتھوں فتح ہوا، ۱۷ / رمضان ۴۰ ھ کو عبد الرحمٰن بن ملجم نے صبح کی نماز کو جاتے ہوئے آپ کی پیشانی پر تلوار کا وار کیا، دو دن بعد آپ نے جام شہادت نوش کیا، نجف اشرف میں آپ کا مزار پرانوار ہے ۳ لب ہونٹ کشایم صیغہ واحد متکلم فعل مضارع از کشادن، کھولنا، بتول حضرت فاطمہ زہرا کا لقب، اسکا معنی ہے جدا کرنا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپکے سچے عقیدتمندوں کو آگ سے جدا کردیا ہے، دوسرے مصرع میں اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے فاطمۃُ بضعۃٌ منّی فاطمہ میری لختِ جگر ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ۳ / رمضان المبارک ۱۱ ھ کو مدینہ طیبہ میں آپ کا وصال ہوا، ۴ قرت ٹھنڈک، عین آنکھ جگر گوشہ میں قلب اصل میں گوشۂ جگر تھا حسنین حسن کا تثنیہ ہے اس سے مراد امام حسن مجتبیٰ اور سید الشہداء امام حسین ہیں (ف)، امام حسن نصف رمضان المبارک ۳ ھ میں مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے اور ۵ / ربیع الاول ۴۹ ھ میں زہر کھلانے سے مدینہ شریف میں آپکی شہادت واقع ہوئی، امام حسین ماہ شعبان ۴ ھ میں پیدا ہوئے ۱۰ / محرم ۶۱ ھ میں کربلا میں آپ شہید ہوئے، حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسنین کریمین کو گود میں بٹھایا ہوا تھا اور فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں ۵ بعد شاں انکے بعد، اقرب بہت قریبی ناس انسان عمّ چچا (ف) حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی کنیت ابو عمارہ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں، بعثت کے دوسرے سال اسلام لائے، جنگ احد میں وحشی نے چھپ کر حملہ کیا جس سے آپ شہید ہوئے، امام احمد رضا فرماتے ہیں ؎ انکے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں۔ شیر غران سطوت پہ لاکھوں سلام، حضرت عباس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا، عام الفیل سے پہلے پیدا ہوئے، دور جاہلیت میں رئیس تھے مسجد حرام کی آبادی اور حاجیوں کو پانی پلانا آپکے ذمہ تھا، بدر سے پہلے ایمان لائے لیکن ایمان مخفی رکھا اور دیکھتے ہوئے بدر میں کافروں کی طرف سے جنگ میں شامل ہوئے ۱۲ / رجب ۳۲ ھ بروز جمعہ وصال ہوا (الاکمال)

[۱] اُحُد مدینہ طیبہ کے جنوب میں دو تین کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے، ہجرت کے تیسرے سال شوال میں ابوسفیان ایک لشکر جرار لے کر عازم مدینہ ہوئے اور اس پہاڑ کے پاس پڑاؤ ڈالا، اسی جگہ جنگ ہوئی صحابۂ کرام ایک ہزار یا نو سو تھے، بدر مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع جگہ جہاں اسلام اور کفر کی فیصلہ کن جنگ لڑی گئی، یہ جنگ ۱۷ رمضان المبارک ہجرت کے دوسرے سال لڑی گئی، ۳۱۲ صحابۂ کرام نے اس میں حصہ لیا، بیعۃ الرضوان ہجرت کے چھٹے سال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ہمراہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے حدیبیہ کے مقام پر مشرکین نے مکہ مکرمہ میں داخلے کی ممانعت کی، حضرت عثمان غنی گفتگو کے لئے مکہ مکرمہ گئے تو کسی نے مشہور کر دیا کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے بیعت لی جس پر یہ آیت نازل ہوئی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الآیۃ [۲] اکنوں اب، نیاز عاجزی امامان جمع امام، پیشوا [۳] وصف تعریف، عالی بلند جناب دربار محی الدین دین کو زندہ کرنے والے حضور سیدنا غوث اعظم ایک دن تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک نحیف و نزار اور بیمار ملا اس نے سلام کہا اور کہا کہ مجھے اٹھا کر بٹھائیں آپ نے اسے بٹھایا تو وہ بالکل تر و تازہ تھا اس نے بتایا میں آپ کے جد امجد کا دین ہوں آپ کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی عطا کی ہے آپ محی الدین ہیں [۴] خسرو پہلا حرف مکسور را مفتوح، بر وزن درہم (غیاث)، بادشاہ، مراد حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو گیلان میں پیدا ہوئے ولایت کے مراتب پر ترقی کرتے ہوئے غوثیت عظمیٰ پر فائز ہوئے سینکڑوں کافروں کو کلمہ پڑھایا، ہزاروں فاسقوں کو توبہ کرائی صوفیائے خام کی اصلاح فرمائی اور دین کی تجدید فرمائی، گیارہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بروز سوموار اکانوے سال کی عمر میں رحلت فرمائی کسی شاعر نے ایک ہی شعر میں ولادت و وفات کی تاریخ اور عمر بیان کر دی ہے ؎ سنینش کامل و عاشق تولد - وفاتش داں ز محبوب الٰہی [۵] عندلیب بلبل گل دو چمن، دو باغوں کے پھول، اس کی تفصیل دوسرے مصرع میں ہے، دوسرے مصرع میں ان لوگوں کا رد ہے جو سیدنا غوث اعظم کی سیادت کے منکر ہیں کیونکہ آپ والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی ہیں، آپ کے والد ماجد کا نام ابوصالح بن موسیٰ جنگی دوست اور والدہ کا اسم گرامی فاطمہ ام الخیر بنت شیخ عبداللہ صومعی ہے ۱۲ [۶] زو دراصل از او تھا قطب قوم کا سردار جس پر کام کا دار و مدار ہو۔

پس[۱] ہمہ حاضران ہر سہ مکان	اُحُد و بدر و بیعۃ الرضوان
گویم[۲] اکنوں بصد نیاز سلام	برامامان اہلِ بیت کرام

وصف[۳] عالی جناب محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

شکر[۴] دیگر کہ ہستم از دل و جاں	از غلامانِ خسرو جیلاں
عندلیبم[۵] براں گل دو چمن	واں جگر گوشۂ حسین حسن
آنکہ[۶] زو گشت زندہ دین متیں	قطبِ اقطاب شیخ محی الدیں

[۱] وارث وراثت پانے والا، نائب قائم مقام رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو ثم ارضاہ پھر اللہ تعالیٰ انہیں راضی کرے، ارضاہ کا ہمزہ قطعی ہے، درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا، لیکن اس جگہ ضرورت شعری کی بنا پر گر گیا ہے (ف) صحابہ کے علاوہ اولیائے کرام کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال کرنا جائز بلکہ مستحب ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (الآیۃ) اللہ تعالیٰ نے اولین مہاجر و انصار اور ان کے پیروکاروں کے لئے یہی جملہ استعمال فرمایا ہے، امام محمد امام اعظم کے لئے اور صاحب ہدایہ خود اپنے لئے رضی اللہ عنہ کا استعمال کرتے ہیں ۱۲ [۲] وجہ سبب تالیف مسائل کا جمع کرنا متیں مضبوط، [۳] بعد ازانکہ اس وقت کے بعد خامہ قلم رطب اللساں تر زبان (الا) شد فعل ناقص، خامہ اس کا اسم اور رطب اللساں خبر ہے بایں اسما، ان ناموں کے ساتھ [۴] تمہید بچھانا اور اصطلاح میں اس چیز کو کہتے ہیں جو مقصود سے پہلے لائی جائے اور مقصد پر دلالت کرے، اس جگہ مقصد نماز اور روزے کے مسائل کا بیان ہے فقہ تفصیلی دلائل سے حاصل ہونے والا وہ ملکہ ہے جس کی بنا پر اعمال سے متعلق شرعی احکام جزئیہ معلوم کئے جا سکیں، (ف) فقہ، تفسیر و حدیث اور اصول کا نچوڑ اور حلال و حرام اور ضروری احکام و مسائل پر مشتمل ہے، [۵] زکوٰۃ لغت میں پاکیزگی اور نشوونما کو کہتے ہیں شریعت میں حاجت اصلیہ سے زائد نصاب کا وہ چالیسواں حصہ جو سال گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا لازم ہے، صلوٰۃ لغت میں دعا کو کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں چند افعال کے مجموعے کو کہتے ہیں جو بقصد عبادت ادا کئے جائیں، حج لغۃً قصد کو کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں خاص مقامات پر خاص حالت میں چند خاص افعال ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ صیام جمع صوم جس کا لغوی معنی رک جانا اور اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک مفطرات ثلاثہ سے قصداً رک جانا ہے، رکن جزو اہم (ف) اسلام کے پانچ رکن ہیں (۱) ایمان (۲) نماز معراج کی رات فرض ہوئی، معراج، اعلان نبوت کے پانچ سال بعد، یا ہجرت سے ڈیڑھ سال یا ایک سال پہلے، تین قول ہیں (۳) زکوٰۃ ۲ھ میں فرض ہوئی (لمعات) (۴) روزہ، شعبان ۲ھ میں فرض ہوا (لمعات)، (۵) حج بقول جمہور ۶ھ اور اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک ۹ھ میں فرض ہوا، شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا اسی طرف رجحان ہے (مدارج ج ۲)

وارث[۱] و نائب رسول اللہ	رضی اللہ عنہ ثم ارضاہ

وجہ[۲] تالیف ایں کتاب متیں

بعد[۳] ازانکہ کرد شد بفضل خدا	خامۂ رطب اللساں بایں اسما
کرد[۴] تمہید مدعا مرقوم	آنکہ فقہ ست بہترین علوم
پس[۵] زکوٰۃ و صلوٰۃ و صیام	گرچہ رکن اند جملہ در اسلام

لبیک[1] اقدم بود صلوٰۃ وصوم	کہ بداں حاجتست عام و مدام
بُدُرر[2] مسئلہ زعظمتہا	نتواند بحر کردن جا
زیں[3] دو انموذجی بنظم بیاں	میکنم تا کنند یاد آساں
عمر گر چند[4] گاہ کرد وفا	میکنم شرح ایں بعونِ خدا
تا چو[5] مجمل زنظم شد محفوظ	نیز تفصیل آں شود ملحوظ
نام و تاریخ[6] ایں خجستہ رقوم	گفت ہاتف بدائع منظوم ۱۱۱۲
نام ناظم[7] علی رضا کن یاد	مولدش ہند و مرقدش بغداد

[1] لبیک لیکن، اقدم بہت پہلے بدآں اس کی، اصل میں باآں تھا حاجت ضرورت، مدام ہمیشہ (ف) بدائع منظوم میں صرف نماز اور روزے کے مسائل ہیں زکوٰۃ اور حج کے نہیں، مصنف اس کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ نماز اور روزے کی ہر شخص کو ضرورت ہے خواہ امیر ہو یا فقیر، حج اور زکوٰۃ امیر ہی ادا کر سکتے ہیں، اسی طرح حج عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے، نماز ہمیشہ اور روزہ ہر سال فرض ہے، حج و زکوٰۃ میں دوسرے کو نائب بنا سکتے ہیں، نماز روزہ میں نہیں، اس لئے نماز و روزہ کے مسائل کی زیادہ ضرورت ہے اور بدائع منظوم میں ان ہی پر اکتفا کیا گیا ہے [2] دُرر جمع دُر، موتی، عظمتہا عظمت کی جمع، بحر سمندر، مجازاً شعر کے وزن کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے (ف) مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس کتاب میں تھوڑے مسائل بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے موتی بحر (سمندر) میں سما جاتے ہیں لیکن مسائل اپنی عظمت کی وجہ سے بحر (وزن شعری) میں نہیں سما سکتے، [3] انموذج پہلا اور تیسرا حرف مضموم اور ذال مفتوح، نمونہ، مراد تھوڑے مسائل، کنند صیغہ جمع غائب فعل مضارع از کردن، یہ ضمیر طالب علموں کی طرف راجع ہے، [4] چند گاہ کچھ وقت کرد وفا ساتھ دیا عون امداد، [5] مجمل مختصر مسائل، ملحوظ پیش نظر [6] خجستہ مبارک، پہلا حرف مضموم، دوسرا مفتوح، جیم کے نیچے کسرہ پڑھنا غلط ہے (غیاث) ہاتف آواز دینے والا، وہ فرشتہ جو عالم غیب سے آواز دیتا ہے، ٹیلیفون، اس جگہ دوسرا معنی مراد ہے، بدائع پہلے دونوں حرف مفتوح جمع بدیع نو پیدا شدہ چیزیں، مجازاً بمعنی عجائبات (غیاث) منظوم پروئی ہوئی چیز، شعر میں بیان کی ہوئی چیز (ف) بدائع منظوم کے حروف ابجد کے حساب سے ۱۱۱۲ عدد ہیں اور یہی اس کتاب کا سن تصنیف ہے، امام احمد رضا بریلوی کی اکثر تصانیف کے نام موضوع اور سن کی نشاندہی کرتے ہیں، [7] مولد جائے پیدائش، مراد وطن اصلی، مرقد رات کے سونے کی جگہ، مراد وطن اقامت، مجازاً قبر کو مرقد کہتے ہیں (ف) حضرت مصنف پیدائشی طور پر ہندوستان کے رہنے والے تھے، غالباً حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار، بغداد شریف میں ہونے کی وجہ سے وہاں قیام پذیر ہوئے، مرقد کا لفظ لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ مجھے بغداد مقدس کی خاک نصیب ہو جائے۔

فضل[1] حق بروی و بر اسلافش	برکات خدا و اخلافش
فرضہای[2] وضو بکن معلوم	
گفت نعمان[3] امام مجتہدیں	چار فرض ست در وضو بیقیں
شستن[4] رُو، ز موئے پیشانی	فرض در طول تا زنخ دانی
عرض[5] مابین ہر دو نرمۂ گوش	رُو ہمینست پیش صاحب ہوش

[1] فضل حق اللہ تعالیٰ کی مہربانی، اسلاف جمع سَلَف (لام کے فتحہ کے ساتھ) گزشتہ بزرگ، اخلاف جمع خَلَف (لام کے فتحہ کے ساتھ) پچھلے (ف) وہ بزرگ جو وصال فرما گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا قرآن سے ثابت ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ بعد میں آنے والے کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر چکے ہیں، گیارہویں شریف، تیجا، چہلم، عرس اور میلاد شریف میں یہی دعائے خیر ہی مقصود ہوتی ہے، [2] فرضہا فرض کی جمع، فرض وہ امر ہے جس کا لازم اور ضروری ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو (ف) نماز ایمان کے بعد سب سے اہم رکن اسلام ہے، نماز تمام سال میں ادا کی جائیگی جبکہ روزہ صرف رمضان میں ادا کیا جائے گا اس لئے پہلے نماز کے مسائل بیان ہونگے اور چونکہ نماز، طہارت پر موقوف ہے اس لئے طہارت کی تین قسمیں وضو، غسل اور تیمم پہلے بیان ہونگے، [3] نعمان امام اعظم ابو حنیفہ کا نام، مجتہدین مجتہد کی جمع، مجتہد وہ متبحر عالم ہے جو خداداد قوت سے کتاب و سنت سے ایسے مسائل معلوم کر سکتا ہے جو صراحۃً بیان نہ ہوئے ہوں۔ وضو پہلا حرف مضموم، لغت میں دھونے کو اور اصطلاح میں تین اعضا کے دھونے اور سر کے مسح کو کہتے ہیں وضو (واؤ کے فتحہ کے ساتھ) وہ پانی جس سے وضو کیا جائے، بیقیں پورے وثوق کے ساتھ، اس میں علماء کے اختلاف کی طرف اشارہ ہے مثلاً بعض نے وضو کا پانچواں فرض داڑھی کا مسح بتایا ہے، مصنف نے اشارہ کیا کہ یقینی فرض چار ہی ہیں (ف) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ۸۰ھ کوفہ میں پیدا ہوئے چار ہزار اساتذہ سے استفادہ کیا، متعدد صحابۂ کرام کی زیارت کی، اس اعتبار سے آپ تابعی ہیں، فقہ کی تدوین کی اس وقت ہر فن کے ماہرین کی بہت بڑی جماعت استفادہ کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوتی، ائمۂ اربعہ میں سے امام احمد بن حنبل، امام شافعی کے وہ امام مالک کے اور وہ امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ اسی لیے آپ کو امام مجتہدین کہا گیا ہے، زہد و تقویٰ، حاضر جوابی، زیرکی اور قوت اجتہاد و استدلال میں کوئی ہم عصر آپ کا ہمسر نہ تھا، دنیا بھر کی مسلم آبادی کا اکثر حصہ آپ ہی کا مقلد ہے ۱۵۰ھ میں بغداد شریف میں آپ کا وصال ہوا، اعظمیہ کے نام سے آج بھی آپ کا مزار مرجع انام ہے [4] شستن دھونا، رُو چہرہ موُ بال، پیشانی ماتھا، طول لمبائی زنخ ٹھوڑی دانی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از دانستن، جاننا، مطلب آئندہ شعر کے ساتھ [5] عرض چوڑائی مابین درمیان نرمۂ گوش کان کی لو، نرم حصہ (ف) وضو کا پہلا فرض منہ کا دھونا ہے، لمبائی میں منہ کی مقدار یہ ہے کہ اکثر و بیشتر انسانوں کے سر کے بال پیشانی کے اوپر جہاں سے شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لو سے دوسری لو تک ۱۲

لے آرنج کہنی شتالنگ ٹخنہ (ف) دوسرا فرض دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، تیسرا فرض دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا لے چارمیں، چوتھا، ربع چوتھائی حصہ مساس چھونا (ف) وضو کے تین فرض بیان ہو چکے ہیں چوتھا فرض سر کے چوتھائی حصہ کا مسح ہے اور مسح کہتے ہیں تر عضو کے دوسرے عضو سے لگانے کو سے رواں نمودن جاری کرنا تقاطر قطروں کا ٹپکنا، دریاب صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن پالینا، (ف) مسح کی تعریف گزشتہ شعر میں بیان ہو چکی، دھونا کہتے ہیں پانی جاری کرنے کو، کم از کم دو قطرے ٹپکنے سے وضو جائز ہو جائے گا، اگرچہ اس قدر پر اکتفا مکروہ ہے کے انبوہ گھنا، ریش داڑھی، غسل پہلے حرف پر فتحہ، دھونا، تحت نیچے (ف)

ہم بآرنج وستہا شستن	تاشتالنگ ہر دو پا شستن
چارمیں فرض مسح ربع سر ست	مسح، شرعاً مساس عضو تر ست
ہست شستن رواں نمودن آب	بتقاطر جواز آں دریاب
ہر کہ انبوہ ریش او باشد	ساقطش غسل تحت مو باشد
شستن ظاہرش فریضہ نگر	مسح ربعش نگر بقول دگر

میشود سنت وضو مرقوم

در وضو گویم آنچہ سنتہا ست	نیت و ذکر نام پاک خدا ست

جس کی داڑھی اتنی گھنی ہو کہ چہرے کی کھال دکھائی نہ دے تو اسے بالوں کے نیچے والا حصہ دھونا لازم نہیں، ابرو اور مونچھوں کا بھی یہی حکم ہے اگر ان میں بھی یہ شرط پائی جائے ھے نگر صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگریستن، دیکھنا (ف) داڑھی اگر گھنی ہو تو اسے اوپر سے دھونا فرض ہے یعنی وہ حصہ جو چہرے کی کھال کے ساتھ ساتھ ہے، داڑھی کا جو حصہ نیچے لٹک رہا ہے اس پر مسح کرنا سنت ہے یہی قول صحیح ہے، ایک قول یہ ہے کہ چوتھائی حصہ پر مسح فرض ہے لے میشود صیغہ واحد غائب فعل حال از شدن، ہونا مرقوم تحریر (ف) وضو کے فرضوں کے بعد سنتوں کے بیان کرنے سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ وضو میں کوئی واجب نہیں ہے اسی طرح غسل میں ے سنتہا جمع سُنّت، لغت میں اس کا معنی عادت ہے اور اصطلاح شریعت میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول یا فعل ہے اسی طرح اگر صحابہ کرام نے ایک کام کیا اور حضور نے اس سے منع نہ فرمایا وہ بھی سُنّت ہے، سُنّت کی دو قسمیں ہیں (۱) سُنّت مؤکدہ وہ کام جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر بطور عبادت کیا اور بعض اوقات ترک فرمایا، اس کا حکم یہ ہے کہ کرنے والے کے لیے ثواب اور نہ کرنے والے کے لیے ملامت اور عتاب (۲) سُنّت غیر مؤکدہ جو کام آپ نے بطور عادت کیا، اسکے کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر ملامت نہیں، اس جگہ مطلق سنت مراد ہے، نیت ارادہ، اصطلاح شریعت میں یہ ارادہ کرنا کہ یہ کام خدا کے لیے کرتا ہوں، وضو کے لیے نیت یوں کی جائے کہ میں نماز کے لیے یا حدث کو دور کرنے کے لیے وضو کرتا ہوں، ذکر نام پاک خدا، بسم اللہ شریف پڑھنا (ف) وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعاؤں کی تفصیل "بہار شریعت" میں ملاحظہ ہو۔

لے آب پانی، بینی ناک دہاں منہ ترتیب ہر کام کو اس کی جگہ پر کرنا تیامن دائیں جانب سے شروع کرنا داں صیغہ واحد حاضر فعل امر از دانستن، جاننا (ف) سنت (۳) تین دفعہ کلی کرنا اور روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا (۴) تین بار ناک میں پانی چڑھانا اس طرح کہ ناک کی سخت جگہ تک پہنچ جائے (۵) قرآن پاک کی ترتیب کے مطابق وضو کرنا پہلے چہرہ، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونا پھر مسح کرنا پھر ٹخنوں تک پاؤں دھونا (۶) جہاں ہو سکے دائیں جانب سے ابتدا کرنا مثلاً پہلے دایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں دھونا لے بے قیل بغیر کسی گفتگو اور اختلاف کے، انگشت انگلی، دست ہاتھ پا پاؤں تخلیل خلال کرنا (ف) وضو میں مسواک کا استعمال سنت (۷) ہے مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کئے جائیں مسواک کڑوی ہونی چاہیے، چھنگلی کے برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی ہو، پکڑتے وقت چھنگلی اور انگوٹھا نیچے اور باقی تین انگلیاں اوپر ہوں، مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے، پہلے اوپر والے دانتوں کی دائیں جانب پھر بائیں جانب اسی طرح نچلے دانتوں کی دائیں پھر بائیں جانب تین تین بار، زبان اور تالو پر بھی آہستہ پھیری جائے۔ خلال کا طریقہ یہ ہے کہ (۸) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی جائیں اور

آب کردن بہ بینی و بدہاں	نیز ترتیب و ہم تیامن داں
ہست مسواک سنت بے قیل	ہم در انگشت دست و پا تخلیل
ہم موالات داں ز سنتہا	نیز تثلیث شستن اعضا
ہست مسح تمام سر ز سنن	مسح بر ہر دو گوش و بر گردن
نیز تخلیل لحیہ سنت داں	اینچنین ست مذہب نعماں

(۹) بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤں کے نیچے سے خلال کرے پاؤں دھونے کے بعد دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے سے موالات پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح، پے در پے دھونا، تثلیث تین مرتبہ (ف) سنت (۱۰) معتدل موسم میں کوئی عذر نہ ہو تو ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھونا (۱۱) دھوئے جانے والے اعضا کو تین تین بار دھونا کے تمام سر پورا سر سنن پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح سنت کی جمع گوش کان (ف) (۱۱) پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے جبکہ چوتھائی حصے کا مسح فرض ہے، انگوٹھے اور انگشت شہادت کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کے کنارے ملا کر سر کے اگلے حصہ سے مسح کرتے ہوئے گردن کی طرف لے جائیں اور ہتھیلیوں کے اکثر حصہ سے سر کے دائیں اور بائیں حصوں پر مسح کرتے ہوئے آگے لے آئیں (۱۲) انگشت شہادت سے کانوں کے اندر اور انگوٹھے سے کانوں کے باہر مسح کریں (۱۳) ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت سے گردن پر مسح کریں ھے لحیہ داڑھی اینچنین اس طرح نعماں امام اعظم ابو حنیفہ (ف) داڑھی کا خلال اس طرح کیا جائے کہ نیچے سے انگلیاں داخل کر کے اوپر سے نکالی جائیں لیکن یہ اس وقت ہے جب وضو کرنے والا احرام باندھے ہوئے نہ ہو، احرام کی حالت میں داڑھی کا خلال ممنوع ہے تاکہ بال نہ ٹوٹ جائیں۔

در[1] وضو داں بیان مکروہات

در[2] وضو ناسزا است شغلِ سخن	ہم بروی خود آب سخت زدن
آب[3] در بینی و در دہاں بسیار	مکن و بینی ازیمیں مفشار
ہست[4] اسراف آب ہم مکروہ	پس براسرافِ عمر کن اندوہ

ناقضات[5] وضو بگویم بات

ہرچہ[6] از مخرجین گشت عیاں	ہست جز باد پیش ناقض آں
ریم[7] و زرد آب و خوں شود چو رواں	قی رسد چوں با امتلای دہاں

[1] مکروہات جمع مکروہ، ناپسندیدہ [2] ناسزا، نامناسب، شغل مصروفیت، سخن گفتگو، سخت زدن زور سے مارنا (ف) (۱) وضو کے دوران دنیاوی گفتگو کرنا مکروہ ہے، ہاں اگر ضروری بات ہو کہ اس کے بغیر کوئی نقصان ہو جائیگا تو حرج نہیں، (۲) پانی زور سے منہ پر مارنا بھی مکروہ ہے، ہونا یہ چاہیے کہ پیشانی پر پانی ڈالا جائے اور آہستگی کے ساتھ ٹھوڑی تک لایا جائے [3] بینی ناک یسار بایاں ہاتھ، مکن صیغہ واحد حاضر فعل نہی از کردن، کردن کرنا، ڈالنا یمین دایاں ہاتھ، مفشار صیغہ واحد حاضر فعل نہی از فشاردن جھاڑنا (۳) ناک میں بائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا (۴) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا مکروہ ہے، دائیں ہاتھ سے پانی ڈالا جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کی جائے [4] اسراف فضول خرچی، اندوہ فکر، غم (ف) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا مثلاً تین بار سے زیادہ ہاتھ، پاؤں کا دھونا، اگر کوئی شخص نہر پر وضو کر رہا ہے یا پانی اس کی ملکیت ہے اور وافر مقدار میں موجود ہے تو بھی احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ جب پانی کا ضائع کرنا مکروہ ہے تو وقت اور عمر کا ضائع کرنا کیوں نہ مکروہ ہوگا، [5] ناقضات جمع ناقض، توڑنے والا بات کہنے [6] ہرچہ جو کچھ مخرجین پہلا، تیسرا اور چوتھا حرف مفتوح مخرج کا تثنیہ، نکلنے کی دو جگہیں اگلی اور پچھلی، جز سوائے (ف) (۱-۲) مرد اور عورت کے آگے یا پیچھے سے جو کچھ نکلے وہ وضو کو توڑ دے گا، مثلاً پیشاب، پاخانہ، ہوا، منی، مذی یا کیڑا اور کنکر وغیرہ، لیکن آگے سے نکلنے والی ہوا سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر کسی عورت کے دونوں راستے ایک ہو جائیں یعنی درمیانہ پردہ پھٹ جائے تو اسے وضو کر لینا چاہیے [7] ریم پہلا حرف مکسور، پیپ زرد آب زخم سے نکلنے والا پیلا پانی رواں جاری، امتلاء بھر جانا، دہاں منہ (ف) (۳) زخم سے پیپ کا نکلنا (۴) پیلا پانی نکلنا (۵) خون کا نکلنا، ان تینوں کے لیے شرط یہ ہے کہ زخم سے نکل کر جسم کے ایسے حصے کی طرف بہہ پڑیں جس کا غسل یا وضو میں دھونا ضروری ہے، آنکھ کے آبلہ سے پانی نکلا لیکن آنکھ سے باہر نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، (۶) قے اگر منہ بھر کر آئے کہ اسے مشکل سے روکا جا سکے تو وہ وضو کو توڑ دے گی۔

سُکر[1] و غشی و جنون و باز اغما	قہقہہ در نماز بالغ را
لیکن[2] ایں قید در نماز نشاں	کہ بود سجدہ و رکوع دراں
جمع[3] فرجین مرد و زن عریاں	میکند در وضوی ہر دو زیاں
ہست[4] بر وفقِ مذہبِ نعماں	خواب در حالِ تکیہ ناقض آں

سُنّت[5] و فرضِ غُسل نیکو داں

فرض[6] در غُسل غَسلِ جملہ تن است	آب کردن بہ بینی و دہن است

[1] سُکر نشہ، غشی بیہوشی، جنون پاگل پن، اغما بے ہوشی قہقہہ بلند آواز سے ہنسنا کہ پاس والے دو تین آدمی سن سکیں، (ف) (۷) نشہ والی چیز کھانے یا پینے سے آدمی مست ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا (۸) دل کی کمزوری، بھوک، یا چوٹ سے غشی طاری ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا (۹) عقل کے زائل ہونے اور دیوانگی سے وضو جاتا رہے گا، اغما غشی کا دوسرا نام ہے، قوی کے کمزور ہونے اور درد کی شدت سے عقل جاتی رہے تو وضو ٹوٹ جائے گا، (۱۰) بالغ اگر نماز میں بلند آواز سے ہنسے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز بھی جاتی رہے گی، نابالغ قہقہہ لگائے تو اس کی نماز جاتی رہے گی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر اتنی آواز سے ہنسے کہ خود اسے سنائی دے پاس والے دو تین نہ سن سکیں تو نماز فاسد اور وضو باقی، اسے ضحک کہتے ہیں اور اگر آواز کے بغیر مسکرائے تو نماز اور وضو دونوں باقی ہیں اسے تبسم کہتے ہیں [2] (ف) قہقہہ رکوع اور سجود والی نماز میں لگایا تو وضو ٹوٹ گیا، نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگانے سے وضو باقی ہے نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت فاسد، [3] فرجین دو شرمگاہیں مرد اور عورت کی، عریاں برہنہ، پردے کے بغیر زیاں نقصان (ف) (۱۱) پردے کے بغیر عمل زوجیت سے وضو ٹوٹ جائے گا، یونہی شرط مذکور کے ساتھ باہمی ملاپ اور رگڑنے سے وضو جاتا رہے گا [4] بروفق موافق خواب نیند، درحال تکیہ ٹیک لگا کر (ف) ٹیک لگا کر گہری نیند سونے سے وضو ٹوٹ جائے گا یعنی اس طرح سو جائے کہ ٹیک کے ہٹانے سے گر جائے [5] غسل کی سُنّتیں اور فرض اچھی طرح جان [6] غُسل پہلا حرف مضموم، نہانا غَسل پہلا حرف مفتوح دھونا تن جسم (ف) غسل اگر لازمی ہو تو اس کے تین فرض ہیں (۱) تمام ظاہری جسم کا دھونا (۲) کلی کرنا اس طرح کہ منہ کے ہر حصے تک پانی پہنچ جائے، روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرے (۳) ناک میں پانی ڈالنا اس طرح کہ تمام نرم حصے تک پہنچ جائے۔

لہ سنتش غسل کی سنت پاک کر دن ست بدن، بدن کا پاک کرنا ہے، یعنی جسم پر جہاں نجاست حقیقی لگی ہوئی ہو اسے دھونا خواہ شرمگاہ پر ہو یا اس کے علاوہ (ف) غسل کی تین سنتیں بیان کی ہیں (۱) پہلے ہاتھوں کو جوڑ تک دھو کر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے نجاست کو دھوئے (۲) وضو کرے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے البتہ اگر پاؤں کے پاس پانی جمع ہو تو پاؤں بعد میں دھولے (۳) تمام بدن پر پانی بہانا، پہلے دائیں کندھے پر پھر بائیں پر اور پھر سر پر تین تین بار پانی بہائے ۲ے زن عورت، اصل جڑ ذوائب پہلے دونوں حرف مفتوح جمع ذوابہ پہلا حرف مضموم بروزن عجالہ، گیسو، مینڈھی، راند صیغہ واحد غائب فعل مضارع از راندن چلانا، جاری کرنا باک خوف ار اگر (ف) عورت کے لیے گندھے ہوئے بالوں کا کھولنا ضروری نہیں، بالوں کی جڑوں میں تین بار پانی بہا دے تو کافی ہے، اگرچہ بال کسی قدر خشک رہیں یہ عورت کے لیے غسل کی چوتھی سنت ہے ۳ے موجبات پہلا حرف مضموم تیسرا مکسور، جمع موجب، واجب کرنے والا، بخواں صیغہ واحد حاضر فعل امر از خواندن، پڑھنا، پئے آں اس کے بعد، یعنی غسل کے فرض اور سنتیں جاننے کے بعد ۴ے دفق اچھلنا، کودنا شہوت لذت، انزال منی کا خارج ہونا (ف) منی کے خارج ہونے سے غسل واجب ہو جائیگا لیکن شرط یہ ہے کہ اچھل کر خارج ہو اور جب اپنی جگہ سے خارج ہو اس وقت شہوت برقرار ہو اگرچہ باہر نکلتے وقت برقرار نہ ہو، لہٰذا اگر کسی شخص کی منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا ہوئی اور اس نے آگے ہاتھ رکھ لیا اور جب وہ خارج ہوئی تو شہوت ختم ہو چکی تھی اس پر غسل واجب ہوگا، امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں ۵ے حشفہ ختنہ کی جگہ، ختنہ کے وقت جتنے حصہ سے چمڑا کاٹ دیا جاتا ہے پنہاں پوشیدہ، موضع جگہ (ف) زندہ انسان اتنی عمر کا ہو کہ اس کے ساتھ جماع کیا جا سکے اس کے کسی جانب حشفہ غائب ہو جانے سے غسل واجب ہوگا، پیچھے کی جانب یہ عمل حرام ہے اگرچہ بیوی سے ہو ۶ے ناچار ضروری، واجب، خروج نکلنا منی وہ گاڑھا پانی جس سے انتشار ختم ہو جاتا ہے (ف) اگر دونوں مکلف (عاقل و بالغ) ہیں تو دونوں پر غسل واجب ہے منی کا نکلنا ضروری نہیں، اگر لڑکا بلوغ کے قریب ہو تو جب تک غسل نہ کرے نماز سے روکا جائے گا۔

سنتش[1] پاک کردن ست بدن زن[2] باصلِ ذوائب آب چو راند	پس وضو پس سہ بار شستن تن نیست باک ار ذوابۂ خشک بماند

موجباتش[3] بخواں تو از پئے آں

چوں[4] بدفقست و شہوت انزالت حشفۂ[5] مرد چوں شود پنہاں غسل[6] بر ہر دو تن شود ناچار	غسل واجب شود ازاں حالت دریکی از دو موضعِ انساں بخروج منی ندارد کار

لہ مستیقظ بیدار ہونے والا، ار اگر منی کا معنی گزشتہ شعر میں بیان ہو چکا مذی وہ سفید اور پتلا پانی جو شہوت کے وقت نکلتا ہے مگر اس کے بعد انتشار ختم نہیں ہوتا ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد قطرہ قطرہ خارج ہوتا ہے (ف) نیند سے بیدار ہونے والا کپڑے پر رطوبت دیکھے تو اسے غسل لازم ہے، اگرچہ اسے احتلام یاد نہ ہو، لیکن اگر اسے مذی کا یقین ہو یا سونے سے پہلے انتشار ہو تو غسل واجب نہیں، اگر کسی کو احتلام اور لذت یاد ہو مگر اس نے رطوبت (تری) نہیں دیکھی تو غسل واجب نہیں، اسی طرح ودی سے بھی غسل واجب نہیں ہوتا ۲ے حیض وہ خون جو بالغہ عورت کے رحم سے بیماری اور بچے کی پیدائش کے بغیر خارج ہو، اس کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے، نفاس وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد خارج ہوتا ہے، زیادہ سے زیادہ چالیس دن اور کم کی کوئی مدت نہیں، شناس صیغہ واحد حاضر فعل امر از شناختن پہچاننا (ف) غسل کے واجب ہونے کا سبب حیض یا نفاس کے خون کا نکلنا ہے لیکن ختم ہونے سے پہلے غسل کا کوئی فائدہ نہیں اس لیے اس خون سے پاک ہونے کو سبب غسل قرار دیا ہے ۳ے تیمم پہلا میم مشدد مضموم ارادہ کرنا اصطلاح شریعت میں طہارت حاصل کرنے کے لیے جنس زمین کا استعمال کرنا (ف) قرآن پاک کی پیروی کرتے ہوئے وضو اور غسل کے بعد تیمم کا ذکر کیا ہے، نیز تیمم، وضو اور غسل کا قائم مقام ہے اس لیے بھی اس کا ذکر بعد میں ہونا چاہیے، تیمم اس امت کا خاصہ ہے پہلی امتوں میں نہیں تھا ۴ے (ف) تیمم میں نیت فرض ہے، وضو میں نیت فرض نہیں، سنت ہے، نیت یا تو طہارت کی کرے یا ایسی عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو طہارت کے بغیر درست نہیں ہوتی، مثلاً نماز پڑھنے، نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے لیے تیمم کیا جا سکتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت یا اذان و اقامت کے لیے نہیں، تیمم کے لیے جنس زمین کا ہونا شرط ہے یعنی ایسی چیز جو جلانے سے جل نہ سکے اور پگھلانے سے پگھلے نہیں، مٹی، ریت، چونا اور پتھر وغیرہ سے تیمم جائز ہے، لکڑی، سونا چاندی وغیرہ سے جائز نہیں پھر جنس زمین کا پاک ہونا ضروری ہے، زمین پر نجاست خشک ہو جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے وہاں تیمم جائز نہیں ۵ے ضرب مارنا نگر صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگریستن دیکھنا (ف) تیمم کا دوسرا فرض دونوں ہاتھوں کو پاک زمین پر مارنا ہے ایک دفعہ چہرے کے لیے اور دوسری دفعہ ہاتھوں کے لیے۔

دید[1] مستیقظ ار منی و مذی پاک[2] گشتن ز خونِ حیض و نفاس	بایدش غسل برخلافِ ودی بر زن از موجباتِ غسل شناس

در[3] بیان تیمم ست ایں باب

در[4] تیمم فریضہ نیت داں ضربۂ[5] از بہر دو فریضہ نگر	خاک پاک ست شرطِ صحت آں از برائ دو دست ضربِ دگر

پس ۱؎ بروی و دو دست مالش خاک	از حدث سازد و جنابت پاک
آں ۲؎ مباح از برائے بیمار ست	گرش از آب بیم اضرار ست
نیز ۳؎ باشد مبیح بیم تلف	در نمازے کزو نماند خلف
یا بود ۴؎ قدر میل دور از آب	قیمتش یا دو چند شد ز حساب
یا بود ۵؎ آب کم ز حاجت آں	یا بصرف از عطش بود ترساں

۱؎ مالش شین مصدری کے ساتھ، مَلنا، یہ مبتدا ہے اور دوسرا مصرع خبر ہے حدث بے وضو ہونا یعنی ایسی حالت میں ہونا جس میں کوئی ناقض وضو پایا گیا ہو، جنابت جنبی ہونا، ایسی حالت میں ہونا کہ کوئی غسل کو واجب کرنے والا پایا گیا ہو (ف) تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے جائیں پھر انہیں اُٹھا کر جھاڑا جائے تاکہ زائد مٹی جھڑ جائے پھر اس طرح چہرے پر پھیرے جائیں کہ کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے، پھر اسی طرح دوبارہ مٹی پر ہاتھ مارے اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں اور ہتھیلی کے کسی قدر حصے سے دائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کی پشت پر مسح کرتے ہوئے پوری کلائی اور کہنی پر مسح کرے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشتِ شہادت سے دائیں کلائی کے پیٹ پر مسح کرتے ہوئے دائیں انگوٹھے کی پشت پر مسح کرتے ہوئے انگوٹھے کے کنارے پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ پر اسی طرح مسح کرے اور انگلیوں کا خلال کرے، ۲؎ آں یعنی تیمم مُباح جائز تیمم خوف اضرار تکلیف دینا (ف) تیمم کے جائز ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) بیمار کو پانی کے استعمال سے نقصان کا خطرہ ہے مثلاً بیماری شدت اختیار کر جائے گی یا اس کا عرصہ لمبا ہو جائے گا یا جنبی کو غسل کرنے سے ہلاکت کا صحیح اندیشہ ہے یا بیمار ہونے کا خطرہ ہے، یا تو تجربہ سے ان امور کا غالب گمان ہے یا مسلمان اور حاذق طبیب کی رائے یہ ہے تو تیمم کرے اور خطرہ موہوم نہ لے اسی طرح اگر بیمار کو وضو کرانے والا کوئی نہیں یا ہے تو سہی لیکن معمول سے زیادہ اجرت مانگتا ہے تو بھی تیمم جائز ہے ۳؎ مُبیح پہلا حرف مضموم دوسرا مکسور، جائز کرنے والا تلف ضائع ہونا کزو، کہ اس سے، دراصل "کہ از او"، خلف قائم مقام (ف) (۲) نماز عید اور نماز جنازہ کا کوئی بدل نہیں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وضو کرنے گیا تو نماز جاتی رہے گی میرا انتظار نہیں کیا جائیگا تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے، جمعہ اور وقتی نماز کے لئے تیمم جائز نہیں کیونکہ جمعہ کا خلیفہ نماز ظہر اور وقتی نماز کا خلیفہ قضا موجود ہے ۴؎ قدر مقدار، میل چار ہزار ہاتھ، ایک ہاتھ چوبیس انگشت اور ایک انگشت چھ جو کے برابر جنہیں چوڑائی میں جمع کیا جائے دو چند دوگنا (ف) (۳) نمازی مسافر ہو یا مقیم جب پانی سے ایک میل دور ہو (۴) پانی معمول سے دوگنی قیمت پر مل رہا ہو تو تیمم جائز ہے ۵؎ صرف خرچ کرنا، استعمال کرنا عطش پیاس، ترساں ڈرنے والا (ف) (۵) جس شخص کو غسل یا وضو کی ضرورت ہے پانی اس کی حاجت سے کم ہے (۶) پانی ضرورت کے مطابق موجود ہے لیکن استعمال کرنے کی صورت میں پیاس کا خطرہ ہے اسے یا اس کی سواری کو یا اس کے محافظ کتے کو یا اس کے ساتھی کو، پیاس کا اس وقت خطرہ ہے یا آئندہ، اسی طرح اگر آٹا گوندھنے یا نجاست حقیقیہ کے دور کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہے تو تیمم کرے۔

یا بود بیم سبع ۱؎ یا دشمن	یا مسافر نیافت دلو و رسن
ناقضش ۲؎ ناقض وضو ست صریح	بعد ازاں رفع آنچہ بود مبیح

آب ۳؎ ناپاک و پاک را دریاب

باشد ۴؎ آبِ رواں و آبِ کثیر	پاک تا از نجس نشد تغییر
ہست ۵؎ جاری رواں کنندہ کہ	ہست آبِ کثیر دہ در دہ
غیر ۶؎ ایں ہر دو را کند مردار	گر نجاست کم ست و گر بسیار
یا بمیرد ۷؎ بچاہ آں حیواں	کہ در اندامِ اوست خونِ رواں

۱؎ بیم خوف سبع پہلا حرف مفتوح دوسرا مضموم، درندہ، مثلاً بھیڑیا یا شیر نیافت نہیں پایا، صیغہ واحد غائب فعل ماضی منفی از یافتن، دلو ڈول رسن رسّی (ف) (۷) پانی ایک میل سے قریب ہے لیکن وہاں درندے یا دشمن کے حملے کا خطرہ ہے (۸) یا پانی نکالنے کے لیے کوئی آلہ مثلاً ڈول اور رسی نہیں تو تیمم کر سکتا ہے، ۲؎ ناقض توڑنے والا صریح صاف، ناقض وضو کی صفت ہے، یہ لفظ ضرورت شعری کی بنا پر لایا گیا ہے، رفع دور ہونا، مبیح جائز کرنے والا (ف) اس سے پہلے تیمم کا طریقہ اور وہ عذر بیان کئے جن کی بنا پر تیمم جائز ہوتا ہے اب وہ امور بیان کرتے ہیں جو تیمم کو توڑ دیتے ہیں، (۱) جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں تیمم کو بھی توڑ دیتی ہیں (۲) وہ عذر جن کی بنا پر تیمم جائز ہوا تھا وہ دور ہو جائیں مثلاً اتنا پانی مل سکے جو طہارت کے لیے کافی ہو اور حاجت اصلیہ سے زائد ہو اور اس کے استعمال میں کوئی ضرر نہ ہو، ۳؎ دریاب پا لے، معلوم کر لے، صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن، (ف) وضو اور غسل کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ پاک اور ناپاک پانی کا فرق معلوم ہو ۴؎ رواں جاری کثیر زیادہ نجس پلیدی تغییر تبدیل، (ف) پانی اگر جاری ہو یا زیادہ مقدار میں ہو اور اس میں پلیدی گر جائے تو جب تک اس کا رنگ، بو یا مزہ تبدیل نہ ہو پاک ہے اور اگر ٹھہرا ہوا یا تھوڑی مقدار میں ہو تو بہر حال پلید ہو جائے گا تبدیلی ضروری نہیں، جاری اور کثیر کی تفسیر آئندہ شعر میں ہے ۵؎ رواں کنندہ جاری کرنے والا کہ تنکا، یہ کاہ کا مخفف ہے، دہ در دہ دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا، گہرائی اتنی ہو کہ جب دونوں ہاتھوں سے پانی اٹھائیں تو زمین منکشف نہ ہو ۶؎ غیر ایں ہر دو، جاری اور کثیر پانی کے علاوہ، مردار پلید ور اور اگر، بسیار زیادہ (ف) پانی اگر جاری نہیں اور دہ در دہ بھی نہیں تو نجاست کے واقع ہونے سے پلید ہو جائے گا خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، قلیل ہو یا کثیر یہاں تک کہ ایک قطرہ پیشاب یا خون اسے پلید کر دے گا، ۷؎ یا بمیرد یا مر جائے، بمیرد صیغہ واحد غائب فعل مضارع از مُردن، چاہ کنواں، اندام عضو، رواں چلنے والا (ف) جانور دو قسم کے ہیں (۱) جو پانی میں سکونت رکھتا ہے اس کی موت سے پانی پلید نہیں ہوگا اگرچہ اس میں خون پایا جائے کیونکہ وہ حقیقۃً خون نہیں ہے، (۲) جو پانی میں سکونت نہیں رکھتا اس میں اگر خون ہے تو اس کی موت سے پانی پلید ہو جائے گا ورنہ نہیں مثلاً مچھر، مکھی، بھڑ وغیرہ (کبیری) مصنف نے دوسری قسم کا حکم بیان کیا ہے۔

باز[1] آماس کرد یا بگداخت	باید آں چہ زآب خالی ساخت
گر[2] نیاید بروں ازاں چہ آب	علمارا دریں بود چہ جواب
قدر[3] آں اہلِ بینش ایں کار	بدو صد دلو دادہ اند قرار
ور[4] درست ست جسم آں حیوان	فرق از جثہ کردہ اند دراں
گر بود[5] بچو موش یا عصفور	ہست سی دلو نزد ما منظور
ور[6] چو سنور و ماکیان و حمام	ہست پنجاہ دلو نزد امام
ور[7] بود چوں سگ و بز و انساں	پس دو صد دلو واجبست انساں
بین[8] ایں ہر دو جسم گر باشد	جانب خورد معتبر باشد

[1] آماس کرد سوج گیا بگداخت پھٹ گیا چہ کنواں (ف) کنوئیں میں گرنے والا جانور چھوٹا ہو یا بڑا اگر پھٹ گیا یا اس کے بال جسم سے الگ ہو گئے تو تمام پانی نکالنا پڑے گا [2] نیاید نہیں آتا، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از آمدن، بروں باہر (ف) اس شعر میں ایک سوال ہے کہ اگر کسی کنوئیں کا پانی پھوٹتا ہی رہتا ہے اور تمام کا تمام نکالا نہیں جا سکتا تو کنواں کس طرح پاک کیا جائے؟ [3] اہلِ بینش تجربہ والے دادہ اند قرار، مقرر کیا ہے، صیغہ جمع غائب فعل ماضی قریب از دادن، دینا (ف) اس شعر میں جواب دیا گیا ہے کہ کنوئیں کے مسائل کے ماہرین نے دو سو ڈول کی مقدار مقرر کی ہے، امام محمد نے بغداد میں کنوؤں کو ملاحظہ فرما کر فتویٰ دیا کہ دو سو سے تین سو تک ڈول نکالے جائیں کیونکہ اکثر و بیشتر ان میں اتنا ہی پانی ہوتا تھا، ہمارے ہاں یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ کسی ماہر غوطہ خور سے پوچھا جائے کہ اس کنوئیں میں کتنے ڈول پانی ہوگا پھر اتنے ڈول نکالے جائیں، یا رسی کے ذریعے پانی کی پیمائش کی جائے مثلاً دس فٹ پانی تھا پھر تیزی سے ایک سو ڈول نکالے جائیں اور دیکھا جائے پانی کتنا کم ہوا ہے مثلاً ایک فٹ کم ہوا تو ایک ہزار نکال دئے جائیں کنواں پاک ہو جائے گا [4] ور اور اگر درست صحیح یعنی پھولا اور پھٹا نہیں جثہ جسم (ف) اس سے پہلے تمام پانی نکالنے کا حکم اس صورت میں تھا کہ جانور کا جسم پھول جائے یا پھٹ جائے اور اگر صحیح سالم ہو تو پھر چھوٹے اور بڑے جانور کا حکم مختلف ہے جیسا کہ آئندہ آئے گا۔ [5] بچو مثل موش چوہا عصفور پہلا حرف مضموم چڑیا سی تیس (ف) اگر چوہا، چڑیا یا ان کے برابر جانور مر جائے تو تیس ڈول نکالنا مستحب اور بیس ڈول نکالنا واجب ہے [6] سنور پہلا حرف مکسور دوسرا مشدد مفتوح، بلی، ماکیان مرغی، حمام کبوتر پنجاہ پچاس (ف) اگر بلی، مرغی، کبوتر یا ان کے برابر کوئی جانور مر جائے تو پچاس ڈول مستحب اور چالیس واجب [7] سگ کتا، بز بکری (ف) اگر کتا، بکری یا انسان گر کر مر جائے تو دو سو ڈول واجب تین سو مستحب لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ تمام پانی نکالنا مشکل ہو ورنہ تمام پانی نکالا جائے [8] بین درمیان خرد چھوٹا معتبر اعتبار کیا ہوا (ف) اگر ایسا جانور گر کر مر جائے جو گزشتہ اقسام کے درمیان ہو تو اسے چھوٹے کے ساتھ لاحق کیا جائے گا مثلاً فاختہ چوہے اور مرغی کے درمیان ہے اس لیے چوہے کے حکم میں ہے، خرگوش مرغی اور بکری کے درمیان ہے لہٰذا مرغی کے حکم میں ہے اور اگر ایسا جانور گر جائے جو تینوں قسموں سے بڑا ہو مثلاً گائے، اونٹ اور ہاتھی اسے بکری کے حکم میں شمار کیا جائے گا۔

از[1] فتاوائے فقہ عالمگیر	قدر احوط نمودہ شد تحریر
اوّل[2] آں میتہ راز آب برآر	بعد ازاں گیر اعتبارِ شمار
ور نمرد[3] و دہن رساند بہ آب	پس نظر کن بحکم سؤر و لعاب
گر وصول[4] دہن نگشت یقیں	ہیچ ازاں نیست جز پے تسکیں
بست[5] دلو از نرست موش بسند	ور مخلات مرغ و گربہ دو چند
سؤر[6] مکروہ گر رسید بہ چہ	دلو باید کشیدنت زاں دہ

[1] از فتاوائے فقہ عالمگیر، حضرت سلطان عالمگیر نے متحدہ پاک و ہند کے پانچ سو جید حنفی علماء کی نگرانی میں ایک فتاویٰ مرتب کرایا جسے فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ ہندیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ایک عرصہ تک یہ فتاویٰ ہندوستان میں عدلیہ کی بنیاد رہا، قدر احوط، زیادہ احتیاط والی مقدار، نمودہ شد تحریر، لکھی گئی (ف) گزشتہ شعروں میں تین مقداریں بیان کی گئی ہیں تیس، پچاس اور دو سو، پہلی دو مقداریں احتیاط پر مبنی ہیں جب کہ تیسری مقدار واجب ہے اور احتیاط یہ ہے کہ تین سو ڈول نکالے جائیں [2] میتہ مردار برآر باہر نکال، صیغہ واحد حاضر فعل امر از برآوردن، گیر پکڑ، صیغہ واحد حاضر فعل امر از گرفتن (ف) کنواں پاک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے مردہ جانور نکالا جائے، پھر گنتی کے ڈول نکالے جائیں، اس کے نکالنے سے پہلے جتنے ڈول نکالے جائیں گے ان کا کوئی اعتبار نہ ہوگا، [3] نمرد نہیں مرا، صیغہ واحد غائب فعل ماضی منفی از مردن، دہن منہ، رساند پہنچایا، صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق از رساندن، سؤر پہلا حرف مضموم اور ہمزہ ساکن، جھوٹا، بچا ہوا پانی، لعاب تھوک (ف) جانور کنوئیں میں گر کر مر گیا تو اس کا حکم بیان ہو چکا اور اگر زندہ ہے اور اس کا منہ پانی میں ڈوب گیا ہے تو جو حکم اس کے جھوٹے پانی کا ہے وہی اس کنوئیں کا ہے جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا، [4] وصول پہنچنا، پے تسکین اطمینان کے لیے (ف) اگر جانور کا منہ یقینی طور پر پانی تک نہیں پہنچا اور اس کے جسم پر کوئی پلیدی بھی نہیں ہے مثلاً کسی نہر سے نہا کر آیا ہے تو پھر کچھ پانی نکالنے کی ضرورت نہیں، اطمینان کے لیے نکال لیا جائے تو درست ہے [5] بست بیس، دلو ڈول از نرست اگر آزاد نہیں ہے نرست را کے فتحہ کے ساتھ صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق منفی از رستن، موش چوہا بسند کافی مخلات آزاد جانور جو پاک اور پلید سب کھا جائے، گربہ بلی دو چند دوگنا، (ف) مرغ جو ڈربے میں بند ہو اور نجاست نہ کھائے یا چوہا گر جائے تو تسلی کے لیے بیس ڈول اور اگر آوارہ پھرنے والا مرغ یا بلی گر جائے تو احتیاطاً چالیس ڈول نکالے جائیں [6] سؤر جھوٹا، چہ کنواں کشیدن کھینچنا، دہ دس، (ف) مکروہ جھوٹا پانی کنوئیں میں گر جائے تو دس ڈول نکالنا مستحب ہے، بعض حضرات نے بیس ڈول نکالنے کا قول کیا ہے وہ غالباً اس قاعدہ کے تحت ہے کہ بطور مستحب پانی نکالا جائے تو بیس ڈول سے کم نہیں ہونا چاہیے،

سؤرِ[1] انسان و اسپ و آں حیواں — کہ حلال ست جملہ طاہر داں

جز مخلات[2] از نجاست خوار — کہ کراہت بسؤر آں بشمار

باز دارد[3] کراہت اندر سؤر — گربہ و موش و ہم سباعِ طیور

ہست مشکوک[4] سؤر بغل و حمار — وز سباع وحوش و سگ مردار

نجس العین[5] نیست جز خنزیر — عرق ہر یک بحکم سؤرش گیر

گر جز[6] آب نجس نشد پیدا — بہ تیمم بکن نماز ادا

غیر مکروہ[7] گر بود نایاب — بے کراہت وضو بکن زاں آب

[1] اسپ گھوڑا، حیواں جانور، طاہر پاک (ف) حضرت مصنف ان اشعار میں بیان کرنا چاہتے ہیں کہ کس جاندار کا جھوٹا پاک، کس کا ناپاک، یا مکروہ یا مشکوک ہے، اس شعر میں بتایا ہے کہ انسان، گھوڑے اور اس جانور کا جھوٹا پاک ہے جس کا گوشت حلال ہے۔ مرد اگرچہ جنبی ہو اور عورت اگرچہ حیض ونفاس کی حالت میں ہو اس کا جھوٹا پاک ہے بشرطیکہ اس کے منہ میں شراب ایسی کوئی ناپاک چیز نہ لگی ہوئی ہو، مرد کا جھوٹا اجنبی عورت کے لیے اور عورت کا جھوٹا اجنبی مرد کے لیے لطف اندوز ہونے کے لیے پینا جائز نہیں [2] مخلات آوارہ پھرنے والا جانور نجاست خوار، پلیدی کھانے والا، (ف) اونٹ، گائے اور مرغی اگرچہ حلال جانور ہیں لیکن اگر آوارہ پھرتے اور نجاست کھاتے ہوں تو ان کا جھوٹا مکروہ ہے [3] گربہ بلی، موش چوہا، سباع جمع سَبُعْ شکاری جانور، طیور جمع طیر، پرندہ (ف) بلی اگر ابھی ابھی چوہا کھا کر نہ آئی ہو، چوہا اور گھروں میں رہنے والے حشرات الارض سانپ نیولا وغیرہ، شکاری پرندہ جیسے باز اور شکرہ کہ مالک کو اس کی چونچ کے پاک ہونے کا علم نہ ہو اسی طرح وہ پرندہ جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اگرچہ شکاری نہ ہو مثلاً چیل اور گدھ وغیرہ ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے [4] مشکوک جس میں شک ہو، بغل خچر، حمار گدھا سباع وحوش چار ٹانگوں والے درندے، سگ کتا مردار ناپاک (ف) خچر اور گدھے کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے بارے میں دلائل مختلف ہیں کہ وہ پاک کرتا ہے یا نہیں، جب کہ وحشی درندوں شیر، چیتا، بھیڑیا، اور ہاتھی وغیرہ اور کتے کا جھوٹا ناپاک ہے نجاست غلیظہ کے ساتھ، اسی طرح وہ شخص جس نے ابھی ابھی شراب پی ہے یا وہ بلی جس نے ابھی چوہا کھایا ہے اس کا جھوٹا ناپاک ہے۔ [5] نجس العین پلید ذات والا، جس کا ہر جز پلید ہے خنزیر سؤر، عرق پہلے دونوں حرف مفتوح پسینہ، (ف) سؤر سر سے پاؤں تک ہر جز کے لحاظ سے پلید ہے، اس کے علاوہ کوئی جانور نجس العین نہیں، کتے کے نجس العین نہ ہونے کی تحقیق فتاوی رضویہ، از امام احمد رضا بریلوی میں ملاحظہ ہو، (قاعدہ) ہر جانور کے پسینے کا وہی حکم ہے جو اس کے جھوٹے کا ہے [6] (ف) جھوٹے پانی کی چار قسمیں بیان ہوئی ہیں پاک، پلید، مکروہ اور مشکوک اب ان کا حکم بیان کرتے ہیں، پاک پانی کا حکم ظاہر ہے کہ اس سے وضو کیا جائے گا، اگر صرف پلید پانی موجود ہے تو اس سے وضو نہیں کیا جائے گا بلکہ تیمم کیا جائے گا [7] نایاب نہ ملنے والا، (ف) اگر صرف مکروہ پانی موجود ہے تو اس سے بغیر کراہت کے وضو کیا جائیگا۔

غیر مشکوک[1] گر نشد مقدور — ہم وضو ہم تیمم ست ضرور

حکمِ[2] شرعیِ مسح موزہ شناس

ہست تجویز[3] مسح بر موزہ — سہ شبا روز و یک شبا روزہ

اولیں[4] از برائے اہل سفر — دو میں مدتِ مقیم شمر

لیک[5] باید کہ باشدت حاصل — وقتِ پوشش طہارتِ کامل

از حدث[6] ابتدائے مدت داں — پس سہ انگشت خرق مانع آں

[1] مقدور دستیاب (ف) اگر صرف مشکوک پانی موجود ہو تو وضو بھی کیا جائے اور تیمم بھی کیونکہ پانی کا نہ تو مفید طہارت ہونا معلوم ہے اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ وہ مفید طہارت نہیں [2] ترجمہ: موزہ پر مسح کا شرعی حکم پہچان، تیمم کے بعد مسح موزہ کا ذکر اس مناسبت سے کیا کہ دونوں میں مسح سے طہارت حاصل کی جاتی ہے، دونوں دھونے کے قائم مقام اور ان سے حاصل ہونے والی طہارت ایک معین وقت تک ہے لیکن تیمم، قرآن پاک سے اور مسح موزہ حدیث پاک سے ثابت ہے اس لیے تیمم کا ذکر پہلے کیا ہے، مسئلہ: موزہ چمڑے یا کسی ایسی چیز کا ہونا چاہیے جو شفاف نہ ہو نیز وہ دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک ڈھانپ لے اور اسے پہن کر پیدل سفر کیا جا سکے شیشے، لکڑی یا لوہے کا موزہ درست نہیں کہ اسے پہن کر سفر نہیں کیا جا سکتا، نائیلن کی موٹی جرابیں پہن کر ان پر مسح نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ شفاف ہیں ان میں پانی ڈالا جائے تو پار ہو جائے گا [3] تجویز جائز قرار دینا، سہ شبا روز تین دن اور تین راتیں، اصل میں شب و روز تھا واؤ کو الف سے تبدیل کر دیا گیا، یک شبا روز، ایک دن رات (ف) موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تر کر کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پیٹ پاؤں کی انگلیوں کی پشت پر رکھیں اور کھینچتے ہوئے پنڈلیوں کی طرف لے جائیں یہاں تک کہ ہاتھ ٹخنوں کے جوڑ سے اوپر چلے جائیں [4] اولیں پہلی مدت اہل سفر مسافر دومیں دوسری مدت شمر صیغہ واحد حاضر فعل امر از شمردن، گننا (ف) مسافر تین دن اور تین راتیں مسح کرے گا اور مقیم ایک دن رات [5] لیک لیکن پوشش پہننا (ف) طہارت پر موزہ پہننے کی دو صورتیں ہیں جن میں مسح جائز ہوگا (۱) وضو کر کے موزے پہنے جائیں (۲) پاؤں دھو کر موزے پہنے پھر وضو مکمل کر لیا، قاعدہ یہ ہے کہ وضو ٹوٹے تو کہا جا سکے کہ یہ شخص طہارت کاملہ پر موزے پہن چکا ہے، حضرت مصنف نے "وقتِ پوشش" فرمایا ہے جو دونوں صورتوں کو شامل ہے یہ نہیں کہا کہ پہننے سے پہلے کامل طہارت حاصل ہو، [6] حدث وضو کا ٹوٹنا، سہ انگشت تین انگلی خرق شگاف، مانع روکنے والا (ف) مسح کی مدت اس وقت شروع ہوگی جب موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹے گا، اگر موزہ میں پاؤں کی تین انگلیوں کے برابر شگاف ہو تو مسح جائز نہ ہوگا (غنیہ)

ہست اینجا بیان حیض و نفاس [۱]

[۲] سہ شبا روز حیض راست اقل	دہ شبا روز مدت اکمل
[۳] حیض زیں بیش نیست نے زاں کم	وانچہ ظاہر شود ز حاملہ ہم
[۴] اکثر طہر را مداں تعیین	پانزدہ روز و شب اقلش بین
[۵] نیست تعیین کمترین نفاس	چل شبا روز اکثرش بشناس
[۶] زن چو شد مبتلا بیکے زیں دو	نیست جائز نماز و روزہ ازو
[۷] روزہ باید قضا نمود انجام	چوں جنب داں بما بقی احکام

لے حیض لغت میں اس کا معنی بہنا ہے اور اصطلاح شریعت میں بالغہ عورت کو آنے والا خون جسے نہ تو بچہ پیدا ہوا ہے اور نہ رحم کی بیماری ہے نفاس وہ خون جو بچے کی پیدائش کے بعد آتا ہے، تیسری قسم استحاضہ ہے وہ خون جو حیض یا نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت سے زائد ہو یا حیض کی کم از کم مدت سے کم ہو، ٢ سہ شبا روز، تین دن رات، اقل کم از کم مدت، دہ شبا روز، دس دن اور دس راتیں، مدت اکمل زیادہ سے زیادہ مدت، ٣ زیں دس دن اور دس راتوں سے، بیش زیادہ زاں تین دن رات سے (ف) حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے اگر خون چند منٹ پہلے بند ہو گیا تو وہ استحاضہ ہوگا اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہے، اس سے زیادہ جاری رہا تو زائد استحاضہ ہوگا، وہ خون جو حمل والی عورت کو دکھائی دے استحاضہ ہے، اسی طرح نو سال سے کم عمر لڑکی یا پچپن سال سے زیادہ عمر والی عورت کو دکھائی دیا وہ بھی استحاضہ ہے حیض نہیں ٤ اکثر زیادہ سے زیادہ مدت، طہر پاک ہونا، حیض سے پاک رہنا، مداں نہ جان صیغہ واحد حاضر فعل نہی از دانستن، پانزدہ پندرہ، اقل کم از کم بین دیکھ، صیغہ واحد حاضر فعل امر از دیدن، (ف) حیض سے پاک ہونے کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں، البتہ کم از کم مدت پندرہ دن ہے ٥ کمترین کم سے کم مدت چل شبا روز چالیس دن رات، اکثر زیادہ سے زیادہ مدت، بشناس پہچان، صیغہ واحد حاضر فعل امر از شناختن، (ف) نفاس کی کم سے کم کوئی حد نہیں، زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، ٦ زن عورت، مبتلا گرفتار زیں دو، حیض یا نفاس (ف) حیض و نفاس کی حالت میں عورت نماز، روزہ، سجدۂ تلاوت ادا نہیں کرسکتی، مرد ناف سے لے کر گھٹنے تک اس سے نفع حاصل نہیں کرسکتا، ٧ باید قضا نمود، قضا کرنا چاہیے، انجام آخر، جنب، جنبی، جس پر منی کے خارج ہونے کے سبب غسل لازم ہو، ما بقی باقی احکام جمع حکم (ف) حیض و نفاس کی حالت میں جو روزے چھوٹ جائیں ان کی قضا کی جائے، نمازوں کی قضا نہیں، باقی احکام میں یہ عورت جنبی کی طرح ہے جیسے کہ آئندہ شعر میں بیان ہے، تشبیہ دے کر جنبی کے احکام بھی بیان کر دیئے ہیں۔

[۱] ناروا ایش دخول مسجد داں	مس فرقان و ہم تلاوت آں

[۲] سنت آمد بشرع استنجا

[۳] بسہ سنگ سنت استنجا	باز شستن بود بآب اولیٰ
[۴] مرد اندر شتا و زن ہمہ حال	کند از اول و سوم اقبال
[۵] در کلوخ دوم کند ادبار	عکس در صیف بہر مرد شمار
[۶] از ادب وقت بول و وقت براز	پشت یا رو بسوی قبلہ مساز

لے ناروا، ناجائز دخول داخل ہونا مس چھونا فرقان قرآن پاک تلاوت پڑھنا (ف) جنبی اور حیض و نفاس والی عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا، قرآن پاک کو چھونا اور اس کی تلاوت جائز نہیں، قرآن پاک کی لکھائی، اس کے سادہ کاغذ اور غلاف (جولی) کسی چیز کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، اسی طرح کسی آیت کو بہ نیت تلاوت پڑھنا جائز نہیں بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے، ٢ استنجا دونوں راستوں میں سے کسی ایک راستے سے نجاست کو دور کرنا مثلاً پیشاب، پاخانہ، منی، مذی یا خون ٣ سہ سنگ تین پتھر باز پھر شستن دھونا اولیٰ بہتر (ف) پیشاب کرنے کے بعد کسی قدر کھانسنا چاہیے پھر بائیں ہاتھ میں ڈھیلا لے کر پیشاب کو خشک کرتے ہوئے اس طرح کھڑا ہو کہ برہنہ نہ ہو پھر بلندی سے پستی کی طرف آئے اور دائیں ٹانگ کو بائیں پر رکھ کر دبائے اور جب اطمینان ہو جائے کہ پیشاب کے قطرے کی آمد ختم ہو گئی تو پہلے ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے، آج کل شہروں میں پیشاب خشک کرنے کا بالکل اہتمام نہیں کیا جاتا نتیجہ یہ ہوگا کہ پیشاب قطرہ قطرہ رستا رہے گا نہ وضو ہوگا نہ نماز ٤ شتا سردی ہمہ حال ہر حال میں، سردی ہو یا گرمی، اول و سوم پہلا اور تیسرا ڈھیلا، اقبال پیچھے سے آگے کی طرف لانا، ٥ کلوخ دوم دوسرا ڈھیلا، ادبار آگے سے پیچھے لے جانا، عکس الٹ، صیف گرمی (ف) مرد کے لئے پاخانہ کے بعد ڈھیلا استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سردیوں میں پہلے اور تیسرے ڈھیلے سے پونچھتا ہوا پیچھے سے آگے لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے لے جائے، عورت ہر موسم میں اسی طرح کرے، گرمیوں میں مرد پہلے ڈھیلے سے پونچھتا ہوا آگے سے پیچھے لے جائے، کیونکہ گرمیوں میں خصیتین لٹک جاتے ہیں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے لائے گا تو وہ ملوث ہو جائیں گے، دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے، شرح وقایہ وغیرہ میں ہے کہ عورت ہمیشہ وہی طریقہ اختیار کرے جو مرد گرمیوں میں اختیار کرتا ہے کیونکہ پہلا ڈھیلا جب پیچھے سے آگے لائے گی تو اس کی شرمگاہ کے ملوث ہونے کا خطرہ رہے گا، یہ سب باتیں از قبیل آداب ہیں ورنہ مقصد تو یہ ہے کہ جسم نجاست سے پاک ہو جائے ٦ بول پیشاب براز پہلا حرف مکسور، قضاء حاجت پشت پیٹھ رو چہرہ مساز، نہ کر، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از ساختن (ف) پیشاب اور قضاء حاجت کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس وقت نہ تو قبلہ شریف کی طرف رُخ کیا جائے نہ پشت، اسی طرح چاند، سورج اور ہوا کی طرف رُخ نہ کیا جائے، بہتے ہوئے پانی میں، نہر، حوض یا چشمے کے کنارے، شارع عام، یا بیٹھنے کے لئے تیار کی ہوئی سایہ دار جگہ پیشاب یا پاخانہ کرنا ممنوع ہے۔

[1] پاکی، طہارت، انجاس جمع نجس پلیدی، عفو معافی وجوب لازمی ہونا بشناس پہچان (ف) آیندہ فصل میں نجاست کی قسمیں بیان کی جا رہی ہیں اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ کسے پاک کرنا ضروری اور کونسی معاف ہے۔ [2] داں جان، نجاسات جمع نجاست پلیدی پاکی پاک کرنا [3] انجاس جمع نجس پہلے دونوں حرف مفتوح، پلیدی، تفریق تقسیم غلیظ شدید خفیف ہلکی (ف) نجاست کی دو قسمیں ہیں غلیظہ اور خفیفہ ان کے دھونے کا طریقہ ایک جیسا ہے لیکن ان میں اس مقدار کے لحاظ سے فرق ہے جو معاف ہے جیسے کہ آئندہ اشعار میں آئیگا، (نوٹ) جس چیز یا جگہ کو عزت اور شرافت حاصل ہو اسے شریف کہا جاسکتا ہے جیسے شرع شریف، مکہ شریف، مدینہ شریف، بغداد شریف اور بریلی شریف وغیرہ [4] غیر سوا باد ہوا، بروں باہر، خارج حدث وضو کا واجب ہونا، جنابت غسل کا واجب ہونا (ف) ہوا کے علاوہ جس چیز کے انسان سے نکلنے سے وضو واجب ہو مثلاً پیشاب اگرچہ دودھ پینے والے بچے کا ہو، پاخانہ، مذی، ودی، پیپ، زرد پانی، بہنے والا خون اور قے جو منہ بھر کر آئے یا غسل واجب ہو سب نجاست غلیظہ ہیں [5] غائط پاخانہ، گوبر، لید، بول پیشاب، سباع جمع سبُع درندہ چارپایہا جمع چارپایہ، چار ٹانگوں والا جانور حرام جس کا گوشت کھانا ناجائز ہے (ف) درندوں اور حرام چوپایوں کا پیشاب اور لید نجاست غلیظہ ہے [6] پس افگندہ، بیٹ، پیچھے پھینکا ہوا، دجاجہ مرغی، بط بطخ ماند مشابہ ہے غائط بیٹ (ف) مرغی اور گھریلو بطخ اور وہ جانور جن کی بیٹ ان کی طرح بدبودار ہے جیسے مرغابی ان کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے، ہوا میں اڑنے والے جانور جو انسانوں میں نہیں رہتے ان کی بیٹ کا وہی حکم ہے جو کبوتر کی بیٹ کا ہے [7] خمر شراب، خنزیر، سور روثہ لید، خر گدھا، لحم گوشت، میتہ مردار شمر شمار کر، گن، (ف) شراب، خنزیر کا ہر جز، گدھے کی لید، ذبح کے بغیر مرنے والے (مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ) جانور کا گوشت اور بہنے والا خون نجاست غلیظہ ہے، شہید کا خون جب تک اس کے جسم پر ہے پاک ہے، ذبح کئے ہوئے جانور کی رگوں اور گوشت میں موجود خون، جگر، تلی اور دل کا خون پاک ہے اسی طرح مچھلی، پانی میں رہنے والے جانوروں، مچھر اور مکھی کا خون پاک ہے۔

باقی از باب پاکی وانجاس [1]	حکم عفو و وجوب رالشناس
داں نجاسات و پاکی آں را [2]	
جملہ انجاس را بشرع شریف [3]	ہست تفریق در غلیظ و خفیف
غیر باد آنچہ شد بروں ز انسان [4]	کہ حدث یا جنابتست ازاں
غائط و بول از سباع تمام [5]	وز ہمہ چار پایہای حرام
ہم پس افگندہ دجاجہ و بط [6]	وانچہ ماند بایں دو در غائط
خمر و خنزیر و خون و روثہ خر [7]	لحم میتہ ہمہ غلیظ شمر

[1] مار سانپ (ف) سانپ کا پیشاب اور بیٹ نجاست غلیظہ ہے آئندہ نجاست خفیفہ کا بیان ہوگا [2] غائط گوبر، دواب جمع دابّہ، چوپایہ، طیور جمع طیر، پرندہ محرمہ جن کا گوشت حرام ہے پیخال بیٹ (ف) حلال جانوروں اور گھوڑے کا پیشاب، شیخین (امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف) کے قول کے مطابق نجاست خفیفہ ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، ان جانوروں کی لید صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد) کے اظہر قول کے مطابق نجاست خفیفہ ہے اسی طرح حرام پرندوں کی بیٹ [3] عفو معاف اول نجاست غلیظہ یک درم ایک درم دوم نجاست خفیفہ ربع چوتھائی حصہ ثوب کپڑا (ف) اگر خشک ہونے کے بعد نجاست غلیظہ کا جسم باقی رہتا ہے تو وزن کے اعتبار سے ایک درم (ساڑھے چار ماشے) اور اگر جسم باقی نہیں رہتا تو چوڑائی کے اعتبار سے ایک درم یعنی ہتھیلی ہوئی ہتھیلی کے جتنے حصے پر پانی ٹھہر جائے معاف ہے اس کی موجودگی میں نماز ہو جائے گی لیکن کراہت تحریمی کے ساتھ لہٰذا اس کا دھونا واجب ہے، اس سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی اور اس کا دھونا سنت اور زیادہ ہو تو نماز باطل اور دھونا فرض، نجاست خفیفہ کپڑے کے جس حصے پر لگی ہو مثلاً دامن، آستین یا تریز وغیرہ اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے [4] ترجمہ: بدن میں عضو کے چوتھائی حصہ سے کم میں (معاف) شمار کر اس طرح مذہب مختار ہے [5] غیر مرئی خشک ہونے کے بعد جس کا جسم دکھائی نہ دے مرئی خشک ہونے کے بعد جس کا جسم دکھائی دے (ف) نجاست غلیظہ اور خفیفہ ہر ایک کی دو، دو قسمیں ہیں مثالیں آئندہ شعر میں [6] ہمچو مثل بول پیشاب براز پہلا حرف مکسور پاخانہ، معین پہلا حرف مفتوح دوسرا مکسور، بہنے والا (ف) نجاست غیر مرئی کی مثال پیشاب اور مرئی کی مثال پاخانہ اور بہنے والا خون [7] عین ذات غسل پہلا حرف مفتوح دھونا، زائل کن دور کر، جامہ کپڑا (ف) مرئی نجاست جسم پر لگی ہو یا کپڑے پر اس کی ذات کا دور کر دینا کافی ہے، تین بار دھونا، صابن استعمال کرنا یا رنگ کا دور کرنا ضروری نہیں، اس کے لئے پانی استعمال کیا جائے یا ایسی رقیق چیز جو نچوڑنے سے نچڑ جائے مثلاً سرکہ یا عرق گلاب وغیرہ تیل یا گھی نہیں۔

ہم غلیظ ست بول و غائط مار [1]	بعد ازاں میکنم خفیف شمار
غائط و بول از دواب حلال [2]	وز طیور محرمہ پیخال
عفو ز اول بقدر یک درم ست [3]	وز دوم تا ز ربع ثوب کم ست
در بدن کم ز ربع عضو شمار [4]	ایں چنیں ست مذہب مختار
ہر یکی زیں دو قسم ہست دو قسم [5]	غیر مرئی و مرئی ذی جسم
ہمچو بول اول و دوم چو براز [6]	خون معین ز قسم ثانی ساز
عین مرئی بغسل زائل کن [7]	پاکی جسم و جامہ حاصل کن

وز دوم غسل واجبست سہ بار[1]	لیک در ثوب ہر سہ بار عصار
نیست ممکن ہر آنچہ عصر دراں[2]	قطع تقطیر آب عصرش داں
ہست خشکی طہور جنس زمیں[3]	سوختن بہر سنگ وہم سرگیں
بہر مرئی ز موزہ و نعلین[4]	دلک بر خاک تا ازالۂ عین
در منی بعد خشکیش افراک[5]	ہست پاکی بود چو مخرج پاک
آہن و مثل آں چو باشد صاف[6]	پاک باشد بمسح نیست خلاف

[1] ودوم غیر مرئی نجاست، ثوب کپڑا، اعصار نچوڑنا (ف) غیر مرئی نجاست بذائل کرنے کے لئے تین بار دھونا اور ہر دفعہ پوری طاقت سے نچوڑنا واجب ہے، اس کے بعد کپڑا ابھی پاک ہے اور ہاتھ بھی، اگر کپڑے کے بوسیدہ یا باریک ہونے کے پیش نظر پوری طاقت سے نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا اسے پاک کرنے کا طریقہ آئندہ شعر میں ہے [2] عصر نچوڑنا قطع تقطیر آب، پانی کے قطروں کا ٹپکنا بند کرنا، (ف) اگر ایسی چیز کو غیر مرئی نجاست لگی ہے جسے نچوڑا نہیں جاسکتا مثلاً لکڑی کا تختہ، باریک یا بوسیدہ کپڑا تو اسے ایک دفعہ دھو کر ٹیک لگا کر کھڑا کر دیا جائے یا لٹکا دیا جائے یہاں تک کہ قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں پھر یہی عمل دوسری اور تیسری دفعہ دہرایا جائے [3] خشکی خشک ہونا طہور پاک کرنے والا سوختن جلانا، سنگ پتھر سرگیں گوبر (ف) جنس زمین سے مراد دیوار، زمین اُگا ہوا درخت، گھاس وغیرہ اور وہ پتھر جو زمین میں پیوست ہوں ان پر نجاست لگنے کے بعد خشک ہو جائے اور اس کا اثر باقی نہ رہے تو یہ پاک ہیں ان پر نماز پڑھ سکتے ہیں تیمم پھر بھی نہیں کر سکتے، پتھر اگر زمین سے الگ ہے یا گوبر اسے جلا دیا جائے تو پاک ہو جائے گا، پتھر دھونے سے بھی پاک ہو جائے گا، [4] نعلین جوتے دلک ملنا، رگڑنا ازالۂ عین، ذات نجاست دور کرنا (ف) موزے یا جوتے پر موٹی نجاست مثلاً پاخانہ، گوبر یا منی لگ جائے تو اسے زمین پر رگڑا جائے یہاں تک کہ نجاست کی ذات دور ہو جائے اور اگر تر ہے تو اس کا اثر بھی جاتا رہے پاک ہو جائے گا [5] افراک کھرچنا مخرج نکلنے کی جگہ یعنی عضو (ف) مرد کی منی ہو یا عورت کی کپڑے پر لگ کر خشک ہو جائے تو وہ کھرچنے سے پاک ہو جائے گی بشرطیکہ عضو پاک ہو اگر پیشاب کرنے کے بعد استنجا نہیں کیا اور منی نکل کر کپڑے پر لگ گئی اور خشک ہو گئی تو وہ دھونے سے ہی پاک ہوگی، اگر منی کپڑے پر لگ کر خشک نہیں ہوئی یا بدن پر لگی ہے خواہ خشک ہو یا تر اسے دھونا ہی پڑے گا (نوٹ) آج کل عموماً منی اتنی رقیق ہوتی ہے کہ کپڑے میں جذب ہو جاتی ہے اور خشک ہونے کے بعد اس کا الگ جسم باقی نہیں رہتا ایسی صورت میں بھی کپڑے کو دھونا پڑے گا، [6] آہن لوہا مسح ملنا، (ف) لوہے، پیتل یا تانبے کی جو چیز بالکل چکنی ہو مثلاً تلوار یا چاقو، چھری اسی طرح شیشہ مٹی یا کپڑا مل کر اسے صاف کر دیا جائے تو پاک ہو جائے گی، مٹی کا برتن جس میں نجاست کے اجزا سرایت کر جائیں اسے جلا دیا جائے، لکڑی ہو تو اس پر رندہ پھیر دیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔

پاکی جلد ہا دباغت گیر[1]	مگر از آدمی و از خنزیر
نجس العین ہست خوک مدام[2]	زاں سبب گشت جملہ خوک حرام
آدمی از برای عزت او[3]	وز پئے حرمت ست حرمت او

وقتہای نماز راست بیاں[4]

شمس چوں شد ز استوا زائل[5]	وقت ظہر ست تا تضاعف ظل
ظل اصلی و لے مکن بشمار[6]	بعد ازاں عصر تا تمام نہار
بعد ازاں تا غروب گشت شفق[7]	وقت مغرب بود بمذہب حق

[1] جلد ہا جمع جلد، چمڑہ، کھال، دباغت وہ عمل جس کی وجہ سے چمڑہ پانی لگنے پر خراب ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے اس کی کئی صورتیں ہیں دھوپ میں ڈال کر خشک کر لیا جائے، نمک یا مٹی لگا کر خشک کر لیا جائے یا کیکر وغیرہ کی چھال ڈال کر رنگ دیا جائے ان سب صورتوں میں انسان اور خنزیر کے علاوہ جانوروں کا چمڑہ پاک ہو جائے گا، [2] نجس العین پلید ذات والا، خوک سوّر، مدام ہمیشہ جملہ تمام اجزا (ف) سوّر کی ذات ہی پلید ہے اس لئے اس کی ہر جز پلید ہے، اس کی کھال دباغت سے بھی پاک نہیں ہوگی [3] حرمت عزت حرمت حرام ہونا (ف) انسان کا گوشت اس کی عزت کے لئے حرام ہے اسی لئے اس کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی [4] ترجمہ: یہ اوقات نماز کا بیان ہے، "را" اضافت کی علامت اور "کا" کے معنی میں ہے [5] شمس سورج استوا، سر کی سمت، تضاعف دوگنا ہونا ظل سایہ (ف) ظہور میں ظہر کی نماز سب سے پہلے ہے کیونکہ معراج شریف سے اگلے روز حضرت جبریل امین علیہ السلام نے پہلے ظہر کی نماز ہی پڑھائی تھی اس لئے اس کا وقت سب سے پہلے بیان کیا ہے [6] ظل اصلی، وہ سایہ جو دوپہر کے وقت ہوتا ہے جب سورج سر پر ہوتا ہے، یہ سایہ زمانوں اور مقامات کے بدلنے سے کم و بیش ہوتا رہتا ہے ولے لیکن، تمام نہار دن کا مکمل ہونا (ف) سورج کے سر سے ڈھلنے سے ظہر کا وقت شروع ہو کر سایۂ اصلی کے علاوہ سایہ کے دو مثل پہنچنے تک رہے گا۔ مثلاً ہموار جگہ دو فٹ لکڑی گاڑی گئی اور سایۂ اصلی نصف فٹ ہے تو جب اس لکڑی کا سایہ ساڑھے چار فٹ ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا وقت شروع ہو جائے گا، اس وقت سے سورج غروب ہونے تک عصر کا وقت ہوگا [7] غروب ڈوب جانا، شفق مغرب کی طرف وہ سفیدی جو سرخی کے بعد دکھائی دیتی ہے، (ف) مغرب کا وقت سورج کے غروب ہونے سے شفق کے غروب ہونے تک ہے، یہ اتفاقی مسئلہ ہے البتہ شفق میں اختلاف ہے امام شافعی، امام محمد، امام ابو یوسف اور امام اعظم سے ایک روایت کے مطابق شفق وہ سرخی ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد نمودار ہوتی ہے لیکن حضرت امام اعظم کے نزدیک شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے صاحب ہدایہ اور امام ابن ہمام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

[1] باز پھر صبح صادق مشرق کی جانب نمودار ہونے والی وہ سفیدی جو شمال اور جنوب میں پھیل جاتی ہے پھر اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ سورج نمودار ہو جاتا ہے چونکہ یہ سورج کے طلوع ہونے کی خبر میں سچی ہے اس لئے اسے صبح صادق کہتے ہیں، اس سے پہلے بھیڑیے کی دم ایسی سفیدی نمودار ہوتی ہے جو مشرق سے اوپر کی طرف جاتی ہے لیکن اس کے بعد پھر تاریکی چھا جاتی ہے اسے صبح کاذب کہتے ہیں، اعتبار نما، اعتبار کر، نما صیغہ واحد حاضر فعل امر از نمودن (ف) عشاء کا وقت شفق کے غروب ہونے سے صبح صادق تک ہے لیکن عشاء کو رات کے تہائی حصے تک مؤخر کرنا مستحب، آدھی رات تک جائز اور اس سے زیادہ مؤخر کرنا مکروہ ہے، صبح صادق کے بعد فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے [2] آخرش فجر کے وقت کی انتہا، طلوع نکلنا شمس سورج بداں جان اینچنیں اس طرح نعمان امام اعظم ابو حنیفہ، [3] شرح تفصیل اقامت تکبیر اذان لغت میں اطلاع کو کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں چند مخصوص کلمات کا نام ہے جو بلند آواز سے کہے جاتے ہیں تاکہ سننے والوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز کا وقت شروع ہو چکا ہے اور جماعت ہونے والی ہے (ف) اذان مدینہ طیبہ میں ہجرت کے دوسرے یا تیسرے سال شروع ہوئی، صحابۂ کرام نماز کی اطلاع دینے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کر رہے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن زید کو خواب میں ایک فرشتے نے اذان اور اقامت کا طریقہ بتایا انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا تم بتاتے جاؤ اور بلال اذان کہیں کیونکہ ان کی آواز بلند ہے اتنے میں حضرت فاروق اعظم آئے اور بتایا کہ میں نے بھی ایسا ہی واقعہ دیکھا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج شریف کی رات ساتوں آسمانوں سے اوپر ایک فرشتے کو اذان کہتے ملاحظہ فرمایا تھا (سہیلی) رہا یہ مسئلہ کہ حضور نے خود اذان دی ہے یا نہیں، امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق یہ ہے کہ نہیں دی، ترمذی شریف میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اذان دی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اذان کا حکم دیا، امام دار قطنی کی روایت میں ہے کہ مؤذن کھڑا ہوا اور اس نے اذان کہی [4] سراج ایں امت، اس امت کے چراغ (ف) مقدمہ شرح ابو اللیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام اعظم کے بارے میں فرمایا هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ (وہ میری امت کو روشنی دینے والے ہیں) ابن جوزی نے اس روایت کو موضوع قرار دیا، اس کا جواب درمختار اور اس کے حاشیہ طحطاوی میں دیا گیا ہے (صنائع) صحیح یہ ہے کہ حضرت امام کی شان بلند اس سے بے نیاز ہے کہ اس کے لئے اس قسم کی روایات پیش کی جائیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اگر علم (ایک روایت میں دین ہے) ثریا کے پاس ہو تو ان میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیں گے، اس صحیح حدیث کا مصداق حضرت امام اعظم ہی ہیں [5] ہر دو اذان اور اقامت جماعت فرض فرض کی جماعت، منفرد تنہا نماز پڑھنے والا، بسند کافی (ف) اذان اور اقامت فرضوں کی جماعت کے لئے سنت مؤکدہ ہیں، پہلی جماعت کے بعد تنہا نماز پڑھنے والا صرف تکبیر کہہ سکتا ہے، جماعت سے پہلے نہیں۔

بازتا صبح صادقست عشاء [1]	بعد ازاں فجر اعتبار نما
آخرش [2] تا طلوع شمس بداں	اینچنین ست مذہب نعماں

ذکر شرح [3] اقامتست و اذاں

نزد نعماں سراج ایں امت [4]	ہست اذان و اقامت از سنت
ہر دو بہر جماعت فرضند [5]	منفرد را اقامتست بسند

[1] ترجمہ نماز شرائط کے ساتھ ادا کر (فائدہ) جو چیز نماز کے لئے ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی وہ نماز میں داخل ہے یا خارج، داخل کو رکن کہتے ہیں اور خارج کو شرط، [2] ہفت سات ادراک جاننا، معلوم کرنا بایدت تجھے چاہیے، جائے پاک، پاک جگہ و جامۂ پاک، پاک کپڑا (ف) زاہدی نے بھی نماز کی سات شرطیں گنوائی ہیں، پاک جگہ اور پاک کپڑے کو ایک ہی شرط شمار کیا ہے نجاستوں سے پاکی، اور ساتویں شرط تکبیر تحریمہ شمار کی ہے اور یہی صحیح ہے جیسے کہ عنقریب آئے گا، نماز کے لئے پاؤں اور سجدہ کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے باقی تمام جگہ کا پاک ہونا ضروری نہیں، دری یا چٹائی کا ایک کنارہ پلید ہو تو دوسرے کنارے پر نماز پڑھی جا سکتی ہے، نمازی کے لئے کپڑوں کا پاک ہونا بھی ضروری ہے [3] تن جسم طاہر پاک حدث کسی ایسی چیز کا پایا جانا جو وضو واجب کرے یا غسل، (ف) نماز کی تیسری شرط یہ ہے کہ جسم نجاست حکمی سے پاک ہو یعنی بے وضو اور بے غسل نہ ہو، نیز نجاست حقیقی کی جتنی مقدار معاف ہے اس سے زائد سے پاک ہو خواہ وہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، [4] پوشش ڈھانپنا عورت جسم کا وہ حصہ جو پوشیدہ ہونا چاہیے، جیسے اشعار میں ہے (ف) چوتھی شرط وقت ہے اوقات نماز بیان ہو چکے ہیں وقت سے پہلے نماز نہیں ہوگی وقت کے بعد ادا نہیں قضا ہوگی پانچویں شرط ستر عورت ہے یعنی عورت کو غیر سے کسی بھی چیز کے ذریعے چھپایا جائے خواہ پانی سے پتوں سے یا تر مٹی سے اندھیرے کو پردہ نہیں کیا جا سکتا چھٹی شرط قبلہ رخ ہونا ہے، اگر جہت قبلہ معلوم نہیں اور بتانے والا بھی نہیں تو جس طرف غالب گمان ہو منہ کر کے نماز پڑھے، ساتویں شرط نیت ہے نماز نفل اور تراویح کے لئے مطلق نماز کا ارادہ کافی ہے نماز فرض کے لئے یہ ارادہ کرے کہ مثلاً آج کی ظہر کا ارادہ کرتا ہوں اور مقتدی ہو تو اقتدا کی نیت بھی کرے اور کہے پیچھے اس امام کے [5] عورت حرہ آزاد خاتون کے جسم کا وہ حصہ جسے چھپانا لازم ہے (ف) آزاد عورت کا تمام جسم عورت ہے، چہرہ، دو ہاتھوں (جوڑ تک) اور پاؤں کے علاوہ، یعنی ان حصوں کا چھپانا نماز کے درست ہونے کے لئے ضروری نہیں، عورت کا ننگے منہ غیر مردوں کے سامنے جانا ممنوع ہے اس میں فتنے کا شدید خطرہ ہے، آیت حجاب سے یہ پابندی بخوبی سمجھی جا سکتی ہے [6] رکبہ پہلا حرف مضموم گھٹنا تا تا ناف، ناف کے نیچے تک (ف) مرد کے لئے جسم کے جس حصے کا چھپانا ضروری ہے وہ گھٹنے سے لے کر ناف کے نیچے تک ہے۔

با شرائط [1] نماز را بگزار

ہفت [2] شرط نماز کن ادراک	بایدت جای پاک و جامۂ پاک
نیز مے [3] بایدت تن طاہر	از حدث و ز نجاست ظاہر
نیز وقتست و پوشش [4] عورت	رو سوئے قبلہ کردن و نیت
عورت حرہ [5] اعتبار نمائے	جملہ تن جز دو دست و روی و دو پائے
عورت مرد [6] را بگویم صاف	بشماری ز رکبہ تا تہ ناف

لے کنیزک لونڈی پشت کمر بطن پیٹ پستاں چھاتی (ف) لونڈی کا کام عموماً گھر کے اندر اور باہر خدمات انجام دینا ہوا کرتا تھا اس کے لئے گنجائش رکھی گئی کہ گھٹنوں سے کندھوں تک کا حصہ عورت ہے باقی نہیں ۲ے فرضہا جمع فرض وہ ضروری چیز جس کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی خواہ نماز کی جزء ہو یا خارج ہو، اس جگہ رکن مراد ہے جو نماز کی جزء ہی ہوگا، (ترجمہ) نماز کے فرض یاد رکھ ۳ے ہفت سات تحریمہ تکبیر تحریمہ جس سے نماز شروع کی جاتی ہے، چونکہ اس کے ذریعے نماز کے علاوہ وہ افعال حرام ہو جاتے ہیں جو پہلے جائز تھے اس لئے اسے تحریمہ کہتے ہیں قیام کھڑے ہونا ازآں ان فرضوں سے ہے (ف) علماء احناف کے نزدیک تکبیر تحریمہ نماز کی شرط ہے رکن نہیں جیسے کہ اس طرف اشارہ کیا جا چکا ہے، یہاں تک کہ فرض کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ نفل ادا کئے جا سکتے ہیں اگرچہ کراہت سے خالی نہیں کیونکہ فرض سے فارغ ہونے کا مشروع طریقہ نہیں اپنایا گیا چاہیے تو یہ تھا کہ فرض ادا کر کے سلام پھیر اجاتا (صنائع)، قیام کھڑے ہونا اور اس حالت میں پاؤں پر قائم ہونا کہ ہاتھ لمبے کئے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں، قیام، فرائض اور واجبات میں بشرط استطاعت فرض ہے نوافل بیٹھ کر بھی پڑھے جا سکتے ہیں، معذور فرض بھی بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھ سکتا ہے ۴ے رکوع پشت کو ٹیڑھا کرنا، اس طرح جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، بیٹھ کر رکوع کرنا ہو تو ماتھا گھٹنوں کے مقابل آجانا چاہیے، قرأت

ہمچنیں عورت کنیزک داں	یک بہ پشت و بطن تا پستاں

فرضہای نماز یا دبدار

فرضہا در نماز ہفت بداں	ہست تحریمہ و قیام ازاں
ہم رکوع و قرائت و سجود	نیز در آخر نماز قعود
ہم بروں آمدن بصنع ازاں	فرض باشد بمذہب نعماں

قرآن پاک کا پڑھنا، یہ اس شخص پر فرض ہے جو پڑھنے پر قادر ہو گونگا اور وہ شخص کہ دن رات کوشش کے باوجود کچھ یاد نہیں کر سکا معذور ہے، سجود عبادت کی نیت سے پیشانی کا زمین پر رکھنا، طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ماتھا اور ناک زمین پر رکھیں اور ناک کو سخت حصہ تک زمین پر لگائیں، قعود بیٹھنا، نماز کے آخر میں تشہد کی مقدار بیٹھنا بھی فرض ہے، پہلا قعدہ واجب ہے اور دونوں قعدوں میں التحیات کا پڑھنا واجب ہے۔ ۵ے بروں باہر صنع یہلا حرف مضموم، کام کرنا، (ف) حضرت امام اعظم کے نزدیک نماز کے ارکان کے مکمل ہونے کے بعد کسی ایسے فعل سے نماز سے خارج ہونا فرض ہے جو نماز کے منافی ہو مثلاً بلند آواز سے ہنسنا، کھانا، پینا، گفتگو کرنا اگرچہ ان کے نزدیک لفظ سلام کہنا واجب اور سلام کے بغیر کسی دوسرے طریقے سے نکلنا مکروہ ہے، صاحبین کے نزدیک خروج بصنعہ فرض نہیں۔

لے ترجمہ: نماز کے واجب پڑھو (ف) نماز کا واجب وہ فعل ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی، سجدہ سہو کر لینے سے اس کمی کا تدارک ہو جائے گا۔ البتہ اگر جان بوجھ کر واجب ترک کیا گیا تو نماز کا لوٹانا ضروری ہوگا اسی طرح اگر بھول کر ترک کیا اور سجدہ سہو نہ کیا اور اگر نہیں لوٹائے گا تو گنہگار ہوگا، قاعدہ یہ ہے کہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب ہے (صنائع) ۲ے فاتحہ سورۂ فاتحہ، باز پھر ضم سورہ کسی سورت کا ملانا (ف) نماز کا پہلا واجب سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہے (۲) سورت کا ملانا، سب سے چھوٹی سورت یعنی سورۂ کوثر یا چھوٹی سے چھوٹی تین آیتیں ملائی جائیں مثلاً ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ یا ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو ملائی جائے، مصنف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سورت فاتحہ کے بعد اور ایک دفعہ پڑھی جائے (صنائع) فاتحہ اور سورت کا ملانا فرضوں کی صرف دو رکعتوں میں واجب ہے، آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ کا پڑھنا افضل ہے ۳ے تعیین معین کرنا اولیین پہلی دو رکعتیں (ف) واجب ۳ے قرأت قرآن کے لئے فرض کی پہلی دو رکعتوں کا معین کرنا اگرچہ آخری رکعتوں میں قرأت ممنوع نہیں لیکن خاص طور پر پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے ۴ے اس سے پہلے فرائض کا حکم بیان ہوا ہے، نفل، واجب، (وتر) اور سنت کی ہر رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت کا ملانا واجب ہے ۵ے اولیں پہلا قعدہ بیٹھنا، زیں قبیلہ اس قسم سے شمر گن تشہد التحیات پڑھنا نگر دیکھ صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگریستن (ف) (۴) پہلا قعدہ،

واجبات نماز را برخواں

فاتحہ باز ضم سورہ باآں	در دو رکعت ز فرض واجب داں
نیز تعیین اولیین ازاں	از برائے قرائت قرآں
لیک در نفل و واجب و سنت	ضم سورہ کنی بہر رکعت
اولیں قعدہ زیں قبیلہ شمر	پس تشہد بہر دو قعدہ نگر
ہم بفعلے کہ دارد آں تکرار	پاس ترتیب زیں قبیلہ شمار
جہر در صبح و مغرب ست و عشا	ہست در وقت ظہر و عصر اخفا

(۵) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا ۶ے بفعلے میں یاء موصولہ ہے یعنی اس فعل میں، تکرار کسی کام دو دفعہ کرنا پاس لحاظ (ف) (۶) وہ فعل جو ایک رکعت میں دوبار آئے یعنی سجدہ، اس میں ترتیب (ایک کے بعد متصل دوسرے کی ادائیگی) کا لحاظ رکھنا واجب ہے اگر کسی رکعت میں بھول کر صرف ایک سجدہ کیا تو آئندہ رکعت میں تین سجدے کئے جائیں اور ترتیب برقرار نہ رہنے پر سجدہ سہو کیا جائے ۷ے جہر بلند آواز سے پڑھنا اخفا آہستہ آواز سے پڑھنا (ف) (۷) صبح کی دو رکعتوں، مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں اسی طرح عیدین، جمعہ، تراویح اور رمضان میں وتروں میں بلند آواز سے قرأت واجب ہے (۸) ظہر اور عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ قرأت واجب ہے۔

[1] ایں قید جہری نمازوں میں بلند آواز سے پڑھنا منفرد تنہا، مختار اختیار دیا ہوا (ف) جہری نمازوں میں امام کے لئے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے تنہا کو اختیار ہے چاہے بلند پڑھے یا آہستہ، ثنا، تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھے صرف قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے [2] تعدیل اطمینان سے ادا کرنا (ف) (۹) نماز کے ارکان اطمینان سے ادا کرنا اس طرح کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پا جائے مثلاً رکوع، سجدہ اور قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک تسبیح کی مقدار ٹھہرنا (۱۰) نماز سے نکلنے کے لئے لفظ سلام کا کہنا۔
[3] ترجمہ: نماز کی سنتیں معلوم کر (ف) سنت کے رہ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے البتہ انسان مورد عتاب بن جاتا ہے بشرطیکہ سنت کو ہلکا نہ جانے، سنت کے بے حیثیت جانتے ہوئے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ترک کرے گا تو کافر ہو جائے گا [4] سُنن جمع سُنّت رفع بلند کرنا اُذُن پہلے دونوں حرف مضموم، کان (ف) مرد کے لئے سنت یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے، ہاتھوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف ہو اور احتیاطاً انگوٹھے کانوں کی لو کو لگائے جائیں، تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو جھکانا مکروہ تنزیہی ہے، سنت یہ ہے کہ سر سیدھا رہے (صنائع) [5] تہ نیچے گزار رکھ فوق اوپر یمین دایاں تحت نیچے یسار بایاں (ف) (۲) قیام میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا (۳) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا، طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کا پیٹ بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو انگوٹھے اور چھنگلی سے بائیں کلائی کے گرد حلقہ بنایا جائے اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر پھیلا دی جائیں (صنائع) [6] زناں جمع زن، عورت رفع اٹھانا دوش کندھا پستاں چھاتی (ف) عورتوں کے لئے سنت یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اتنے بلند کریں کہ انگلیوں کے کنارے کندھوں تک پہنچ جائیں اور ہاتھ سینے پر باندھیں، ان کے لئے اسی میں پردہ ہے [7] ثنا تعریف، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ اَعُوْذُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اخفا آہستہ کہنا (ف) (۴) ثنا کا آہستہ پڑھنا (۵) تعوذ کا آہستہ پڑھنا (۶) بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا، ہر رکعت کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھی جائے۔

لیک[1] ایں قید بر امام شمار — شد بجہر یہ منفرد مختار
نیز[2] تعدیل رکنہاست تمام — ہم بروں آمدن بلفظ سلام

در[3] نماز آنچہ سنّت ست بداں

وقت[4] تحریمہ نزد ماز سُنن — ہست رفع دو دست تا دو اُذُن
پس[5] تہ ناف ہر دو دست گزار — فوق باشد یمین و تحت یسار
لیک[6] سنت بود برای زناں — رفع تا دوش و وضع بر پستان
پس[7] ثنا و اعوذ و تسمیہ را — گو بخواں بارعایت اخفا

[1] آمین ایسای ہو خفض نیچے جانا رفع اوپر اُٹھنا (ف) (۷) آمین کا آہستہ کہنا مسئلہ آمین درمیانی آواز میں کہی جائے نہ بالکل آہستہ نہ زیادہ بلند (۸) نیچے جاتے ہوئے اور اوپر اُٹھتے ہوئے تکبیر کا کہنا، مسئلہ رکوع سے اُٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا جائے گا جیسے آئندہ آئے گا [2] دست ہاتھ رُکبہ گھٹنا پشت کمر ہموار سیدھا (ف) (۹) رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنے پر رکھنا، ہاتھ کی انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنے کو پکڑا جائے (۱۰) رکوع میں کمر اور سر کو سیدھا رکھا جائے، سر نہ نیچے ہو نہ اوپر۔
[3] سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللہ تعالیٰ اس کی حمد قبول فرمائے جو اس کی حمد کرے مقتدی کسی کے پیچھے نماز پڑھنے والا، وِرد پہلا حرف مکسور، وظیفہ بتمام پورا جملہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اے ہمارے رب سب تعریفیں تیرے لئے ہیں (ف) (۱۱) امام سمع اللہ لمن حمدہ اونچی آواز میں کہے (۱۲) مقتدی آہستہ آواز میں ربنا لک الحمد [4] منفرد تنہا صیغہ لفظ اولا فتحہ کے ساتھ بغیر تنوین کے پڑھا جائے تاکہ قافیہ درست رہے (ف) تنہا نماز پڑھنے والا دونوں لفظ کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (صنائع) [5] مابین درمیان بجاست درست ہے نصب کھڑا کرنا ساعدین تثنیہ ساعد، کلائی اولی بہتر (ف) (۱۳) سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان کیا جائے اس طرح کہ ہاتھ، کانوں کے مقابل ہوں، ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں (۱۴) مرد دونوں کلائیوں کو زمین سے بلند رکھے [6] شکم پیٹ بفصل جدا، دور، افتراش بچھانا، وصل ملانا (ف) (۱۵) مرد سجدہ کرے تو کلائیاں پہلو سے اور پیٹ ران سے جدا ہو (۱۶) عورت سجدہ میں کلائیاں زمین پر بچھائے اور پہلوؤں کے ساتھ ملا کر رکھے (۱۷) عورت پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر رکھے [7] سہ بار تین مرتبہ تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تکرار بار بار کہنا (ف) (۱۸) رکوع اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ تسبیح کہنا [8] قومہ رکوع سے اُٹھ کر کھڑے ہونا جلسہ سجدے سے اُٹھ کر بیٹھنا طمانینت اطمینان (ف) (۱۹) قومہ اور جلسہ میں ایک تکبیر کی مقدار اطمینان سے ٹھہرنا۔

ہم[1] بآہستہ قول آمیں گیر — ہم بہر خفض و رفع داں تکبیر
دست[2] بر رکبہ در رکوع گذار — پشت و سر ہر دو را بکن ہموار
سمع[3] اللہ را بگوید امام — مقتدی ورد ربّنا بتمام
منفرد[4] ہر دو صیغہ را گوید — سمع اللہ اولا گوید
سجدہ[5] مابین ہر دو دست بجاست — مرد را نصب ساعدین اولیست
شکم[6] از ران و دست از بفصل — بہر زن افتراش بہتر و وصل
در رکوع و سجود ہم سہ[7] بار — بہ کہ تسبیح را کنی تکرار
قومہ[8] و جلسہ قدر یک تکبیر — باطمانینت از سنن برگیر

نصب کن در قعود پای یمیں[1]	پای چپ فرش کن بزیر سُریں
زن نشیند بسوئے چپ بسُریں[2]	هر دو پا را بر آورد به یمیں
رفع سبابه نیز سنّت داں[3]	در تشهّد بمذهب نعماں
بدرود و دعا شدن ذاکر[4]	بعد ختمِ تشهّدِ آخر
در فریضه ز بعد دو رکعت[5]	قصر بر فاتحه بود سنّت

چیست آداب در نماز بداں[6]

کن نظر سوئے سجده گه بقیام[7]	پس نظر در رکوع بر اقدام
در نشستن[8] کنارِ خود بینی	باز در سجده جانب بینی

[1] نصب کھڑا کرنا قعود بیٹھنا یمیں دایاں پائے چپ بایاں پاؤں فرش کن بچھا سُریں پہلا حرف مضموم پچھلا حصہ (ف) (۲۰) دو سجدوں کے درمیان یا التحیات میں مرد بیٹھتے وقت دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اوپر بیٹھ جائے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں [2] نشیند بیٹھے سوئے چپ بائیں جانب یمیں دائیں جانب (۲۱) عورت بیٹھتے وقت دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے اور بائیں جانب زمین کے ساتھ لگ کر بیٹھ جائے [3] رفع اٹھانا سبابہ انگشتِ شہادت تشہد التحیات (ف) (۲۲) التحیات پڑھتے ہوئے انگلی اُٹھانا سُنّت ہے، طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا دائرہ بنا کر اشھد ان لاَ اِلٰہ پر انگشتِ شہادت اٹھائی جائے اور اِلاَّ اللّٰہ پر نیچے کر لی جائے، گویا انگلی کا اُٹھانا نفی کی طرف اور رکھنا اثبات کی طرف اشارہ ہوگا [4] درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الخ اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الخ دعا رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ الخ (ف) (۲۳) آخری التحیات کے درود شریف کا پڑھنا (۲۴) دعا کا پڑھنا [5] قصر اکتفا (ف) (۲۵) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کرنا (ف) فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں خاموش کھڑا رہنے سے نماز ہو جائے گی لیکن کراہت سے خالی نہیں، افضل یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس پر اضافہ نہ کرے [6] آداب جمع ادب وہ چیز جس کا تارک گناہ گار یا موردِ عتاب نہیں ہوتا لیکن اس کا کرنا بہتر ہے، ترجمہ: یہ معلوم کر کہ نماز کے آداب کیا ہیں؟
[7] نظر دیکھنا سوئے طرف سجدہ گہ سجدے کی جگہ، قیام کھڑے ہونا اقدام جمع قدم، پاؤں (ف) نماز کے چند آداب بیان کئے جاتے ہیں (۱) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا (۲) رکوع میں پاؤں کی پشت پر [8] کنار گود بینی تو دیکھے صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از دیدن بینی ناک (ف) (۳) بیٹھتے وقت گود میں نظر رکھنا (۴) سجدے میں ناک کی جانب دیکھنا، اسی طرح سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں کندھے کی طرف دیکھنا۔

چوں کنی[1] قصدِ سجده بر زمیں	اول آں عضو کاں باوست قریں
بنهی عضو عضو را تمام	عکس[2] آں کن برفعِ وقتِ قیام
باز گرداں[3] تو رو بوقتِ سلام	بیمیں و یسار خویش تمام

در[4] امامت بگفته اند چناں

هم بداں[5] از مؤکدات سنن	بجماعت نماز ادا کردن

[1] قصد ارادہ بنہ رکھ صیغہ واحد حاضر فعل امر از نہادن کاں کہ آں، دراصل کہ آں تھا، قریں قریب (ف) (۵) سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے وہ عضو رکھا جائے جو زمین کے قریب ہے پھر باقی ترتیب وار مثلاً پہلے گھٹنے رکھے جائیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی [2] عکس اُلٹ، رفع اٹھانا (ف) (۶) سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے وہ عضو اُٹھایا جائے جو زمین سے سب سے دور ہے پھر باقی ترتیب وار مثلاً پہلے پیشانی پھر ناک، پھر ہاتھ پھر گھٹنے اُٹھائے جائیں (نوٹ) عموماً دیکھا گیا ہے کہ سجدے سے اُٹھتے وقت ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگا کر پہلے گھٹنے اٹھائے جاتے ہیں پھر ہاتھ یہ طریقہ خلاف ادب ہے، پہلے ہاتھ اٹھا کر گھٹنوں پر رکھ لئے جائیں پھر گھٹنے اُٹھائے جائیں [3] گرداں پھیر، صیغہ واحد حاضر فعل امر از گردانیدن رو چہرہ یمیں دائیں جانب یسار بائیں جانب (ف) سلام کے وقت دائیں اور بائیں چہرہ پھیرنا سنت ہے (۷) اور دائیں جانب سلام پھیرتے وقت دائیں کندھے کی طرف اس طرح دیکھنا کہ دائیں جانب والے لوگ دایاں رخسار دیکھیں اسی طرح بائیں جانب، ادب ہے (صنائع) دائیں جانب سلام پھیرتے وقت اس طرف کے مسلمانوں کی نیت کرے اور بائیں جانب اس طرف کے مسلمانوں کی نیت کرے، جس طرف امام ہو اس طرف سلام پھیرتے وقت اس کی بھی نیت کرے اور اگر امام کے پیچھے ہو تو دونوں طرف اس کی نیت کرے، [4] ترجمہ: امامت میں ائمہ نے اس طرح فرمایا ہے [5] بداں جان مؤکدات سنن، مؤکدہ سنتیں (ف) فرض میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنتِ مؤکدہ واجب کے قریب ہے تراویح میں سنت علی الکفایہ ہے رمضان کے وتر میں مستحب ہے، اکثر مشائخ کے نزدیک جماعت آزاد اور عاقل بالغ پر واجب ہے جو جماعت میں حاضر ہونے پر قادر ہے اور اسے کوئی عذر درپیش نہیں، بیمار، اپاہج، نابینا معذور ہے، بارش، کیچڑ، آندھی، سخت اندھیرا، پیشاب اور پاخانہ کی سخت حاجت، کھانا حاضر ہو اور بھوک لگی ہوئی ہو وغیرہ عذر ہیں۔ (درمختار)

[1] احق زیادہ حق دار اعلم زیادہ علم والا اقرا قراءت کا زیادہ جاننے والا (ف) حضرت امام اعظم کے نزدیک امام بننے کا زیادہ حقدار وہ ہے جو نماز کے صحیح اور فاسد ہونے کے مسائل کو زیادہ جانتا ہو، ظاہر یہ ہو کہ وہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے اور اسے اتنا قرآن پاک آتا ہو جو نماز کے لئے ضروری ہے، داڑھی منڈنے یا کٹوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے، ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ: لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی،، از امام احمد رضا بریلوی، یہ ضروری ہے کہ وہ بدعقیدہ نہ ہو ورنہ اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی، اگر مسائل نماز کے علم میں برابر ہوں تو وہ امام بنے جو علم قراءت کا زیادہ واقف ہو تاکہ وقف کی جگہ وقف، وصل کی جگہ وصل تشدید کی جگہ تشدید اور تخفیف کی جگہ تخفیف ادا کر سکے [2] صالح تر زیادہ نیک یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی کامل اجتناب کرتا ہو، اسن زیادہ عمر والا خلق پہلے دونوں حرف مضموم اچھا وصف (ف) اگر چند افراد مسائل نماز اور علم قراءت و تجوید میں یکساں ہوں تو زیادہ متقی اور نیک کو ترجیح ہوگی پھر زیادہ عمر والے کو اس کے بعد خوش اخلاقی اور حسن معاملات جو آگے ہو اسے ترجیح ہوگی اس کے بعد ضرورت ہو تو قرعہ اندازی کی جائے یا نمازی جسے امام بنانا چاہیں بنالیں۔

با [1] امامت احق بود اعلم	باز اقرا بمذہب اعظم
باز [2] صالح ترست باز اسن	باز آں کو بود بخلق احسن
[3] مقتدی گر یکے بود با امام	بایدش نزد دست راست قیام
[4] وگر از یک عدد زیادہ شوند	از پسِ پشت ایستادہ شوند
[5] ہم ز تحریمہ تا بوقتِ سلام	جز قراءت کن انچہ کرد امام
[6] در رکوعے کہ شد لحوق ترا	یافتی آں تمام رکعت را

[3] دست راست، دایاں ہاتھ،

(ف) امام کے ساتھ اگر ایک ہی مقتدی ہو خواہ نابالغ بچہ ہی ہو تو اسے دائیں جانب اپنے برابر کھڑا کرے یہی ظاہر الروایۃ ہے، حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ مقتدی کے پاؤں کی انگلیاں امام کی ایڑی کے قریب ہونی چاہئیں (ہدایہ) [4] ایستادہ شوند کھڑے کئے جائیں (ف) مقتدی ایک سے زیادہ ہوں اگرچہ ایک بالغ اور دوسرا نابالغ ہو انہیں پیچھے کھڑا کیا جائے، اسی طرح اگر ایک عورت اقتدا کرے تو اسے بھی پیچھے کھڑا کیا جائے [5] ترجمہ: تکبیر تحریمہ سے سلام کے وقت تک قراءت کے علاوہ وہی کچھ کرو جو امام کرے (ف) احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قراءت کرنا مکروہ ہے مسئلہ: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر انہیں امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے (۱) دعائے قنوت اگر مقتدی یہ سمجھے کہ میں دعا پڑھ کر رکوع میں شامل نہیں ہوسکوں گا، اگر شامل ہوسکتا ہے تو پڑھے (۲) پہلا قعدہ (۳) عید کی تکبیریں (۴) سجدۂ تلاوت (۵) سجدۂ سہو، چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں کرے تو مقتدی نہ کرے (۱) عید کی تکبیریں زیادہ کہہ دے (۲) جنازہ کی تکبیریں زیادہ کہہ دے (۳) رکن زیادہ کردے مثلاً تین سجدے کرے (۴) پانچویں رکعت کی طرف کھڑا ہو جائے، آٹھ چیزیں مقتدی کہے گا امام کہے یا نہ کہے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کا اٹھانا (۲) ثنا، سبحانک اللّٰھم (۳) رکوع و سجود کی تکبیر (۴) ربنا لک الحمد کہنا (۵) رکوع و سجود کی تسبیح (۶) تشہد (۷) سلام (۸) تکبیرات تشریق (درمختار، باب الوتر والنوافل) [6] لحوق ملنا (ف) مقتدی اگر رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا تو اسے پوری رکعت مل گئی۔

[1] بعد ازاں، رکوع کے بعد قیام دگر، دوسرا قیام مشمر نہ گن، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از شمردن (ف) رکوع کے بعد جماعت میں شامل ہونے والے کو یہ رکعت نہیں ملی اگرچہ قومہ میں شریک ہو، [2] ترجمہ: تجھ سے پہلے امام نے جو رکعت ادا کی ہے جب امام سلام پھیرے اسے ادا کرو (ف) مقتدی دوسری رکعت میں شریک ہوا امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ پہلی رکعت ادا کرے گا یعنی ثنا، تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے، حضرت مصنف نے اس کے لئے قضا کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ یہ رکعت اپنی جگہ سے مؤخر ہوگئی ہے، بجائے اس کے کہ ابتدا میں ادا کی جاتی تین رکعتوں کے بعد ادا کی جارہی ہے [3] میان درمیان شارع عام، عام راستہ (ف) اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان نہر حائل ہو جس میں کشتی چل سکتی ہو اگرچہ چھوٹی کشتی ہی ہو یا عورتوں کی صف حائل ہو اور درمیان میں ایک ہاتھ اونچا پردہ نہ ہو اور وہ عورتیں قدآدم بلند جگہ پر بھی کھڑی نہ ہوں یا درمیان میں ایسا راستہ ہو جہاں ریڑھا اور گڈا گزر سکتا ہو تو ان صورتوں میں مقتدیوں کی نماز نہ ہوگی (درمختار) [4] ترجمہ: فرض اور سنت نمازوں کی رکعتیں [5] اس شعر میں فرضوں کی رکعتیں بیان کی گئی ہیں۔ ظہر عصر اور عشا میں چار چار رکعتیں مغرب میں تین اور فجر میں دو دو رکعتیں فرض ہیں (ف) کہتے ہیں کہ ان پانچ وقتوں میں انبیاء کرام نے نفل نمازیں بطور شکرانہ ادا کی تھیں اللہ تعالیٰ نے اس امت پر فرض فرمادیں (۱) زوال کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں ادا کیں بیٹے کے غم کے دور ہونے، جنتی مینڈھے کے نازل ہونے، قد صدقت الرؤیا (تم نے خواب کو سچ کر دکھایا) کی ندا اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صبر کرنے کے شکریہ کے طور پر (۲) عصر کے وقت حضرت یونس علیہ السلام نے چار رکعتیں ادا کیں کہ انہیں لغزش کی تاریکی، رات کی تاریکی، پانی کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی سے نجات ملی (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غروب آفتاب کے بعد تین رکعتیں ادا کیں اپنی ذات سے خدائی کی نفی کرنے، اپنی والدہ سے خدائی کی نفی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے لئے خدائی ثابت کرنے کے لئے (۴)، عشا کے وقت موسیٰ علیہ السلام نے چار رکعتیں ادا کیں وہ مدین سے چلے تو راستہ غائب ہوگیا اس وقت انہیں کئی غم تھے اہلیہ محترمہ کا غم، اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا غم، اپنے دشمن فرعون کا غم اور اولاد کا غم جب انہیں وادی کے کنارے سے ندا کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے سب غم دور کردئے تو انہوں نے چار رکعتیں بطور شکرانہ ادا کیں (۵) فجر کے وقت حضرت آدم علیہ السلام نے دو رکعتیں ادا کیں کیونکہ جب وہ زمین پر آئے اور رات کی تاریکی چھاگئی تو انہیں اضطراب لاحق ہوا کیونکہ جنت میں رات نہیں تھی پھر جب صبح صادق نمودار ہوئی تو انہوں نے رات کی تاریکی کے دور ہونے اور دن کی روشنی کے لوٹ آنے پر دو رکعتیں ادا کیں، یہ نوافل جو انبیاء کرام نے بطور شکرانہ ادا کئے تھے امت مسلمہ پر فرض کردئے گئے

[1] بعد ازاں انچہ تا قیام دگر	یابی از ہیچ رکعتش مشمر
[2] کرد پیش از تو رکعتے کہ امام	کن قضا چوں دہد امام سلام
[3] نیست جائز میان قوم و امام	نہر و صفِ زنان و شارعِ عام

[4] رکعات نماز فرض وسنن

[5] چار رکعت بظہر و عصر و عشا	سہ بمغرب بصبح فرض دوتا

(عنایہ حاشیہ ہدایہ ج ۱)

دو بصبح ایں شمار سنتہاست		شش[1] بظہر و دو مغرب و دو عشاست
سجدۂ[2] سہو را شنو از من		
باتشہد دو سجدہ بعد سلام		سجدۂ سہو ہست[3] نزدِ امام
ہم ز تاخیر فرض و واجب داں		ترکِ[4] واجب شمار موجب آں
سجدۂ سہو جز ز سہو امام		نیست[5] بر مقتدی ز سہو تمام

[1] شش چھ (ف) چار سنتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشا کے بعد اور دو صبح سے پہلے، ان میں سب سے زیادہ تاکید فجر کی دو سنتوں کی ہے یہاں تک کہ اگر جماعت ہو رہی ہو اور اتنی گنجائش ہو کہ سنتیں ادا کر کے جماعت میں شرکت کی جا سکتی ہو تو ایک طرف کھڑے ہو کر ادا کی جائیں، یہ مؤکدہ سنتیں ہیں، عصر سے پہلے چار اور عشا سے پہلے چار غیر مؤکدہ سنتیں ہیں، [2] سہو بھول شنو، سُن، صیغہ واحد حاضر فعل امر از شنیدن ترجمہ: سجدۂ سہو مجھ سے سُن [3] ترجمہ: امام اعظم کے نزدیک سجدۂ سہو، سلام کے بعد تشہد کے ساتھ دو سجدے ہیں (ف) طریقہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد اور دعا سے پہلے ایک طرف سلام پھیرا جائے پھر دو سجدے معمول کے مطابق کئے جائیں اس کے بعد دعا اور درود شریف سمیت التحیات پڑھ کر سلام پھیرا جائے، امام شافعی کے نزدیک سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر سجدہ کسی کمی کی بنا پر ہے تو سلام سے پہلے کیا جائے اور اگر زیادتی کی بنا پر ہے تو بعد میں کیا جائے، [4] ترک چھوڑنا، شمار گن موجب واجب کرنے والا (ف) سجدۂ سہو کے واجب ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) واجب چھوٹ جائے مثلاً پہلا قعدہ رہ جائے یا سورۂ فاتحہ رہ جائے، سنت یا فرض کے چھوٹ جانے سے سجدہ لازم نہیں فرض رہ گیا تو نماز ہی نہ ہوگی (۲) فرض کی تاخیر ہو جائے مثلاً التحیات میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی مقدار زائد ہونے سے تیسری رکعت لیٹ ہو گئی تو سجدہ لازم ہوگا (۳) ایک نسخے میں فرض اور واجب کے درمیان واؤ عاطفہ ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ واجب کی تاخیر سے سجدہ لازم ہوگا مثلاً سورۂ فاتحہ سورت کے بعد پڑھی تو سجدہ لازم ہوگا (لطیفہ) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں امام اعظم سے پوچھا جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے تم نے اس پر سجدہ کیوں لازم قرار دیا ہے؟ حضرت امام نے عرض کیا اس لئے کہ اس نے درود شریف بھول کر پڑھا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اس جواب کو پسند فرمایا (مستفاد از صنائع) [5] (ف) مقتدی کو جتنے سہو بھی واقع ہو جائیں اس پر سجدہ نہیں البتہ امام کے سہو کی وجہ سے اس پر سجدہ لازم ہوگا اسی طرح مسبوق (بعد میں شریک ہونے والا) امام کے ساتھ سجدہ کرے گا اگرچہ اس کے شامل ہونے سے پہلے امام کو سہو واقع ہوا ہو (صنائع)

ہست یکساں بمذہب اعظم		حکم[1] مسبوق و منفرد باہم
سجدہ ہائے تلاوت است[2] چناں		
سجدہ بر قاریست و سامع آں		چاردہ[3] آیتست در قرآں
باز در رعد و نحل نیست خلاف		اولیں[4] سجدہ است در اعراف
باز در حج شمار و فرقاں ہم		پس[5] دو اسرار و باز در مریم
ہم بر تنزیل سجدہ ہم در صاد		باز در نمل[6] سجدہ کن بنیاد
نیز در نجم و انشقاق و علق		کن بحم[7] سجدہ سجدۂ حق

[1] مسبوق وہ مقتدی جس سے پہلے امام پوری یا کچھ نماز پڑھ چکا ہو مثلاً تشہد کے آخر یا سجدۂ سہو میں آکر شریک ہوا منفرد تنہا، یکساں ایک جیسے (ف) ایک شخص تیسری رکعت میں جماعت میں شامل ہوا وہ مسبوق ہے، وہ باقی ماندہ پہلی دو رکعتوں کے ادا کرنے میں تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح ہوگا اگر اس سے کوئی واجب رہ گیا تو اسے سجدہ لازم ہوگا (فوٹ) مقتدی کی تین قسمیں ہیں (۱) مُدرِک جو اول سے آخر تک امام کے ساتھ رہا (۲) مسبوق اس کی تعریف ابھی گزری ہے (۳) لاحق جو امام کے ساتھ شریک ہوا پھر کسی عارضے کی وجہ سے پوری یا کچھ نماز میں شریک نہ رہ سکا [2] تلاوت کے سجدے اس طرح ہیں [3] چاردہ چودہ قاری پڑھنے والا، سامع سننے والا ترجمہ: قرآن پاک میں چودہ آیتیں ہیں جن کے پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہے (ف) آیت سجدہ اتنی آواز سے پڑھی جائے کہ کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے یا سنی جائے خواہ ارادے کے بغیر ہی ہو سجدہ واجب ہو جائے گا، مسئلہ آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی اسے ادا یا قضا کا حکم ہو لہٰذا اگر کافر یا مجنون (جس کا جنون ایک دن رات سے زیادہ ہو) یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سُنی تو اس پر واجب ہو گیا، پرندے کی زبانی سننے سے سجدہ واجب نہیں، (بہارِ شریعت حصہ چہارم) [4] اولیں پہلا، خلاف اختلاف (ف) (۱) سورۂ اعراف آخری رکوع پ۹ (۲) سورۂ رعد، رکوع ۲ پ۱۳ (۳) سورۂ نحل رکوع ۶ پ۱۴ [5] (۴) سورۂ اسرا رکوع ۱۲ پ۱۵ (۵) سورۂ مریم رکوع ۴ پ۱۶ (۶) سورۂ حج، رکوع ۲ پ۱۷ (۷) سورۂ فرقان، رکوع ۵ پ۱۹ (ف) سورۂ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے (بہار شریعت، حصہ چہارم) [6] کن بنیاد، قائم کر (ف) (۸) سورۂ نمل، رکوع ۲ پ۱۹ (۹) سورۂ تنزیل رکوع ۲ پ۲۱ (۱۰) سورۂ ص، رکوع ۲ پ۲۳ [7] (۱۱) سورۂ حٰم، رکوع ۵ پ۲۴ (۱۲) سورۂ نجم، آخری رکوع پ۲۷ (۱۳) سورۂ انشقاق پ۳۰ (۱۴) سورۂ علق، پ۳۰

۱؎ مریض کی نماز کا بیان ۲؎ عاجز بے بس قیام کھڑا ہونا تمام مکمل (ف) عاجز آنے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہونے سے بیماری کے بڑھنے کا صحیح خوف ہو، یا سر چکرا تا ہو، یا شدید درد ہو یا پیشاب بہ نکلے، ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہو تو کم از کم فرض اور واجب کھڑا ہو کر پڑھے (صنائع) ۳؎ درماند عاجز ہوا اشارت، اشارہ باید خواند پڑھنی چاہیے (ف) جو شخص رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے، لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہو، مریض اگر کھڑا ہو سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا تو وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور یہی افضل ہے، اگرچہ کھڑا ہو کر اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہے (بہارِ شریعت) ۴؎ تواند اگر، اگر طاقت نہیں رکھتا، نشستہ بیٹھ کر، رو بقبلہ، چہرہ قبلہ شریف کی طرف، پشت دراز، کمر لمبی یعنی لیٹ کر ۵؎ ایما اشارہ (ف) اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ دائیں یا بائیں پہلو پر شمالاً اور جنوباً لیٹ کر یا پشت کے بل لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کر کے، لیکن پاؤں پھیلائے نہیں کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے تا کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے، اور اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، پھر اگر چھ نمازوں سے کم یہ حالت رہی تو بعد میں قضا کرے اور چھ یا اس سے زیادہ رہ گئیں تو قضا بھی نہیں، (بہارِ شریعت) ۶؎ سفر میں تجھے اس طرح نماز ادا کرنی چاہیے ۷؎ دوگانہ، دو رکعت چہار گانی، چار رکعت والی نماز (ف) مقیم پر جس نماز کی چار رکعتیں فرض ہیں مسافر اس کی دو رکعتیں ادا کرے گا، خواہ اس کا سفر گناہ کے ارادے سے ہی ہو، مسافر نے دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھیں اور دو رکعت کے بعد قعدہ کیا تو اس کی نماز ہو گئی پہلی دو رکعتیں فرض آخری دو نفل، لیکن اس طرح کرنے سے گنہگار ہوا کہ اس نے واجب کو ترک کر دیا اور اگر پہلا قعدہ ادا نہیں کیا تو یہ سب رکعتیں نفل ہو گئیں، فرض ادا نہیں ہوا۔ (بہارِ شریعت)

۱؎ در نماز مریض ہست بیاں

۲؎ عاجز آید مریض گر ز قیام
گو نشستہ کند نماز تمام

۳؎ از رکوع و سجود گر درماند
باشارت نماز باید خواند

۴؎ نتواند اگر نشستہ نماز
رو بقبلہ کند بہ پشت دراز

۵؎ پس بایما کند نماز ادا
تا سرش راست طاقتِ ایما

۶؎ در سفر بایدت نماز چناں

۷؎ در سفر آوری دوگانہ بجا
فرضہای چہار گانی را

۱؎ چل پنج، پینتالیس سیر چلنا، سفر کرنا قصد ارادہ (ف) شرعی طور پر مسافر وہ ہے جو تین دن کی مسافت کے ارادے سے بستی سے باہر نکلا ہو، خشکی کے راستے درمیانی رفتار سے صبح صادق سے لے کر دن ڈھلے تک تین دن کی مسافت کا ارادہ کر کے آبادی سے باہر نکلنے والا مسافر ہے، حضرت مصنف نے اس مسافت کی مقدار پینتالیس میل بتائی ہے، امام احمد رضا بریلوی کی تحقیق کے مطابق ساڑھے ستاون میل ہے (بہارِ شریعت، فتاوٰی رضویہ) (نوٹ) یہ ضروری ہے کہ مسافتِ سفر مسلسل طے کرنے کا ارادہ ہو، ۲؎ قصر چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھنا افطار، روزہ نہ رکھنا (ف) وطن دو قسم ہیں (۱) وطن اصلی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں اس طرح سکونت اختیار کر لی کہ وہاں سے جانے کا ارادہ نہیں (۲) وطن اقامت جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا (بہارِ شریعت) جیسے آئندہ دو شعروں میں ہے، جب کوئی شخص بستی سے باہر جائے تو چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھے اور چاہے تو روزہ نہ رکھے، یہ مطلب نہیں کہ رکھا ہوا روزہ توڑ دے ۳؎ معمورہ آبادی انجام آخر وقف ٹھہرنا پانزدہ پندرہ ۴؎ تا نیائی جب تک تو نہ آئے بروں باہر خویشتن را، اپنے آپ کو (ف) مسافر کسی آبادی میں پہنچ کر ایک جگہ پندرہ دن قیام کا ارادہ کرے تو وہ اس جگہ مقیم ہو گا، جنگل یا بے آباد جزیرے میں مقیم نہ ہو گا اگرچہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے، اگر خانہ بدوش پانی اور گھاس والی جگہ پندرہ دن کے ارادے سے ٹھہریں گے تو مقیم ہوں گے ۵؎ بے ارادت، ارادہ کے بغیر (ف) مسافر جونہی اپنے شہر میں داخل ہو گا اس کا سفر ختم ہو جائے گا خواہ وہ قصداً داخل ہوا یا بلا قصد، مثلاً وہ اپنے شہر سے گزرتا ہوا کہیں اور جا رہا ہے ۶؎ بیروں باہر، دواب چار پائے، جمع دابہ، سفینہ کشتی ایما اشارہ ۷؎ پست نیچا رو با آنسو منہ اس طرف سیر چلنا (ف) شہر سے باہر سواری یا کشتی پر نفل اشارے سے پڑھے جا سکتے ہیں، رکوع کی نسبت سجدے میں زیادہ جھکا جائے۔

۱؎ رہ چل پنج میل باشد گر
سیر بر قصد آں رہست سفر

۲؎ قصر و افطار آنگہی شاید
کہ ز شہر وطن بروں آید

۳؎ چوں بمعمورۂ کنی انجام
نیت وقف پانزدہ ایّام

۴؎ تا نیائی بروں بقصدِ سفر
خویشتن را دراں مقیم شمر

۵؎ گر گزر در وطن شود حاصل
بے ارادت سفر شود باطل

۶؎ ہست بیروں ز شہر نفل روا
بر دواب و سفینہ از ایما

۷؎ سجدہ را از رکوع پست کند
رو بآنسو کہ سیر ہست کند

۱؎ اب معذور کا حکم پڑھو ۲؎ عارض لاحق ناقض توڑنے والا (ف) جس شخص کو ایسا مرض لاحق ہو جائے جو ناقض وضو ہو مثلاً سلسل البول، یا ہوا کا خارج ہونا یا زخم سے خون کا بہتے رہنا تو وہ معذور ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ جس کا آئندہ شعر میں ذکر ہے، ۳؎ ترجمہ: جب اس پر ایک نماز کا وقت اس طرح گزر گیا کہ اسے وضو اور نماز کی فرصت نہیں ملی (ف) کسی شخص کو معذور اس وقت قرار دیا جائے گا کہ جب نماز فرض کا پورا وقت اس طرح گزر جائے کہ اسے وضو کر کے فرض ادا کرنے کا موقع نہ ملے اور وہ عارضہ بار بار لاحق ہوتا رہے ۴؎ تا نیابد جب تک نہ آئے باز پھر حدث ناقض وضو (ف) گزشتہ شعروں میں عذر کے شروع ہونے کی شرط بیان کی تھی، اس شعر میں عذر کے باقی رہنے کی شرط ہے کہ جب تک وہ عذر ہر نماز کے وقت میں ایک دفعہ آتا رہے گا وہ شخص معذور رہے گا اور اگر کسی وقت میں وہ عذر بالکل لاحق نہیں ہوا تو عذر ختم سمجھا جائے گا اس کے بعد پھر شروع ہونے کے لئے وہی شرط ہوگی کہ ایک وقت میں اس کثرت سے آئے کہ وضو اور نماز کی مہلت نہ ملے۔

حکمِ معذور را کنوں بر خواں ۱؎

ہر کرا شد چنیں مرض عارض ۲؎ — کاں برای وضو بود ناقض

رفت چوں وقت یک نماز برو ۳؎ — کہ نشد فرصت نماز و وضو

ہست معذور تا نیابد باز ۴؎ — آں حدث در تمام وقت نماز

بہر ہر وقت یک وضو بکند ۵؎ — زاں حدث آں وضو نمی شکند

لیک ناقض خروج وقت شمر ۶؎ — با تمام نواقض دیگر

ہست ذکرِ نمازِ خوف اینجا ۷؎

چوں بود در نماز بیم غنیم ۸؎ — گو کہ سازد امیر فوج دو نیم

۵؎ ترجمہ: ہر وقت کے لئے ایک وضو کر لے اس ناقض سے وہ وضو نہیں ٹوٹے گا (ف) نماز کا وقت شروع ہونے پر معذور وضو کرے اور جتنی نمازیں فرض واجب اور نفل ادا اور قضا کرنا چاہے کرے، اس حدث کی بنا پر وقت کے اندر دوبارہ وضو کرنا لازم نہ ہوگا کوئی دوسرا حدث پایا گیا تو وضو کرنا پڑے گا، کپڑا اور مکان اگر اتنا پلید ہے کہ اس کا دھونا واجب ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ نماز کے دوران پلید نہ ہوگا تو دھونا واجب ہے ورنہ مجبوری ہے ۶؎ خروج نکلنا شمر گن (ف) فرض نماز کا وقت گزرنے پر وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً وضو کر کے فجر کی نماز ادا کی تو سورج نکلنے سے وضو جاتا رہا اور اگر وقت سے پہلے وضو کیا تو وقت کے داخل ہونے سے نہ ٹوٹے گا، مثلاً زوال سے پہلے وضو کیا تو ظہر کا وقت شروع ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کوئی دوسرا ناقض پایا گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ۷؎ ترجمہ: اس جگہ نماز خوف کا ذکر ہے ۸؎ بیم خوف غنیم دشمن گو کہ سازد بنائے امیر امام دو نیم دو حصے (ف) اگر نماز کا وقت ہو چکا ہو اور خطرہ ہو کہ سارا لشکر جماعت میں شریک ہو گیا تو دشمن حملہ آور ہو جائے گا اور دشمن کا قریب ہونا یقینی ہو تو امام لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دے۔

۱؎ بگزارد ادا کرے، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از گزاردن بگمارد مقرر کرے، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از گماشتن، ترجمہ: امام آدھے حصے کے ساتھ نماز ادا کرے دوسرے آدھے حصے کو دشمن کے مقابل مقرر کرے ۲؎ جا کند کھڑی ہو جائے مقابل سامنے اعدا جمع عدو، دشمن ترجمہ: جب یہ فوج پوری نماز ادا کر لے تو دشمن کے سامنے جا کر کھڑی ہو جائے ۳؎ فوج ثانی، فوج کا دوسرا حصہ تمام مکمل از ایں ہا ان ہی لوگوں سے (ف) جب لشکر کا ایک حصہ نماز ادا کر کے چلا گیا تو اب وہ حصہ آ کر نماز پڑھے جو دشمن کے سامنے کھڑا تھا اور ان ہی میں سے ایک شخص امام بنا دیا جائے، یہ اس وقت ہے جب پوری فوج ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر مصر نہ ہو، ۴؎ جست تلاش کیا اقتدا مقتدی بننا، کسی کے پیچھے نماز پڑھنا برگیر حاصل کر (ف) اگر لشکر کے دونوں حصے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کریں تو ایک حصہ دشمن کے سامنے کھڑا ہو دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو گروہ ۱ دشمن کے مقابل چلا جائے اور گروہ ۲ آ کر امام کے پیچھے دوسری رکعت پڑھے، جب امام تشہد کے بعد سلام پھیر دے تو یہ دشمن کے سامنے چلے جائیں اور اگر چاہیں تو یہیں نماز پوری کر لیں، اب گروہ ۱ آ کر ایک رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور تشہد کے بعد سلام پھیر کر چلا جائے اور اگر چاہیں تو اپنی جگہ ہی پڑھ لیں، پھر اگر گروہ ۲ نے نماز مکمل نہیں کی تو اس جگہ آ کر یا اپنی جگہ ہی ایک رکعت قرأت کے ساتھ پڑھے اور تشہد کے بعد سلام پھیر دے، یہ اس وقت ہے جب دو رکعتیں ادا کرنا ہوں مثلاً فجر، جمعہ، عید یا مسافر نے چار رکعت والی نماز کی دو رکعتیں پڑھنا ہوں اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو امام ہر گروہ کو دو دو رکعت پڑھائے اور مغرب کی نماز ہو تو پہلے گروہ کو دو اور دوسرے کو ایک پڑھائے (بہار شریعت)

پس ۱؎ بہ نیمے نماز بگزارد	نیم را بر غنیم بگمارد
کرد ۲؎ ایں فوج چوں نماز ادا	جا کند در مقابل اعدا
فوج ۳؎ ثانی کند نماز تمام	ہم از ایں ہا کند امیر امام
جست ۴؎ گر ہر یک اقتدا بامیر	حکمش از کنز فارسی برگیر
خوف گر سخت ۵؎ شد کنند ادا	بے جماعت سوار از ایما

مفسداتِ ۶؎ نماز یاد نما

۵؎ ترجمہ: اگر خوف سخت ہو تو جماعت کے بغیر سواری پر اشارے سے نماز ادا کریں (ف) ایسی صورت میں جس طرف بھی منہ ہو نماز ادا کی جا سکتی ہے، اس وقت جماعت نہیں ہو سکتی، ہاں ایک گھوڑے پر دو شخص سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے، سواری پر فرض نماز اس وقت ہو سکتی ہے جب دشمن ان کا تعاقب کر رہا ہو اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی (بہار شریعت) (نوٹ) اس سے نماز کی شدید اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایسے خطرناک حالات میں بھی معاف نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے ۶؎ مفسدات جمع مفسد، فاسد کرنے والا، نما صیغہ واحد حاضر فعل امر از نمودن، دکھانا، کرنا۔

[1] بروفق، موافق نعماں امام اعظم ابوحنیفہ اکل کھانا شرب پینا (ف) نماز میں کھانا یا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تِل جائے بغیر نگل لیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا نماز جاتی رہی،
مسئلہ: دانتوں میں کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے کے برابر ہے تو فاسد ہوگئی، منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگی، صرف مٹھاس منہ میں ہو تو فاسد نہ ہوگی،
(بہارِ شریعت حصہ سوم) [2] بشر انسان تواں درخواست، مانگی جا سکتی ہے (ف) کلام مفسد نماز ہے عمداً ہو یا خطأً یا سہواً،

ہست بروفقِ مذہبِ نعماں [1]	در نماز اکل و شرب ناقض آں
ہم کلامست و ہم دعا ز خداست [2]	آں دعا کز بشر تواں درخواست
ہم سجودست در مکان پلید [3]	ہم تنحنح چو نیست عذر پدید
نیز خواندن نوشتہ را ز کتاب [4]	نیز ترجیع و مثل آں بجواب
نالہ و ضحک و گریہ بصداست [5]	غیر آں گریہ کز پئے عقبیٰ است

سوتے میں ہو یا بیداری میں، اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کر دیا یا اس کو معلوم نہ تھا کہ کلام سے نماز فاسد ہو جائے گی، خطا کے یہ معنی ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے یاد نہ رہا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں، مسئلہ کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاحِ نماز کے لئے ہے یا نہیں، مثلاً امام بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا مقتدی نے کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا تو نماز جاتی رہی
مسئلہ: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے مفسدِ نماز ہے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ اے اللہ! مجھے کھانا کھلا اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ اے اللہ مجھے بیوی عطا فرما (بہارِ شریعت) [3] تنحنح تا اور پہلا نون مفتوح دوسرا نون مضموم کھانسنا، پدید ظاہر (ف) پلید جگہ بغیر کسی حائل کے سجدہ کیا یا ہاتھ یا گھٹنے رکھے نماز فاسد ہوگئی اگرچہ وہ سجدہ دوبارہ پاک جگہ کر لے، کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اُخ نماز جاتی رہے گی جب کہ نہ عذر ہو نہ صحیح غرض، اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو (بے اختیار کھانسی آ جائے) یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام کو غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی (بہارِ شریعت) [4] خواندن پڑھنا نوشتہ لکھا ہوا، ترجیع اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہنا (ف) نماز میں قرآن شریف سے دیکھ کر پڑھنا مطلقاً مفسدِ نماز ہے یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا ہے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسدِ نماز ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو اور قرآنِ پاک یا محراب پر صرف نظر ہو تو حرج نہیں، مسئلہ: بُری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہا یا الفاظِ قرآن سے کسی کو جواب دیا نماز فاسد ہوگئی مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا ہے اس نے جواب دیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اسی طرح اگر یحییٰ نام کے کسی شخص کو کہا یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ نماز جاتی رہی (بہارِ شریعت)
[5] نالہ رونا ضحک اس طرح ہنسنا کہ پاس والے آدمی کو سنائی دے سکے گریہ رونا صدا آواز عقبیٰ آخرت (ف) آواز سے ہنسنے یا رونے سے اگر دو حرف سرزد ہوں تو اس کی دو صورتیں ہیں (۱) خوشی یا تکلیف کی وجہ سے ہے تو نماز فاسد (۲) جنت یا دوزخ کی یاد میں ہے تو نماز فاسد نہیں، (بہارِ شریعت)

[1] ترجمہ: وہ کام کرنا جو کثیر ہے، کسی شرط یا فرض کو کوتاہی سے ترک کرنا (ف) عملِ کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے عملِ قلیل نہیں، وہ عمل جو اعمالِ نماز میں سے نہیں اور نماز کی اصلاح کے لئے بھی نہیں کیا گیا اور اس کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے والا ظنِ غالب سے یہ سمجھے کہ وہ نماز میں نہیں تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والا شک میں مبتلا ہو جائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے (بہارِ شریعت ملخصاً) اسی طرح اگر عذر کے بغیر کوئی شرط ترک کر دی مثلاً کپڑا یا بدن یا جگہ پاک نہیں یا کسی رکن کو ترک کیا جو اس نماز میں ادا نہیں کیا تو نماز فاسد ہوگی [2] بدار رکھ، صیغہ واحد حاضر فعل امر حاضر از داشتن، ترجمہ: نماز کو کراہت سے پاک رکھ [3] نکنی نہ کر، سنن جمع سنت

کردنِ آں عمل کہ ہست کثیر [1]	ترک شرطے و فرضے از تقصیر
از کراہت نماز پاک بدار [2]	
نکنی ترک سنتے ز سنن [3]	کز کراہت بود نماز ایمن
نیست گر عذر و ہست کار قلیل [4]	کردنش ناسزا بود بے قیل
بتکاسل نماز کردن باز [5]	کردن اندر لباس بذلہ نماز
نقشِ حیواں بثوب و مسجد ہم [6]	مگر اندر قفا و زیر قدم
قوم زیر و امام بر دکاں [7]	نیز علتش ازیں قبیلہ بداں

ایمن محفوظ، بے خوف (ف) واجب یا سنتِ مؤکدہ کے ترک کرنے سے کراہتِ تحریمی اور سنتِ غیر مؤکدہ اور ادب کے ترک کرنے سے کراہتِ تنزیہی لازم آئے گی، جو نماز کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب اور جو کراہتِ تنزیہی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا مستحب ہے (صنائع) [4] ناسزا نامناسب، بے قیل بغیر اختلاف کے ترجمہ: اگر عذر نہیں اور عملِ قلیل ہے تو اس کا کرنا بے شک نامناسب ہے۔
(ف) مثلاً دامن یا آستین سے اپنے آپ کو ہوا پہنچانا جب کہ ایک دو بار ہو یا ایک آدھ بار کپڑے کو درست کرنا [5] تکاسل سستی لباسِ بذلہ عام پہننے کے کپڑے جن کے ساتھ بڑوں کی مجلس میں نہیں جاتا، یا وہ کپڑے جو گھر میں کام کاج کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں (ف) اگر دوسرے کپڑے موجود ہوں تو ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے ورنہ نہیں [6] نقشِ حیواں، جاندار کی تصویر، ثوب کپڑا مسجد سجدے کی جگہ، نماز کے لئے مقرر کی ہوئی جگہ، قفا گدی، پشت زیر نیچے قدم پاؤں (ف) نمازی کے دائیں، بائیں یا سجدے کی جگہ جاندار کی تصویر ہو یا چھت میں ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہے اگر پیچھے ہو تو اس میں اختلاف ہے لیکن زیادہ ظاہر یہ ہے کہ پھر بھی مکروہ ہے اگر پاؤں کے نیچے ہے یا بے جان کی تصویر ہے تو حرج نہیں [7] دکاں بلند جگہ جس کی بلندی واضح طور پر ممتاز ہو ازیں قبیلہ اسی قسم سے (ف) تنہا امام کا بلند جگہ کھڑا ہونا جہاں وہ صاف طور پر بلند دکھائی دے، اسی طرح صرف امام نیچے اور مقتدی بلند جگہ کھڑے ہوں مکروہ ہے اور خلافِ سنت ہے۔

ہم بمحراب انفراد امام[1]	کہ ہم آنجا شدش سجود و قیام
نماز قضا قدم بسپار[2]	
فرض باشد قضای فرض تلف[3]	غیر جمعہ کہ ظہر او ست خلف
ہمہ اوقات وقت ادا انگار[4]	جز طلوع و غروب و نصف نہار
بحضر در قضائے فرض سفر[5]	قصر در چارگانہ اش بہ شمر
ہست ترتیب در ادای قضا[6]	ہم ضرورست در قضا و ادا

[1] محراب وہ جگہ جو امام کے کھڑے ہونے کے لئے بنائی جاتی ہے، انفراد تنہا ہونا (ف) تنہا امام کا محراب میں کھڑے ہونا اور سجدہ کرنا مکروہ ہے اور اگر محراب میں چند مقتدی بھی اس کے پیچھے ہوں تو حرج نہیں اسی طرح اگر امام مسجد میں کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں کرے تو بھی حرج نہیں [2] قضا نماز کا وقت کے بعد پڑھنا، بسپار سپرد کر، بڑھا، صیغہ واحد حاضر فعل امر از سپاردن ۔ ترجمہ: نماز قضا کے لئے قدم بڑھا [3] تلف فوت شدہ خلف قائم مقام (ف) جو فرض نماز وقت پر ادا نہ کی جاسکے اس کا قضا کرنا فرض ہے جب تک قضا نہ کی جائے گی ذمہ پر باقی رہے گی [4] وقت ادا، نماز پڑھنے کا وقت ادا ہو یا قضا انگار، لکھ، صیغہ واحد حاضر فعل امر از انگاشتن طلوع سورج کا نکلنا غروب سورج کا ڈوبنا نصف النہار دن کا درمیان (ف) ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض، نہ واجب، نہ نفل، نہ ادا، نہ قضا، یونہی سجدہ تلاوت وسجدہ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی تاخیر حرام ہے، حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد یہ ہے کہ صبح صادق کے نمودار ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک آج جو وقت ہے اس کے برابر، برابر دو حصے کریں پہلے حصے کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا و ممانعت ہر نماز ہے (بہارِ شریعت) [5] حضر حالت اقامت، گھر میں ہونا ۔ قصر چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھنا چارگانہ چار رکعت والی نماز (ف) چار رکعتوں والی نماز سفر میں قضا ہوئی گھر آکر دو رکعتیں ہی پڑھی جائیں گی، اسی طرح گھر میں قضا شدہ نماز سفر میں پڑھی تو چار رکعتیں ہی پڑھی جائیں گی [6] ترتیب ہر نماز کو اپنی باری پر پڑھنا (ف) جس شخص کی چھ فرض نمازیں قضا نہ ہوں وہ صاحب ترتیب ہے اس کی اگر پانچ نمازیں وتروں سمیت قضا ہیں تو اس پر فرض ہے کہ انہیں ترتیب وار پڑھے پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا اور وتر اسی طرح پہلے قضا نمازیں پڑھے پھر ادا کرے، قضا یاد ہوتے ہوئے ادا کرنا ناجائز ہے۔

جمع شش فائتست مسقط آں[1]	نیز در وقت ضیق و ہم نسیاں
نیست عیدین را قضا در کار[2]	لیک واجب قضائے وتر شمار
سنت قبل ظہر شد چو قضا[3]	بہ کہ آرند بعد فرض ادا
سنت فجر با فریضہ آں[4]	گر تلف شد قضاش سنت دان
لیک با فرض قبل وقت زوال	نیست از باقی سنن ہمہ حال
ہشت اندر نماز وتر ایں باب[5]	
بازاں واجبات می دارند[6]	کہ سہ رکعت ز وتر بگزارند

[1] شش چھ فائت فوت شدہ، قضا مسقط آں، ترتیب کو ساقط کرنے والا ضیق تنگی نسیاں بھول جانا (ف) ترتیب کے ساقط ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) چھ یا اس سے زیادہ نمازیں قضا ہوگئیں (۲) ادا نماز کا وقت اتنا تنگ ہے کہ قضا نماز مختصر طور پر پڑھے سے بھی وقت جاتا رہے گا تو پہلے وقتی ادا کرے (۳) قضا نماز یاد نہ رہے، اب اگر ادا کے بعد یاد آئی تو وقتی ہوگئی اور اگر وقتی پڑھنے کے دوران قضا یاد آگئی تو وقتی گئی (بہارِ شریعت) [2] عیدین دو عیدیں (ف) امام نے نماز عید جماعت کے ساتھ ادا کی تو جس شخص کو جماعت نہیں مل سکی وہ نماز عید کی قضا نہیں کرے گا البتہ واجب ترک کرنے سے گناہگار ہوگا دوسری جگہ عید میں شرکت کرسکتا ہے تو کوشش کرے، نماز عید چاشت کے قائم مقام ہے لہٰذا عید فوت ہو گئی تو مستحب ہے کہ دو یا چار رکعت نماز چاشت ادا کرے (صنائع) البتہ وتر کی قضا واجب ہے [3] قبل ظہر، ظہر سے پہلے بہ بہتر آرند لائیں، صیغہ جمع غائب فعل مضارع از آوردن (ف) ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی دو سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے (بہارِ شریعت) [4] ترجمہ: فجر کی سنتیں فرضوں سمیت فوت ہوجائیں تو ان کی قضا سنت جان [5] لیکن زوال سورج کا سر سے ڈھلنا نیست قضا نہیں ہے (ف) فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھلی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں، فجر کے علاوہ دوسری سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں (بہارِ شریعت حصہ چہارم) [6] ترجمہ: یہ باب نماز وتر میں ہے [7] می دارند رکھتے ہیں، قرار دیتے ہیں، صیغہ جمع غائب فعل حال از داشتن، بگزارند ادا کریں، صیغہ جمع غائب فعل مضارع از گزاردن (ف) وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے، وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہوسکتی، نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے۔ (بہارِ شریعت)

نیز[1] در رکعت اخیر از اں ہست[2] وقتش تمام وقت عشا	بعد سورت قنوت واجب داں لیک[3] اں پس کہ فرض کردی ادا

نیز[4] حکم نماز شک دریاب

گر ترا شک فتد[5] برکعتھا ور شود[6] عادت تو کن ناچار ہر[7] دو سو گر برابر ست ترا	بار اول ز سر شروع نما از تحری بظن غالب کار آنچہ کم باشد اعتبار نما

۱؎ ترجمہ: آخری رکعت میں سورت کے بعد دعاء قنوت بھی واجب جان (ف) وتر میں کسی خاص دعا کا پڑھنا واجب نہیں، بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسری دعا پڑھنے میں بھی حرج نہیں، سب سے زیادہ مشہور دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (بہارِ شریعت) اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے (صنائع) ۲؎ ترجمہ: عشا کا پورا وقت، وتر کا وقت ہے لیکن فرض ادا کرنے کے بعد ۳؎ دریاب حاصل کر، صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن ترجمہ: شک والی نماز کا حکم بھی معلوم کر ۵؎ فتد پڑے، واقع ہو، صیغہ واحد غائب فعل مضارع از افتادن دراصل اُفتد تھا۔ بار اوّل پہلی مرتبہ، زسر ابتدا سے شروع کر۔ نما صیغہ واحد حاضر فعل امر از نمودن (ف) نماز کی رکعتوں میں شک واقع ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا تین اور یہ شک زندگی میں پہلی مرتبہ واقع ہوا ہے تو سلام پھیر کر یا نماز کے منافی کوئی کام کر کے ابتدا سے نماز پڑھی جائے۔ اگر غالب گمان پر عمل کرتے ہوئے نماز پوری کر لی تو یہ نفل ہو جائیں گے اور فرض دوبارہ پڑھنا ہوں گے اور اگر نفل تھے تو ان کی قضا لازم ہوگی (صنائع) ۶؎ ور اور اگر ناچار ضرور تحری تلاش، جستجو، ظن غالب، غالب گمان (ف) اکثر علماء کے قول کے مطابق زندگی میں یا سال میں دوسری مرتبہ شک واقع ہو تو اسے غور و فکر کرنا چاہیے، اگر اس کے نزدیک کوئی جانب راجح ہو تو اسے اختیار کرنا چاہیے ۷؎ دو سو دو جانبیں برابر ہیں تو کم کا اعتبار کر (ف) اگر غور و فکر کرنے کے باوجود کوئی جانب راجح نہیں دونوں جانبیں برابر ہیں تو کم کا اعتبار کیا جائے مثلاً دو یا تین میں شک ہے تو دو بہرصورت یقینی ہیں شک ہے تو تیسری میں لہٰذا دو رکعت قرار دے کر نماز پوری کرے۔

۱؎ قعود بیٹھنا (ف) جب شک یہ ہو کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو اگرچہ دو رکعتوں کو ترجیح دے گا لیکن ہو سکتا ہے تین ہی پڑھی ہوں اور جب ایک رکعت اور پڑھی تو اگرچہ اب تین ہوئیں لیکن ہو سکتا ہے کہ چار پڑھی ہوں اور چار کے بعد آخری قعدہ فرض ہے اس لئے بیٹھ کر التحیات پڑھے اس کے بعد پھر ایک رکعت اور پڑھے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ جہاں پہلے قعدہ کا شبہ ہو وہاں بھی بیٹھے کہ وہ واجب ہے مثلاً ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اسے ایک رکعت قرار دے اور بیٹھ جائے ممکن ہے دو پڑھی ہوں پھر ایک رکعت پڑھے اور بیٹھ جائے کہ اس کے حساب سے دو رکعتیں ہوئی ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے کہ ممکن ہے چار ہوئی ہوں پھر ایک رکعت پڑھے اور بیٹھے کہ اس کے حساب سے چار پوری ہو گئی ہیں۔ (صنائع) ۲؎ اتمام مکمل کرنا (ف) شک کی صورت میں جب کم تعداد پر بنا کی اور جس جگہ فرض یا واجب قعدہ کا شبہ تھا وہاں بیٹھا تو آئندہ رکعت کی تاخیر ہو گئی جو کہ رکن ہے اور رکن کی تاخیر سے سجدہ سہو لازم ہے اس لئے آخر میں سجدہ سہو کیا جائے۔ ۳؎ ترجمہ: پھر نماز جمعہ کا حکم جان ۴؎ مفتیان جمع مفتی، فتوی دینے والا کبار پہلا حرف مکسور جمع کبیر، بڑا (ف) جمعہ کے واجب ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں جس میں کوئی شرط نہ پائی گئی تو اس پر جمعہ واجب نہیں، ادا کرے تو ادا ہو جائے گا۔ بہارِ شریعت میں وجوب جمعہ کے لئے گیارہ شرطیں بیان کی ہیں ۵؎ مردی مرد ہونا صحت تندرست ہونا، اقامت مقیم ہونا، حریت پہلا حرف مضموم دوسرا مشدد مکسور، آزاد ہونا (ف) جمعہ کے واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں (۱) مرد ہونا، عورت پر واجب نہیں (۲) بالغ ہونا نابالغ بچے پر واجب نہیں۔ مردی کی شرط سے یہ شرط بھی جا رہی ہے کیونکہ بچے کو مرد نہیں کہتے۔ (۳) تندرست ہونا بیمار پر واجب نہیں (۴) عاقل ہونا پاگل پر واجب نہیں۔ صحت کی شرط سے یہ بات سمجھی جا رہی ہے کیونکہ پاگل کو عرف میں تندرست نہیں کہا جاتا (۵) شہر میں مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں۔ (۶) آزاد ہونا غلام پر واجب نہیں (۷) بینا ہونا (۸) چلنے پر قادر ہونا (۹) قید میں نہ ہونا (۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) بارش، تاریکی، اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ ۶؎ اذن اجازت امام فرمانروا (ف) جمعہ کے جائز ہونے کی چھ شرطیں ہیں ان میں سے کوئی ایک نہ ہوئی تو جمعہ صحیح نہ ہوگا (۱) خطبہ اس میں شرط یہ ہے کہ خطیب کے علاوہ کم از کم تین مرد ہوں، وقت میں ہو۔ نماز سے پہلے ہو اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو (۲) ظہر کا وقت یعنی ظہر کے وقت میں جمعہ کی نماز پوری ہو جائے اگر نماز کے دوران عصر کا وقت شروع ہو گیا تو جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں (۳) مسلمان فرمانروا یا اس کے نائب کی اجازت۔ کسی شہر میں سلطان یا اس کا نائب نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنائیں اسی طرح اگر بادشاہ اسلام سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کر سکتے ہیں (بہارِ شریعت ملخصاً)

ہر[1] کجا شبہہ قعود اخیر سجدہ[2] سہو کن پس از اتمام	باشد آنجا قعود لازم گیر ہمچنیں ست حکم نزد امام

باز[3] حکم نماز جمعہ بداں

ہست بر قول[4] مفتیان کبار مردی[5] وصحت و اقامت داں شرطہائے[6] ادائے آں بتمام	شرطہای نماز جمعہ چہار نیز حریت شرط دراں خطبہ و وقت ظہر و اذن امام

اذنِ[1] عام و جماعت است دگر	مصر را نیز از شروط شمر
ہست[2] در جمعہ فرض دو رکعت	چار زاں پیش و چار پس سُنّت
غسل[3] عیدین و جمعہ داں زسنن	بوئے خوش نیز پوشش احسن

در[4] نماز دو عید ہست بیاں

وقتِ[5] عیدین در ہمہ اقوال	ہست بعد از طلوع تا بزوال
زاید[6] از ہر نماز شش تکبیر	در دو رکعت بہر دو واجب گیر
غیر[7] خطبہ کہ شد ادب پس زیں	در شرائط بجمعہ گشت قریں

[1] (ف) (۴) اذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جو مسلمان چاہے جمعہ پڑھ سکتا ہے اگر جامع مسجد میں لوگ جمع ہوگئے، دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا تو نہ ہوا (۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد (۶) مصر یا فنائے مصر۔ مصر وہ جگہ ہے جہاں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو جو اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا ظالم سے انصاف لے سکے اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں اور اسٹیشن وغیرہ (بہارِ شریعت)

[2] ترجمہ: جمعہ میں دو رکعتیں فرض ہیں۔ چار رکعتیں پہلے اور چار پیچھے سنت ہیں (ف) چار رکعتیں جمعہ سے پہلے اور چار جمعہ کے بعد سنت مؤکدہ ہیں اور افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے (بہارِ شریعت)

[3] بوئے خوش، خوشبو۔ پوشش احسن، اچھا لباس (ف) دونوں عیدوں اور جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور عمدہ لباس پہننا سنت ہے نیا ہو تو بہتر ورنہ پرانا دھلا ہوا لباس پہنے۔

[4] ترجمہ: یہ دو عیدوں کی نماز کا بیان ہے [5] ترجمہ: دونوں عیدوں کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے بعد سے زوال تک ہے۔ (ف) عید کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے بعد اس وقت شروع ہوتا ہے جب نوافل کا ادا کرنا جائز ہوتا ہے یعنی ۲۰ منٹ بعد اور زوال پر عید کا وقت ختم ہو جائے گا۔ [6] بہر دو۔ دونوں عیدوں میں (ف) عید کی نماز اسی طرح ادا کی جائے گی جیسے فجر کے دو فرض ادا کئے جاتے ہیں، فرق یہ ہے کہ عید کی پہلی رکعت میں فاتحہ سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت کے بعد تین تکبیریں کہنا واجب ہے، ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے کھلے چھوڑ دئے جائیں گے پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ زیر ناف باندھ لئے جائیں اور دوسری رکعت میں کھلے چھوڑ دئے جائیں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں [7] غیر خطبہ، خطبہ کے علاوہ، پس زیں۔ عید کے بعد قرین۔ ساتھی، شریک (ف) عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور عید میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (بہارِ شریعت)

باضحیٰ[1] چار روز واجب گیر	بعد ہر فرض گفتن تکبیر
ابتدا[2] فجر عرفہ داں تحقیق	انتہا عصر آخر تشریق
لیک[3] ہر فرض بے جماعت نیست	شرط جز مصر و جز اقامت نیست

بشنو[4] اندر وجوب صدقہ فطر

صدقۂ[5] عیدِ فطر واجب داں	صاع جو یا ز حنطہ نیمہ آں
با تمر[6] جو زبیب باگندم	ہست یکساں و یا ز قیمت ہم

[1] باضحیٰ عید قربانی میں۔ اضحیٰ کا پہلا حرف مفتوح ہے جمع اُضْحِيَّةٌ قربانی، عوام میں عید الضحیٰ مشہور ہے جو صحیح نہیں عید الاضحیٰ کہنا چاہئے (ف) عید قربانی کے موقع پر پانچ دنوں میں ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب اور تین بار افضل ہے۔ اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (بہارِ شریعت) حضرت مصنف کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے دن (دس تاریخ کے ساتھ چار دن تکبیر کہنا واجب ہے اس طرح کل پانچ دن ہوئے [2] عرفہ ذو الحجہ کی نو تاریخ آخر تشریق ذو الحجہ کی تیرہ تاریخ۔ تشریق گوشت خشک کرنے کو کہتے ہیں ایام قربانی تین ہیں ۱۰-۱۱-۱۲ اور ایام تشریق بھی تین ہیں ۱۱-۱۲-۱۳ (ف) ذو الحجہ کی نو تاریخ کی صبح کی نماز سے لے کر تیرہ کی عصر تک تکبیر کہی جائے گی یہ پانچ دن اور ۲۳ نمازیں ہیں حضرت مصنف نے تحقیق کہہ کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اسی قول پر فتویٰ ہے دوسرا قول یہ ہے کہ نو ذو الحجہ کی فجر سے لے کر عید کی عصر تک آٹھ نمازوں کے بعد تکبیر کہنا واجب ہے۔ [3] (ف) تکبیر کہنا اس فرض کے بعد واجب ہے جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ہو اور اس شخص پر واجب ہے جو شہر میں مقیم یا اس کی اقتدا کرے اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر واجب نہیں (بہارِ شریعت) [4] ترجمہ: صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے مسائل سُن۔ [5] صاع تقریباً ساڑھے چار سیر۔ حنطہ گندم۔ نیمہ آدھا، نصف (ف) صدقۂ فطر واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ روزے زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے جو ساڑھے چار سیر اور گندم سوا دو سیر یا ان کی قیمت دی جائے [6] تمر کھجور، زبیب منقیٰ۔ یکساں برابر۔ ترجمہ: جو کھجور کے ساتھ منقیٰ گندم کے ساتھ برابر ہے پھر قیمت بھی (ان اشیاء کے برابر ہے) (ف) کھجور اور جو ایک صاع، گندم اور منقیٰ نصف صاع یا ان کی قیمت دینے سے واجب ادا ہو جائے گا، منقیٰ کے بارے میں یہ حضرت امام اعظم کا قول ہے امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اس کا بھی ایک صاع دیا جائے گا حضرت امام اعظم کا بھی ایک قول یہی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (صنائع)

[1] طفل نابالغ بچہ بندہ غلام غنی مالدار، صاحب نصاب، مصرف پہلا حرف مفتوح تیسرا مکسور، خرچ کرنے کی جگہ درویش فقیر، محتاج (ف) صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر واجب ہے جس کا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔ مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے اور مجنون اولاد کی طرف سے واجب ہے خواہ وہ مجنون بالغ ہی ہو۔ بشرطیکہ وہ بچہ اور مجنون صاحب نصاب نہ ہو ورنہ ان کے مال سے ادا کیا جائے، عورت اور بالغ اولاد کا فطرانہ اگرچہ مرد پر واجب نہیں تاہم ان کی طرف سے ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا بشرطیکہ بالغ اولاد کا نان ونفقہ اس کے ذمہ ہو، جن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے فطرانہ بھی انہیں دیا جاسکتا ہے (بہارِ شریعت حصہ پنجم ملخصاً) [2] مُسقط پہلا حرف مضموم تیسرا مکسور، ساقط کرنے والا (ف) صدقہ نماز سے پہلے دینا واجب ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ادا کئے بغیر نماز پڑھ لی تو صدقہ معاف ہو گیا۔ جب تک ادا نہ کرے ذمہ پر واجب رہے گا۔ مسئلہ: فطرانہ پہلے دینا جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے دیا جا رہا ہے اگرچہ رمضان سے پہلے ادا کر دے اور اگر فطرانہ ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا پھر مالک ہو گیا تو فطرانہ صحیح ہے۔ بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دے (بہارِ شریعت، ملخصاً) [3] تراویح جمع ترویحہ۔ چار رکعت کے بعد آرام کرنا، چار رکعتوں کو بھی ترویحہ کہہ دیا جاتا ہے

از خود و طفل و خویش و بندہ خویش[1]	برغنی داں و مصرفش درویش
صدقہ پیش از نماز واجب داں[2]	لیک نبود نماز مسقط آں

در تراویح آمد اکنوں ذکر[3]

در تراویح ختم از قرآں[4]	بجماعت لیالی رمضاں
ہست بر قول معتبر ز سُنن[5]	بست رکعت بدہ سلام بکن
بعد ہر چار جلسہ قدر چہار[6]	ہم ز آداب کردہ اند شمار

ترجمہ: اب تراویح کا ذکر کیا جاتا ہے [4] ختم پورا پڑھنا لیالی جمع لیل، رات، (ف) تراویح کا وقت عشا کے بعد صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے وتر سے پہلے بھی پڑھی جاسکتی ہیں اور بعد بھی۔ اگر کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں اور وتر کی جماعت کھڑی ہو گئی تو پہلے امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی تراویح ادا کرلے، جبکہ فرض جماعت کے ساتھ پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے (بہارِ شریعت ملخصاً) [5] سُنن جمع سنت۔ بست، بیس دہ دس (ف) تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔ مسئلہ: تراویح مرد وعورت سب کے لئے بالاجماع سنتِ مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں، جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں، تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے (بہارِ شریعت) [6] جلسہ بیٹھنا قدر چہار۔ چار رکعتوں کی مقدار (ف) ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے (بہارِ شریعت)

[1] گرہن میں تیرے لئے نماز آئی ہے [2] کسوف سورج گرہن خسوف چاند گرہن (ف) سورج گرہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گرہن کی مستحب [3] اوّلیں سورج گرہن کی نماز بے جماعت، جماعت کے بغیر گزار ادا کر ثانی چاند گرہن کی نماز (ف) سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے، جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لئے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں۔ گھر میں یا مسجد میں۔ گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو۔ گہن چھوٹنے کے بعد نہیں۔ چاند گہن میں جماعت نہیں۔ امام موجود ہو یا نہ بہرحال تنہا تنہا پڑھیں (بہارِ شریعت ملخصاً) [4] استسقا بارش کی دعا کرنا۔ ترجمہ: فصل بارش طلب کرنے کے بیان میں [5] (ف) استسقا دعا اور استغفار کا نام ہے استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں۔ چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت نماز جہر کے ساتھ پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ أَتٰىكَ پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دعا وتسبیح واستغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کرے کہ حال بدلنے کی فال ہو۔ خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشتِ دست آسمان کی طرف رکھے (بہارِ شریعت) [6] مصلّٰی عیدگاہ بذلہ پوشاں پرانے کپڑے پہنے ہوئے۔ عجز تمام پوری عاجزی (ف) استسقا کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل وخشوع وخضوع وتواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں اور پاؤں برہنہ ہوں تو بہتر، جانے سے پیشتر خیرات کریں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لئے اور کافر پر لعنت اترتی ہے۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ واستغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کر دے یا معاف کرائے۔ کمزوروں، بوڑھوں، بوڑھیوں بچوں کے توسل سے دعا کرے (بہارِ شریعت)

در کسوف آمدہ نماز ترا[1]

در کسوف و خسوف دو رکعت[2]	ہست نزد امام ما سنت
بجماعت در اولیں خوانی[3]	بے جماعت گزار در ثانی

فصل اندر بیان استسقا[4]

ہم دو رکعت بود ز استسقا[5]	سنت و باز خطبہ است و دعا
در مصلے روند قوم و امام[6]	بذلہ پوشاں ہمہ بعجز تمام

لہ ترجمہ: یہ باب نماز جنازہ کے بیان میں ہے ؎ فرض کفایہ۔ وہ فرض کہ بعض کے ادا کرنے سے باقیوں کے ذمہ سے ساقط ہو جائے اس کے مقابل فرض عین ہے جو ہر مکلف پر فرض ہو اور وہی بری الذمہ ہو جو اسے ادا کرے (ف) نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار رہا، اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔ اس کے لئے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا (بہار شریعت) ؎ (ف) نماز جنازہ میں دو رکن ہیں (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام۔ بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہو گئی **مسئلہ**: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں (۱) اللہ عزوجل کی ثنا (۲) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود (۳) میت کے لئے دعا (بہار شریعت) ؎ بعد اول: پہلی تکبیر کے بعد ثنا تعریف خالق کل سب کا پیدا کرنے والا، بعد ثانی دوسری تکبیر کے بعد ؎ بعد ثالث۔ تیسری تکبیر کے بعد۔ بعد رابع چوتھی تکبیر کے بعد بہر دو دست۔ دونوں طرف دائیں اور بائیں جانب۔ (ف) نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا

درنماز جنازہ ہست ایں باب

پس نماز جنازہ در اسلام ۔۔۔ ہست فرض کفایہ نزد امام

چار تکبیرے رکوع و سجود ۔۔۔ بثناء و دعا و نیز درود

بعد اول ثنائے خالق کل ۔۔۔ بعد ثانی درود فخر رسل

بعد ثالث دعاست نزد امام ۔۔۔ بعد رابع بہر دو دست سلام

ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہے۔ وہ نہ پڑھ سکے تو امور آخرت سے متعلق جو دعا چاہے پڑھے، مشہور دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے، **مسئلہ**: جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیے۔ جنازہ کے ساتھ خاموشی سے چلنا چاہیے، موت اور قبر کی ہولناکیوں کو پیش نظر رکھا جائے، نہ دنیا کی باتیں کریں نہ ہنسیں اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلحاظ زمانہ اب علماء نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے (بہار شریعت) نماز جنازہ کے بعد مختصر سی دعا مانگنے میں حرج نہیں، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ "بذل الجوائز" از امام احمد رضا بریلوی۔

لہ ترجمہ: پھر روزے کے احکام معلوم کر ؎ بالاجماع متفقہ طور پر ترک چھوڑ دینا روزانہ دن کے وقت اکل کھانا شرب پینا، جماع عمل زوجیت (ف) روزہ عرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے اور جماع سے روکنا ہے، عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط ہے ؎ صبح صادق مشرق کی جانب شمالاً جنوباً پھیلنے والی روشنی انتہایش روزے کی انتہا غروب ڈوب جانا شمس سورج (ف) روزہ افطار کرنے کا وقت یہ ہے کہ سورج مغرب میں ڈوب جائے اور اس کے غروب ہونے کی جگہ کا پتا نہ چلے اور مشرق کی طرف سے سیاہی خوب بلند ہو جائے ؎ مہ مہینہ قضا وقت گزرنے کے بعد کی جانے والی عبادت نذر کسی عبادت مقصودہ کو اللہ تعالیٰ کیلئے اپنے اوپر لازم کر لینا اس کی دو قسمیں ہیں (۱) نذر معین مثلاً یہ نذر ماننا کہ محرم کی دس تاریخ کو روزہ رکھونگا۔ (۲) اور غیر معین مثلاً یہ نذر کہ ایک روزہ رکھوں گا۔ اسے نذر مطلق بھی کہتے ہیں (ف) کفارہ کا روزہ بھی فرض ہے مثلاً قسم یا ظہار کے کفارہ کا روزہ ؎ غیر ایں فرض اور واجب کے علاوہ شرط صحت۔ روزہ صحیح ہونے کی شرط (ف) روزہ کی پانچ قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب، (۳) نفل (۴) مکروہ تنزیہی (۵) مکروہ تحریمی۔ فرض و واجب کی دو قسمیں ہیں معین و غیر معین۔ فرض معین جیسے ادائے رمضان فرض غیر معین جیسے قضائے رمضان اور روزۂ کفارہ۔ واجب معین جیسے نذر معین واجب غیر معین جیسے نذر مطلق نفل دو ہیں

بازاحکام روزہ را دریاب

روزہ شرع ہست بالاجماع ۔۔۔ ترک وزانہ اکل و شرب و جماع

صبح صادق شمار اول آں ۔۔۔ انتہایش غروب شمس بداں

فرض واں روزہ مہ رمضان ۔۔۔ ہم قضا باز نذر واجب واں

غیر ایں ست نفل یا سنت ۔۔۔ شرط صحت بجملہ ہاں نیت

نیت آنچہ جز بشب نہ رواست ۔۔۔ نذر غیر معین ست و قضاست

(۱) نفل مسنون (۲) نفل مستحب۔ جیسے عاشورہ یعنی دس محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ، عرفہ کا روزہ، مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا۔ نیروز اور مہرگان کے دن کا روزہ، مکروہ تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے روزے (بہار شریعت جلد پنجم) روزہ کے صحیح ہونے کے لئے نیت شرط ہے اگر کسی نے کھائے پیئے بغیر دن گزار دیا اور نیت نہ کی تو روزہ نہ ہوا ؎ شب رات روا جائز (ف) نذر غیر معین اور قضا کے روزے کے لئے رات کو نیت کرنا ضروری ہے صبح صادق کے بعد نیت نہیں کی جا سکتی۔ ان کے علاوہ جن روزوں میں رات کو نیت ضروری ہے یہ ہیں (۱) کفارہ کا روزہ (۲) نفل کی قضا یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا اس کی قضا (۳) نذر معین کی قضا (۴) وہ روزہ جو حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے واجب ہو (۵) حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ (۶) حج تمتع کا روزہ۔ (بہار شریعت، جلد پنجم)

لیک[1] اندر ورائے ایں دو محل	تا بوقتِ زوال نیست خلل
روزہ[2] در پنج روز نیست روا	ہر دو عید و سہ روز بعد اضحیٰ
در شکم[3] یا دماغ ہر چہ رسید	نقض در روزہ تو گشت پدید
قصد[4] آں قے کز وست نقضِ وضو	یا چنیں قے بحلق رفت فرو
گر[5] بغفلت رود دخان و غبار	اختلالے بصوم خود مشمار
نیست[6] از سرمہ کردنت ضرے	گرچہ یابی بحلق خود اثرے

حضرت مصنف کا "تا بوقتِ زوال" فرمانا تسامح ہے ۲؎ روا جائز اضحیٰ عید قربانی (ف) پانچ دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے (۱) عید الفطر (۲) عید الاضحیٰ (۳) ذوالحجہ کی گیارہ (۴) بارہ (۵) اور تیرہ تاریخ، یہ تین دن ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ ۳؎ شکم پیٹ، معدہ نقض ٹوٹ جانا پدید ظاہر (ف) جوف معدہ یا جوف دماغ میں کوئی چیز چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا، جماع کرنے، حقہ سگریٹ پینے، پان کھانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اگرچہ دھواں اندر نہیں کھینچا اور پیک نہیں نگلی ۴؎ قصد ارادہ کز وست نقضِ وضو، جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یعنی قے منہ بھر کے حلق گلا۔ فرو نیچے۔ (ف) قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہوگئی تو منہ بھر ہے یا نہیں تو روزہ نہ گیا۔ قے خود بخود آئی پھر واپس چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی اگر منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اور منہ بھر ہے اور اس نے لوٹائی تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔ یہ احکام اس وقت ہیں جب قے میں کھانا، صفرا یا خون آئے اور بلغم آیا تو روزہ مطلقاً نہ ٹوٹا (بہارِ شریعت پنجم)

۵؎ غفلت بے خبری دخان پہلا حرف مضموم، دھواں غبار ہوا میں اڑنے والی مٹی اختلال خرابی صوم روزہ مشمار نہ گن، صیغہ واحد حاضر فعل نہی از شماردن (ف) مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ وہ غبار آٹے کا ہو اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہوگیا مثلاً اگر بتی سلگ رہی تھی اس نے منہ قریب کرکے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا (بہارِ شریعت) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ "الاعلام بحال البخور فی الصیام" از امام احمد رضا بریلوی ۶؎ ضرر نقصان حلق گلا اثر مزہ (ف) سنگی لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی نہیں ٹوٹتا۔ (بہارِ شریعت)

۱؎ بہر صائم روزہ دار کے لئے در آنچہ اس چیز میں کہ ممنوع منع کی ہوئی نسیان بھول جانا مسموع سنا ہوا، قابلِ قبول (ف) بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور روزہ کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں۔ (بہارِ شریعت) ۲؎ خطا غلطی (ف) غلطی سے کوئی چیز پیٹ میں چلی گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن کفارہ نہیں دینا پڑے گا۔ مثلاً وضو میں غرارہ کرتے وقت پانی اندر چلا گیا۔ نسیان اور خطا میں یہ فرق ہے کہ نسیان میں روزہ یاد نہیں لیکن کھانا پینا قصداً ہے جبکہ خطا میں کسی چیز کا نگلنا قصداً نہیں لیکن روزہ یاد ہے ۳؎ موجبات جمع موجب، واجب کرنے والا، صرف محض،

بہرِ[1] صائم در آنچہ ممنوع ست	عذرِ نسیانِ روزہ مسموع ست
گشت[2] فاسد چو روزہ ات بخطا	بر تو زاں روزہ نیست غیر قضا
خوردن[3] آنچہ نہ غذا نہ دوا ست	نیز از موجباتِ صرف قضا ست
گر بفکر[4] و نظر شود انزال	نیست باک و قضا ست ز استنزال
گر تو[5] بے عذر روزہ در رمضاں	نقض کردی ز بعد نیت آں
باید[6] آں روزہ را قضا کردن	نیز کفارتش ادا کردن

(ف) غذا وہ چیز ہے جو اس لائق ہو کہ بدن اس سے قوت حاصل کرے مثلاً گندم، روٹی اور گوشت، دوا وہ چیز ہے جس کی کیفیت بدن میں اثر کرے مثلاً کافور وغیرہ، ایسی چیز کا کھانا جو نہ غذا ہے نہ دوا مثلاً مٹی اور پتھر، روزہ توڑ دے گا لیکن اس پر صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں تاہم اگر ایک شخص مٹی کھانے کا عادی ہے وہ اگر حسب عادت مٹی کھائیگا تو اسے کفارہ لازم آئے گا۔ (صنائع و بہارِ شریعت) ۴؎ فکر و نظر، سوچ بچار انزال منی کا خارج ہونا باک خوف، استنزال، منی کا خود خارج کرنا، مشت زنی کرنا (ف) عورت کی طرف بلکہ اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہوگیا اگرچہ بار بار نظر کرنے یا جماع وغیرہ کے خیال کرنے سے انزال ہوا اگرچہ دیر تک خیال جمانے سے ایسا ہوا ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹا۔ مشت زنی سے انزال ہوگیا تو قضا ہے کفارہ نہیں۔ نوٹ: مشت زنی کے ذریعے شہوت کا پورا کرنا جائز نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نَاکِحُ الْیَدِ مَلْعُوْنٌ ہاتھ سے منی نکالنے والا لعنتی ہے۔ البتہ اگر کسی کو زنا میں واقع ہونے کا خطرہ ہو اور وہ زنا سے بچنے کے لئے یہ عمل کرتا ہے تو امید ہے کہ گنہگار نہ ہوگا (صنائع) ۵؎ ترجمہ: اگر تو نیت کرنے کے بعد بغیر عذر کے رمضان میں روزہ توڑ دے ۶؎ اس روزے کی قضا اور کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے (ف) اگر مکلف مقیم نے رمضان المبارک کا روزۂ ادا کوئی دوا یا غذا کھا کر یا پانی پی کر یا عمل زوجیت سے توڑ دیا اور کوئی عذر شرعی موجود نہیں تھا جس کی وجہ سے اسے افطار جائز ہوتا (عذر کا بیان آئندہ آئے گا) تو اسے اس روزے کی قضا بھی کرنا پڑے گی اور کفارہ بھی ادا کرنا ہوگا، کفارہ کی تفصیل عنقریب آرہی ہے، لیکن یہ اس وقت ہے کہ رات ہی سے روزۂ رمضان کی نیت کی ہو اور اگر دن میں نیت کی اور روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں، صرف قضا ہے (بہارِ شریعت ملخصاً)

لے ترجمہ: روزوں میں کفارہ کا حکم جان ٹے ضرور افتاد لازم ہوا بندہ غلام آزاد رہا ٹے استطاعت طاقت تحریر آزاد کرنا پیاپے پے در پے ٹے اطعام کھانا کھلانا شصت ساٹھ (ف) روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی غلام ہے نہ اتنا مال ہے کہ خریدے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل یہاں ہندوستان (اور پاکستان) میں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب ساٹھ روزے رکھے پہلے کے روزے شمار نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت بتغیر یسیر)

حکم کفارہ در صیام بداں

ہر کہ کفارتش ضرور افتاد	بایدش کرد بندۂ آزاد
نیست گر استطاعت تحریر	پس پیاپے دو ماہ روزہ بگیر
گر نہ در استطاعتش اینست	لازم اطعام شصت مسکین ست

از کراہت بروزہ داں نقصاں

ہست مکروہ بوسہ بہر جواں	از جماعش اگر نباشد اماں
ہم تذوّق بروزہ مکروہ ست	در ضرورت نجای اندوہ ست
سفرت گر رہ سہ روزہ بود	عذر افطار بہر روزہ بود

ٹے ترجمہ: کراہت سے روزہ میں نقصان جان ٹے (ف) بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائیگا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہے یونہی مباشرت فاحشہ (بہار شریعت) ٹے تذوّق پہلے دونوں حرف مفتوح تیسرا مشدد مضموم، چکھنا اندوہ۔ فکر، غم (ف) روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے چکھنے کے لئے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر بد مزاج ہے کہ نمک کم و بیش ہوگا تو اس کی ناراضگی کا باعث ہوگا اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں، لیکن اس طرح چکھے کہ کوئی چیز حلق سے نیچے نہ جائے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا، چبانے کے لئے یہ عذر ہے کہ بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے اور وہاں حیض و نفاس والی یا کوئی اور بے روزہ ایسا نہیں جو اسے چبا کر دے تو بچہ کو کھلانے کے لئے روٹی وغیرہ کا چبانا مکروہ نہیں (بہار شریعت جلد پنجم) ٹے سفرت تیرا سفر رہ سہ روزہ تین دن کے راستے کا افطار روزہ ترک کرنا، نہ رکھنا (ف) وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا گناہ نہیں یہ ہیں (۱) سفر (۲) حمل (۳) بچہ کو دودھ پلانا (۴) مرض (۵) بڑھاپا (۶) خوف ہلاکت (۷) اکراہ مجبور کرنا (۸) نقصان عقل (۹) جہاد۔ سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادے سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہو۔ (بہار شریعت جلد پنجم)

لے مشمر نہ گن شروع ابتدا (ف) دن میں سفر کیا تو اس دن کا روزہ افطار کرنے کے لئے آج کا سفر عذر نہیں البتہ اگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گنہگار ہوگا اگر سفر کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو کفارہ بھی لازم (بہار شریعت جلد پنجم) ٹے صوم روزہ بیم خوف اضرار تکلیف (ف) مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم و خادمہ کو ناقابل برداشت ضعف کا گمان غالب ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھیں، ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم ناکافی ہے غالب گمان کی تین صورتیں ہیں (۱) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے (۲) یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے (۳) یا کسی طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اس کو خبر دی ہو، اگر ان میں سے کوئی صورت بھی نہ پائی جائے اور روزہ افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا (بہار شریعت جلد پنجم) ٹے ارضاع دودھ پلانا حمل پیٹ میں بچہ ہونا شناس پہچان نفس جان (ف) حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی یا بچہ کی جان کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے اس وقت روزہ نہ رکھے خواہ دودھ پلانے والی بچے کی ماں ہو یا دائی اگرچہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو (بہار شریعت ع۵) ٹے (ف) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزے کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے (بہار شریعت ع۵) ٹے ترجمہ: ہمارے نزدیک یقینی طور پر ہر روزے کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہوگا (ف) اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر سردیوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کر لے اور ان کے بدلے سردیوں میں روزے رکھنا فرض ہے۔ مسئلہ: اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکتا ہے تو فدیہ صدقۂ نفل ہو گیا اور ان روزوں کی قضا کرے (بہار شریعت ع۵) ٹے اعتکاف مسجد میں نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے ٹھہرنا، (ف) اسکے لئے مسلمان عاقل اور جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے، بالغ ہونا اور آزاد ہونا شرط نہیں (بہار شریعت ع۵)

لیکن ایں عذر روزہ مشمر	کہ دراں روز شد شروع سفر
نیز افطار بہر بیمارست	گرش از صوم بیم اضرارست
نیز ارضاع و حمل عذر شناس	خوف بر نفس اگر کنند قیاس
شیخ فانی رواست گر نخورد	لیک از بہر صوم فدیہ دہد
بہر ہر صوم نزد ما بیقیں	فدیہ باشد طعام یک مسکیں

پس بداں اعتکاف را احکام

سنت ست اعتکاف در رمضاں	نیت و مسجد ست شرط دراں

ٹے (ف) اعتکاف تین قسم ہے (۱) واجب کہ زبان سے اعتکاف کی منت مانی، محض دل کے ارادہ سے واجب نہ ہوگا (۲) سنت مؤکدہ رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ بیسویں روزے سورج کے غروب ہونے کے وقت اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ہو اور شوال کا چاند دیکھے جانے کے بعد نکلے یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ (۳) ان دو قسموں کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب اور سنت غیر مؤکدہ ہے (بہار شریعت ع۵) [illegible]

میشود لیک[1] واجب از ایجاب
موجبِ صوم نزدِ آں درباب

بے ضرورت[2] خروج از مسجد
اعتکافِ ترا بود مفسد

پس جماع[3] و دواعیش تمام
آں شمر مفسد ایں شمار حرام

معتکف[4] راست اکل و شرب مدام
ہم بمسجد مباح نزد امام

بے حضور[5] مبیع بیع و شرا
جز برای تجارت ست روا

خاتمہ[6] شد بر و کتاب تمام

شکر[7] للہ کہ شد رسالہ تمام
باد بر مصطفٰے صلوٰۃ و سلام

[1] ایجاب لازم کرنا موجب پہلا حرف مضموم تیسرا مفتوح، لازم کیا ہوا موجب صوم۔ روزے کو لازم کیا ہو (ف) اعتکافِ سنّت یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اس میں روزہ شرط ہے، منّت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منّت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے (بہارِ شریعت) [2] خروج نکلنا مفسد فاسد کرنے والا (ف) اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام اگر نکلا اگرچہ بھول کر نکلا ہو یوہیں اعتکاف سنت بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہے گا۔ معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں (۱) حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل، (۲) حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لئے جانا یا مؤذن کا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جب کہ منارہ پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو (بہارِ شریعت) [3] جماع عملِ زوجیت دواعی اسباب، مثلاً بوس و کنار، جمع داعیۃ، آں جماع ایں اس کے اسباب (ف) معتکف کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے جماع سے بہرحال اعتکاف فاسد ہو جائے گا انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے، مسجد میں ہو یا باہر، رات میں ہو یا دن میں۔ جماع کے علاوہ دیگر امور سے اگر انزال ہو تو فاسد ورنہ نہیں (بہارِ شریعت) [4] اکل کھانا شرب پہلا حرف مضموم پینا مدام ہمیشہ مباح جائز (ف) معتکف مسجد ہی میں کھائے، پئے، سوئے۔ ان امور کے لئے مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو [5] حضور سامنے ہونا مبیع فروخت کا سامان بیع بیچنا شرا پہلا حرف مکسور خریدنا تجارت کاروبار (ف) معتکف کو اپنی یا بال بچوں کی ضرورت سے مسجد میں کوئی چیز خریدنا یا بیچنا جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو یا ہو تو تھوڑی ہو کہ جگہ نہ گھیرے اور اگر خرید و فروخت بقصد تجارت ہو تو جائز ہے اگر وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ع ۵) [6] ترجمہ: خاتمہ پر کتاب مکمل ہو گئی [7] شکر للہ اللہ تعالیٰ کا شکر تمام مکمل (ف) علم دین کی ایک کتاب کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس کے ہر احسان پر شکر ضروری ہے اس لئے حضرت مصنف نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ کتاب کی ابتدا میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج چکے ہیں کہ جب اول و آخر درود شریف مقبول ہوگا تو کتاب جو درمیان میں ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقبول ہوگی۔

اجرِ[1] تصنیفِ ایں کتاب خدا
برساناد والدین مرا

خواہم[2] از قاریان ایں تصنیف
فاتحہ بہرِ ایں دو روحِ شریف

رحمتِ[3] حق بہر دو باد قریں
رحم اللہ من یقول آمیں

تمّت بالخیر

[1] اجر ثواب برساناد پہنچائے، اصل میں برساند فعل مضارع بمعنی دعا تھا آخری حرف سے پہلے الف دعائیہ کا اضافہ کر دیا۔ والدین، ماں باپ (ف) اچھی اولاد کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے والدین اور آباؤ اجداد بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ایصالِ ثواب کرے، صدقہ وخیرات یا نفلی نماز، روزے یا حج کے ذریعے یا تلاوتِ قرآن پاک کے ذریعے ہو سکتا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہمارے لئے بھی دعائے خیر کر دے، فوت ہونے کے بعد اس سے بڑھ کر کسی کی خیر خواہی اور کیا ہو سکتی ہے؟ [2] خواہم میں چاہتا ہوں، درخواست کرتا ہوں قاریان پڑھنے والے جمع قاری فاتحہ سورہ الحمد شریف (ف) حضرت مصنف کی فرمائش یہ ہے کہ جو طالب علم اس کتاب کو پڑھے اور اس سے فائدہ حاصل کرے وہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب ان کے والدین کی روح کو پہنچائے، ایک دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جتنے لوگوں کو ثواب بھیجا جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ہر ایک کو اور خود پڑھنے والے کو پوری فاتحہ کا ثواب عطا فرمائے۔ فقیر قادری محمد عبد الحکیم شرف کی درخواست ہے کہ دعائے خیر و مغفرت میں راقم کو، اس کے والدین کو بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام امت کو یاد رکھیں اور دعا میں شامل فرمائیں! اللہ تعالیٰ آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے [3] رحمت حق اللہ تعالیٰ کی رحمت بہر دو ماں اور باپ دونوں کے قریں قریب، ساتھی رحم اللہ۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے من یقول جو شخص کہے آمین ایسا ہی ہو۔

الحمد للہ! کہ ۱۵ر رمضان المبارک ۲ر جولائی ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء کو بدائع منظوم کے حاشیہ کا آغاز کیا ۱۳ر شوال ۲ر اگست سوموار کی شب کو پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔

احسان الٰہی ظہیر کی کتاب

"البریلویہ" کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

اکابرِ اہلسنت کی نظر میں

تالیف علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ

- زیرِ نظر کتاب نے ثابت کر دیا ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ بالکل بے سروپا اور غلط ہیں۔ نیز چلتی پھرتی روایتوں اور افواہوں کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔
  (علامہ تقدس علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ)
- فاضل مصنف نے مولف البریلویہ کے مکر و فریب اور دجل کے تمام پردوں کو چاک اور علم و یقین کے نور سے شکوک و اوہام باطلہ کو نیست و نابود کر دیا۔
  (غزالیِ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ)
- البریلویہ کے افترا کا جواب بڑی ہی بُردباری، علمی متانت، عقلی سنجیدگی اور حوالوں کی پختگی کے ساتھ دیا گیا ہے۔ حقائق ہی حقائق ہیں جن کا اجالا پھیلتے ہی اندھیرا غائب اور معاند کی پُرتعصب کاوشِ فکر و قلم خاک میں مل کر رہ گئی ہے۔
  (علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی)
- آپ نے بڑی محنت کی اور تحقیق کا حق ادا کر دیا (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی)
- فاضل مصنف نے البریلویہ کے تمام اعتراضات کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی ہیں، اندازِ بیان دلکش، سنجیدہ اور مہذب۔
  (ملک بشیر محمد اعوان مرحوم)
- احسان الٰہی ظہیر کے الزامات کا عالمانہ اور فاضلانہ شان سے بے سروپا ہونا ثابت کیا اور مسکت جوابات دیئے۔
  (علامہ عبد الحکیم خان اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ)
- البریلویہ کے مولف کتنی کھلی کھلی بددیانتیوں کے مرتکب ہوئے ہیں جو عالم دین تو کیا شریف انسان سے بھی متوقع نہیں ہوتیں۔ آپ کی کتاب نے اس کے فریب کا پردہ چاک کیا ہے
  (پروفیسر محمد راشد گورنمنٹ کالج حسن ابدال)
- کتاب تحقیقی و تنقیدی جائزہ رسوائے زمانہ کتاب البریلویہ کا صحیح پوسٹ مارٹم اور پندرھویں صدی ہجری کا گرانقدر علمی صحیفہ۔
  (محمد منشا تابش قصوری)

ملنے کا پتہ، رضا دار الاشاعت ۲۵ نشتر روڈ لاہور پاکستان فون: ۷۶۵۰۴۳۰

ملنے کا پتہ 》 مکتبہ قادریہ ○ داتا دربار مارکیٹ (نزد مستا ہوٹل) لاہور

میزان الصّرف

مع منشعب
و
اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمہا اللہ تعالیٰ
تحشیہ: مولانا عبد الرزاق بھترالوی (راولپنڈی)

مصنفِ منشعب
ملا حمزہ بدایونی

مکتبہ قادریہ
جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۸
داتا دربار مارکیٹ (نزد مستا ہوٹل) لاہور